Qannawjī, Ṣiddīq Ḥasan Khān

Majmūʻah-ʼi fatāvá

RT.

جملہ حقوق رجسٹری ہیں

مجموعۂ فتاویٰ جلد اوّل

مصنفہ جناب سید نواب محمد صدیق حسن خانصاحب مرحوم والئی ریاست بھوپال

مضمون کتاب

باہتمام خاکسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

در مطبع احمدی لاہور طبع شد

Rs 2/50 33214

مر ۱۲

MG1
Q223Tmf

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا فتوے احکام قربانی کا۔

سوال

احکام قربانی کے کیا کیا ہین تفصیلاً بیان فرمادین

جواب

اضحیہ یعنے قربانی مین اختلاف ہے کہ واجب ہے یا سنت مؤکدہ مگر مذہب صحیح و محقق یہی ہے کہ سنت مؤکدہ ہے اور یہی مذہب جمہور کا ہے اور بخاری مین ایک باب اسکی سُنیت کا منعقد کیا ہے اور بہی دلائل اسکی سنیت پر ہین بخوف تطویل اختصار کیا۔ واجب نہین ہے کیونکہ وجوب پر کوئی دلیل نہین ہے۔ اور نہ کسی صحابی سے وجوب منقول ہے۔ اور حدیث جو ابن ماجہ مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو شخص باوجود قدرت کے قربانی نہ کرے وہ ہمارے مصلی مین نہ حاضر ہو عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ سَعَةٌ وَّ لَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اوّل تو اسکے مرفوع ہونے مین اختلاف ہے اصوب یہی ہے کہ موقوف ہے۔ دوسرے اس سے وجوب نہین نکلتا بلکہ تاکید نکلتی ہے۔ جیسا کہ کچے پیاز وغیرہ کے کہانے مین فرمایا کہ مسجد مین کہا کر نہ آؤ۔ حالانکہ بالاتفاق اس سے حرمت نہین نکلتی۔ اسیواسطے حضرت سے حلت ثابت ہے کما لایخفی علی من لہ فہم سلیم۔ اور سنیت دلائل سے ثابت ہی جنکی تفصیل یہان اختصاراً نہین کی گئی۔

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِیْ فَتْحِ الْبَارِیْ وَكَاَنَّهٗ مُتَرْجِمٌ بِالسُّنَّةِ اِشَارَةً اِلٰى مُخَالَفَةِ مَنْ قَالَ بِوُجُوْبِهَا قَالَ ابْنُ حَزْمٍ لَا يَصِحُّ عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ اَنَّهَا وَاجِبَةٌ وَصَحَّ اَنَّهَا غَيْرُ وَاجِبَةٍ عَنِ الْجُمْهُوْرِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ هِیَ سُنَّةٌ غَيْرُ مُرَخَّصَةٍ فِیْ تَرْكِهَا وَقَالَ الطَّحَاوِیُّ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَيْسَ فِیْ

الآثار ما يدل على وجوبها انتهى و اقرب ما يتمسك به للوجوب حديث ابي هريرة رضه رفعه من وجد سعة فلم يضح فلا يقربن مصلانا اخرجه ابن ماجة و احمد و رجاله ثقات لكن اختلف في رفعه و وقفه و الموقوف اشبه بالصواب قاله الطحاوي و غيره و مع ذلك فليس صريحا في الوجوب انتهى ملخصا ترجمہ کہا حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین ۔ گویا امام بخاری نے سنت کا ترجمہ باندھا جو لوگ اسکے وجوب کے قائل ہین انکی مخالفت کی طرف اشارہ کرنے کو ابن حزم نے کہا کسی صحابی سے صحت کو نہین پہونچا کہ انہون نے قربانی کو واجب کہا ہو اور اسکا واجب ہونا صحیح طور پر ثابت ہے اور امام محمد بن حسن شیبانی رح سے مروی ہے کہ قربانی ایسی سنت ہے جسکے ترک مین رخصت نہین دی گئی امام طحاوی نے کہا ہم اسی کو لیتے ہین اور آثار مین کوئی ایسی بات منقول نہین جو اسکے وجوب پر دلالت کرتی ہو اور وجوب کی دلیلون مین سے زیادہ قریب ابوہریرہ رض کی مرفوع حدیث ہے کہ جس شخص کو وسعت ہو پھر قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے پاس آوے اسکو ابن ماجہ رح اور امام احمد رح نے روایت کیا۔ اور راوی اسکے ثقہ ہین لیکن اسکے مرفوع اور موقوف ہونے مین اختلاف ہے اور موقوف زیادہ ٹھیک معلوم ہوتی ہے یہ امام طحاوی کا قول ہے اور لوگون نے اسکو مرفوع کیا ہے لیکن یہہ حدیث وجوب مین صریح نہین ۔ فتح الباری کا خلاصہ تمام ہوا۔ اور اسکے لیے صاحب نصاب زکوۃ ہونا بھی شرط نہین ہے کیونکہ کوئی دلیل اس شرط پر نہین ہے۔ بلکہ صرف استطاعت یعنی قدرت ہونی چاہیے جیسا کہ حدیث ابوہریرہ رض مذکور مین ہے کما لا یخفی اور اقامت یعنی مسافر نہ ہونا بھی شرط نہین ہے کیونکہ اسپر بھی کوئی دلیل نہین ہے بلکہ دلیل سے اس کا خلاف ثابت ہے کہ بخاری نے مسافر کی قربانی کرنیکا ایک باب منعقد کیا ہے اور اس مین حدیث لایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سفر مکہ مین قربانی کی (باب الاضحية للمسافر و النساء) فيه اشارة الى خلاف من قال ان المسافر لا اضحية عليه انتهى ما في فتح الباري باب مسافر اور عورتون کو قربانی کرنا اسمین ان لوگون کے خلاف کیطرف اشارہ ہے جو کہتے ہین مسافر پر قربانی نہین فتح الباری کا قول تمام ہوا۔ اس سے صراحۃ مستفاد ہوتا ہے ۔ کہ اقامت شرط نہین ہے کما لا یخفی۔ اور مذہب حنفی مین واجب ہے صاحب نصاب کو ع پر جیسا کہ صدقۂ فطر مین بشرط اسکے کہ مسافر نہ ہو الاضحية واجبة على كل حر مسلم مقيم موسر في يوم

الاضحی عن نفسه وعن ولده الصغار والثاء لما دوینا من اشتراط السعة ومقداره

ما یجب به صدقۃ الفطر انتھی مافی الھدایۃ ملخصًا بقدر الحاجۃ ترجمہ قربانی واجب

ہے ہر آزاد مسلمان مقیم تونگر پر عید اضحیٰ کے دن اپنی جان سے اور اپنے چھوٹے بچوں اور عورتوں سے

بدلیل اس حدیث کے جو ہمنے تونگری کی شرط ہونے مین روایت کی اور اس تونگری کا مقدار وہ ہے جس سے

صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔ ہدایہ کا خلاصہ بقدر حاجت تمام ہوا۔ اور جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھے اسکو

چاہیے کہ جب سے ذیحجہ کا چاند دیکھے تب سے قربانی کرنے تک سر و ریش کا بال و ناخن وغیرہ نہ لے عن

ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا رأیتم ھلال ذی الحجۃ واراد

احدکم ان یضحی فلیمسک عن شعرہ واظفارہ رواہ الجماعۃ الا البخاری کذا فی منتقی

الاخبار ترجمہ ام سلمہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم ذیحجہ کا چاند دیکھو

اور کوئی تم مین سے قربانی دینا چاہے۔ تو وہ اپنے بال اور ناخون لوانے سے باز رہے اسکو سوائے بخاری

کے جماعت نے روایت کیا۔ ایسا ہی ہے منتقی الاخبار مین۔ اور وقت اسکا بعد نماز کے ہے قبل نماز

کے نہین جائز اگر کوئی قبل نماز کے کرے گا تو صحیح نہ ہوگا دوسرا کرنا ہوگا۔ کیونکہ بخاری مین براءؓ

سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سُنت یہ ہے کہ پہلے نماز پڑھے پھر قربانی کرے

اور جس نے پہلے نماز کے قربانی کی اسکی قربانی صحیح نہ ہوئی وہ اُس کے کھانیکا گوشت ہی دوسری قربانی

کرے عن البراء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اول ما نبدأ فی یومنا

ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر من فعلہ فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل فانما ھو لحم

قدمہ لاھلہ لیس من النسک فی شیء الحدیث رواہ البخاری اور حنفی مذہب مین

بھی یہی وقت ہی مگر دیہاتی لوگون کے لیے وقت الاضحیۃ یدخل بطلوع الفجر من یوم النحر

الا انہ لا یجوز لاھل الامصار الذبح حتی یصلی الامام العید فاما اھل السواد

فیذبحون بعد الفجر کذا فی الھدایۃ ترجمہ قربانی کا وقت عید کے دن طلوع فجر سے

داخل ہو جاتا ہے مگر شہر والون کو عید کی نماز پڑھی جانے سے پہلے ذبح کرنا جائز نہین اور دیہات

والے فجر کے بعد ذبح کر سکتے ہین۔ ایسے ہی ہدایہ مین ہے۔ اور سن بکری کا ایک سال یعنے ایک سال

پورا اور دوسرا شروع اور گائے اور بھینس کا دو سال یعنے دو سال پورا اور تیسرا شروع اور اونٹ

کا پانچ سال اور چھٹا شروع ہونا چاہیے اور بھیڑ ایک سال سے کم کا بھی جائز ہے بشرطیکہ اس کے کہ خوب
موٹا اور تازہ ہو کر سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔ اس لیے کہ حدیث مین آیا ہے کہ سال سے کم کی قربانی
نہ کرو اور ضرورت کے وقت بھیڑ کا جذعہ کرلو عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّۃً اِلَّا اَنْ یَّعْسُرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَۃً مِّنَ الضَّاْنِ
رَوَاہُ الْجَمَاعَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ کَذَا فِیْ مُنْتَقَی الْاَخْبَارِ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قربانی نہین جائز مگر دوندے کی۔ ہان اگر دوندا میسر نہ ہو تو بھیڑ کی قسم جذعہ
یعنے جسکی عمر چھ ماہ سے زائد ہو ذبح کرلو سوائے بخاری کے جماعت نے اسکو روایت کیا اسیطرح ہے
منتقی الاخبار مین اور مسنہ ہر جانور مین ثنے کو کہتے ہین اور ثنی کہتے ہین بکری مین سے جو ایک سال کا ہو دوسرا شروع۔
اور گائے بھینس مین جو دو سال کی ہو تیسرا شروع اور اونٹ کا جو پانچ سال کا ہو چھٹا شروع۔ قَوْلُہٗ اِلَّا مُسِنَّۃً
قَالَ الْعُلَمَاءُ الْمُسِنَّۃُ ھِیَ الثَّنِیُّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ اِنْتَھٰی مَا فِیْ
نَیْلِ الْاَوْطَارِ وَالثَّنِیُّ مِنَ الشَّاۃِ مَا دَخَلَ فِی السَّنَۃِ الثَّانِیَۃِ کَذَا فِیْ مُفْرَدَاتِ الْقُرْاٰنِ
لِلْاِمَامِ الرَّاغِبِ اَبِی الْقَاسِمِ الْحُسَیْنِ وَھُوَ الْمُقَدَّمُ عَلَی الْغَزَالِیِّ وَالْقَاضِیْ نَاصِرِ الدِّیْنِ
الْبَیْضَاوِیِّ ترجمہ یہہ جو حدیث مین ہے الا مسنۃ تو علماء نے کہا ہے کہ مسنہ دوندا ہے ہر جنس سے
اونٹ اور گائی اور بکری سے یعنی بیل، اور ثنی بکری سے وہ ہے جو دوسرے برس مین داخل ہو
اسی طرح ہے مفردات القرآن مین جو امام راغب قاسم حسین کی تالیف ہے، اور انکا زمانہ امام غزالی اور
قاضی ناصر الدین بیضاوی سے مقدم ہے۔ منتہے الارب مین ہے ثنی یعنی شتر در سال ششم درآمدہ است
وَالثَّنِیُّ مِنْھَا وَمِنَ الْمَعْزِ اِبْنُ سَنَۃٍ وَمِنَ الْبَقَرِ اِبْنُ سَنَتَیْنِ وَمِنَ الْاِبِلِ اِبْنُ خَمْسِ سِنِیْنَ
وَیَدْخُلُ فِی الْبَقَرِ الْجَامُوْسُ لِاَنَّہٗ مِنْ جِنْسِہٖ اِنْتَھٰی مَا فِی الْھِدَایَۃِ ترجمہ ثنی جنس بھیڑ
بکری سے سال بھر کا ہے اور گائے کی جنس سے دو برس کا اور اونٹ کی جنس سے پانچ برس کا اور گائے
مین بھینس بھی داخل ہے کیونکہ وہ بھی اسکی جنس سے ہے (ھدایہ) اور جذعہ بھیڑ مین سے اسکو کہتے
ہین جو سال سے کم ہو۔ اَلْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ مَا تَمَّتْ لَہٗ سِتَّۃُ اَشْھُرٍ فِیْ مَذْھَبِ الْفُقَھَاءِ وَذَکَرَ
الزَّعْفَرَانِیُّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَنَّہٗ اِبْنُ سَبْعَۃِ اَشْھُرٍ اِنْتَھٰی مَا فِی الْھِدَایَۃِ ترجمہ جذعہ بھیڑ کی
جنس سے فقہاء کے مذہب مین وہ ہے جسکی چھ مہینے ختم ہو جاوین اور زعفرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے

وہ سات مہینے کا ہے (هل ایه) مگر بشرط مذکور قالوا هذا اذا کانت عظیمة بحیث لو
خلط بالثنایا یشتبه علی الناظر من بعید انتهی ما فی الهدایة **ترجمہ** علماء نے کہا ہے
یہ یعنے جذعہ کی قربانی کا جائز ہونا اُسوقت ہے جب بڑی ہو ایسی کہ اگر دوندون مین ملادی جاوے
تو دور سے دیکھنے والے پر مشتبہ ہوجاوے یعنے دوندی ہی معلوم ہو (هل ایه) اور شرط یہ ہے
کہ جانور قربانی کا اتنے عیوب سے خالی ہو اوّل یہہ کہ سینگ اُسکی آدہی یا آدہے سے زیادہ نہ کٹی ہوں
دوسرے اسیطرح کان کٹا نہ ہو تیسرے کانا یا اندہا نہ ہو چوتھے یہہ کہ ظاہر لنگڑا نہ ہو پانچوین یہہ کہ
بہت بیمار نہ ہو چھٹے یہہ کہ اتنا بوڑہا نہ ہو کہ اُسکی ہڈی کا گودا نہ باقی رہا ہو ساتوین یہ کہ اُسکا کان
نہ پہٹا ہو **عن** علی علیه السلام قال نهی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان نضحی
بأعضب القرن والاذن قال قتادة فذكرت لسعيد بن المسيب فقال العضب النصف
فاكثر من ذلك رواه الخمسة وصححه الترمذي لكن ابن ماجة لم يذكر قول قتادة
الى اخره **وعن** البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اربع
لا يجوز في الاضاحي العوراء البين عورها والمريضة البين مرضها والعرجاء البين
ضلعها والكسير التي لا تنقى رواه الخمسة وصححه الترمذي كذا في منتقى الاخبار
وعن علي قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان نستشرف العين والاذن
وان لا نضحي بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء ولا خرقاء رواه الترمذي وابو داود
والنسائي والدارمي وابن ماجة وانتهت روايته الى قوله والاذن كذا في
المشكوة **ترجمہ** علی سے روایت ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا اس سے
کہ سینگ ٹوٹی یا کان کٹی سے قربانی کیجاوے۔ قتادہ کہتے ہین مینے سعید بن مسیب سے ذکر کیا انہون نے
کہا عضب کے یہہ معنی ہین کہ آدہا یا آدہے سے زیادہ جاتا رہے (پانچون نے اسے روایت کیا اور
ترمذی نے صحیح کہا لیکن ابن ماجہ نے قتادہ کا قول آخر تک نہین بیان کیا) اور براء بن عازب سے
روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار جانورون کی قربانی جائز نہین۔ کانا
جسکا کانا پن ظاہر ہو۔ بیمار جسکا بیمار ہونا ظاہر ہو۔ لنگڑا جسکا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ توڑہا جسکے
نقی (یعنی بہیجا) نہ رہا ہو۔ اسکو پانچون نے روایت کیا ترمذی نے صحیح کہا۔ ایسا ہی ہے منتقی الاخبار میں

اور علی رضہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمین حکم کیا کہ آنکہہ کان اور غیرہ غور سے دیکھہ لیا کرین اور ایسی قربانی نکرین جسکا کان آگے سے کٹا ہو۔ نہ ایسی جسکا کان پیچھے سے کٹا ہو نہ چرے کان والی اور نہ گول سوراخ والی اسکو ترمذی ابو داؤد نسائی دارمی ابن ماجہ نے روایت کیا اور ابن ماجہ کی روایت والاذن تک ختم ہو گئی اسیطرح ہے مشکوۃ شریف مین۔ اور حنفی مذہب مین بہی ان سب عیوب سے خالی ہونا چاہیے اور سوا ان کے دم بہی اُسکے نصف سے زیادہ نہ کٹی ہو مگر یہ کہ سینگ گئے ہوئے ہون یا کان پہٹا یہ حنفی مذہب مین عیب نہین ہے اور کان آدہے سے زیادہ کٹا ہو تب عیب ہے ورنہ نہین وَلَا یُضَحّٰی بِالْعَمْیَاءِ وَالْعَوْرَاءِ وَالْعَرْجَاءِ الَّتِیْ لَا تَمْشِیْ اِلَی النُّسُکِ وَلَا الْعَجْفَاءِ وَلَا تُجْزِیْ مَقْطُوْعَۃُ الْاُذُنِ وَالذَّنَبِ وَلَا الَّتِیْ ذَھَبَ اَکْثَرُ اُذُنِھَا وَذَنَبِھَا وَاِنْ بَقِیَ اَکْثَرُ الْاُذُنِ وَالذَّنَبِ جَازَ وَیَجُوْزُ اَنْ یُّضَحّٰی بِالْجَمَّاءِ اِنْتَھٰی کَمَا فِی الْھِدَایَۃِ **ترجمہ** اور نہ قربانی کرے اندہی اور کانی اور لنگڑی جو قربانی کی جگہہ تک نہ چل سکے اور نہ بہت دبلی اور نہین کافی ہوتی قربانی کان کٹی اور دم کٹی اور نہ وہ جسکا اکثر کان اور دم جاتا رہا ہو اور اگر اکثر کان اور دم باقی ہو تو جائز ہے۔ اور بے سینگ والی قربانی جائز ہے (**ھدایہ**) اور یہہ عیوب جب معتبر ہین کہ وقت خریدنے کے موجود ہون اور جب وقت خریدنے کے جمیع عیوب مذکورہ سے مبرا تہا اور بہ نیت قربانی کے جمیع عیوب سے سالم خرید لیا تب کوئی نیا عیب حادث ہوا تو اُسکی قربانی صحیح ہے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اشْتَرَیْتُ کَبْشًا اُضَحِّیْ بِہٖ فَعَدَا الذِّئْبُ فَاَخَذَ الْاَلْیَۃَ قَالَ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَھُوَ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ الْعَیْبَ الْحَادِثَ بَعْدَ التَّعَیُّنِ لَا یَضُرُّ اِنْتَھٰی کَذَا فِی الْمُنْتَقٰی **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے کہا مینے ایک مینڈہا قربانی کے لیے خریدا تو بہیڑیا حملہ کرکے اُسکی چکتی لے گیا۔ ابو سعیدؓ کہتے ہین مینے اُسکا مسئلہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچہا آپنے فرمایا اُسی کی قربانی کرے اِسکو امام احمد نے روایت کیا۔ یہہ حدیث اس امر کی دلیل ہے کہ قربانی کے معین ہو چکنے کے بعد جو عیب پیدا ہو جاوے اُسکا کچہ ڈر نہین۔ اسی طرح ہے منتقی مین اور حنفی مذہب مین امیر تو دوسری بدل لے اور غریب کے لیے وہی صحیح و کافی ہے وَھٰذَا الَّذِیْ ذَکَرْنَا اِذَا کَانَتْ ھٰذِہِ الْعُیُوْبُ قَائِمَۃً وَقْتَ الشِّرَاءِ وَلَوِ اشْتَرَاھَا سَلِیْمَۃً ثُمَّ تَعَیَّبَتْ بِعَیْبٍ مَانِعٍ اِنْ کَانَ غَنِیًّا عَلَیْہِ غَیْرُہٗ وَاِنْ کَانَ فَقِیْرًا تُجْزِیْہِ وَھٰذَا لِاَنَّ الْوُجُوْبَ

عَلَى الْغَنِيِّ بِالشَّرْعِ ابْتِدَاءً لَا بِالشِّرَاءِ فَلَمْ تَتَعَيَّنْ بِهِ وَعَلَى الْفَقِيرِ بِشِرَائِهِ بِنِيَّتِهَا الْأُضْحِيَّةَ فَتَعَيَّنَتْ انتهى مَا فِى الْهِدَايَة ترجمہ اور یہہ جو ہمنے ذکر کیا ہے سو وقت ہے جب یہہ عیب خریدنے کے وقت قائم ہون اور اگر سالم کو خرید کیا پہر ایسا عیب پڑ گیا جو مانع قربانی ہے اگر وہ شخص تونگر ہے تو اُسپر دوسری قربانی لازم ہے اور اگر فقیر ہے تو اُسکو اسی کا ذبح کر دینا کافی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وجوب غنی پر ابتداء بحکم شریعت ہے خرید کرنے کی وجہ سے اسپر لازم نہین ہوئی اس لیے متعین نہین ہوئی اور فقیر پر خریدنے کی وجہ سے لازم ہوتی ہے اسلیے اُسکے حق مین متعین ہے (ہدایہ) اور خصی کی قربانی جائز ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خصی قربانی کیا ہے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ سَمِينَيْنِ عَظِيمَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مَوْجُوئَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ انتهى مَا فِى مُنْتَقَى الْأَخْبَارِ ترجمہ عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو مینڈہے موٹے بڑے بڑے چت کبرے سینگدار جنکے خصیے نکالے گئے تے قربانی مین دیے تھے) اور بہت سی حدیثین اس مضمون کی آئی ہین بخوف تطویل ایک ہی پر اکتفا کیا حنفی مذہب مین بھی ہے يَجُوزُ أَنْ يُضَحِّيَ بِالْجَمَّاءِ وَالْخَصِيِّ لِأَنَّ لَحْمَهَا أَطْيَبُ وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوئَيْنِ انتهى مَا فِى الْهِدَايَة مُلَخَّصًا بِقَدْرِ الْحَاجَةِ ترجمہ اور جائز ہے قربانی بے سینگ والی اور خصی کی کیونکہ اُسکا گوشت عمدہ ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت ہوا ہے کہ آپنے دو مینڈہے چت کبرے جنکے خصیے نکالے گئے تھے قربانی دیے۔ تمام ہوا خلاصہ ہدایہ کا بقدر ضرورت کے اور قربانی مین سے از روئے قرآن وحدیث کے خود کہاوے اور فقیرون محتاجون کو کہلاوے۔ کوئی تقید نہین کہ کسقدر کہاوے اور کسقدر فقیرون کو دے فرمایا اللہ تعالی نے كُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ترجمہ کہاؤ اُن مین سے اور کہلاؤ بے سوال فقیر اور سوال کرنیوالون کو۔ اور حنفی مذہب مین مستحب ہے کہ تہائی فقیرون محتاجون کو دے يَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ الْأُضْحِيَّةِ وَيُطْعِمُ الْأَغْنِيَاءَ وَالْفُقَرَاءَ وَيَدَّخِرُ وَيُسْتَحَبُّ أَنْ لَا يَنْقُصَ الصَّدَقَةَ عَنِ الثُّلُثِ انتهى مَا فِى الْهِدَايَة مُلَخَّصًا ترجمہ قربانی کا گوشت خود کہا سکتا ہے اور غنیون اور فقیرون کو کہلا سکتا ہے اور ذخیرہ کر رکھ سکتا ہے اور مستحب ہے کہ صدقہ تہائی سے کم نہ ہو۔ ہدایہ کا خلاصہ تمام ہوا۔ اور قصاب کی اُجرت قربانی مین سے نہ دے

اپنے پاس سے ٹیلمہ دے عَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلَی الْبُدْنِ فَاَمَرَنِی فَقَسَمْتُ لُحُوْمَهَا ثُمَّ اَمَرَنِی فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُوْدَهَا وَقَالَ سُفْیٰنُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْکَرِیْمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَمَرَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلَی الْبُدْنِ وَلَا اُعْطِیَ عَلَیْهَا شَیْئًا فِیْ جِزَارَتِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے بہیجا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پس کہڑا ہوا مین قربانیون پر پس حکم کیا مجھکو پس تقسیم کیا مینے گوشت انکا پہر حکم کیا مجھکو پس تقسیم کی مینے جہولین انکی اور چمڑے انکے اور کہا سفین راوی نے حدیث سنائی مجھکو عبد الکریم نے مجاہد سے اور اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے اور انہون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم کیا مجھکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ کہ کہڑا ہوؤن مین قربانیون پر اور نہ دوں اُنکے قصائی کی اجرت مین کچہ اُنسے اور قربانی کے چمڑون کو یا تو صدقہ کردے جیسا کہ حدیث مذکورہ بالا سے ظاہر ہے یا اُن سے کوئی چیز استعمال کی مثل مشک ڈول وغیرہ کے بنا لے بیچے نہین جیسا کہ حدیث مذکورہ بالا سے ظاہر ہے اور حنفی مذہب مین بہی یہی ہے وَیَتَصَدَّقُ بِجِلْدِهَا لِاَنَّهٗ جُزْءٌ مِنْهَا اَوْ یَعْمَلُ مِنْهُ اٰلَةً تُسْتَعْمَلُ فِی الْبَیْتِ کَالنَّطْعِ وَالْجِرَابِ وَالْغِرْبَالِ وَغَیْرِهَا اِنْتَهٰی مَا فِی الْهِدَایَةِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ قد حررہ العاجز المہین محمد یس الرحیم آبادی ثم العظیم آبادی

محمد عبد الحمید عفر اللہ عنہ

محمد عبد اللہ ۱۲۹۱

فقیر محمد عبد الحق ۱۲۹۵

ابو محمد عبد الوہاب رسول الاداب خادم شریعت ۱۳۰۰

امیر الدین ۱۳۰۱

محمد عبد اللہ سعید مصنف تحفۃ الہند

یہ جواب صحیح ہے۔ حررہ ابو العلی محمد عبد الرحمن الاعظم گڈہی المبارکفوری

الجواب صحیح محمد امیر الدین حنفی واعظ جامع مسجد دہلی

تلطف حسین ۱۲ رسول الثقلین محمد خادم شریعت

محمد طاہر ۱۳۰۲

نعم الجواب ابو القاسم محمد عبد الرحمن

جواب ابلاتبہ باصواب ہے حسنان البیتی بن خفیظ اللہ

محمد غفر اللہ لہ سید عبد السلام ۱۲۹۹

عبد الرؤف ۱۳۰۳

الجواب صحیح محمد عبد اللطیف ۱۲۹۵

محمد حسین خان خورجوی

قد صح الجواب واللہ اعلم بالصواب حررہ الفقیر ابو محمد عبد الرؤف بہاری مانپوری عفا اللہ عنہ

صحیح فقیر عبد الجلیل

محمد شمس الدین ملک بنگالہ نصیر آبادی

ابو محمد عبد الحق لودیانوی

دوسرا فتویٰ احکام عقیقہ کا

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عقیقہ کرنا واجب ہے یا سنت یا مستحب اور کیا کیا اُس کے احکام ہیں بینوا توجروا۔

جواب

عقیقہ جمہور کے نزدیک سنت ہے، واجب نہیں اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مستحب ہے، اور بعض لوگوں کے نزدیک واجب ہے، مگر قول جمہور اصح اور اصوب ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیقہ ثابت ہے اور اسکا ترک ثابت نہیں ہے اور وجوب کی کوئی دلیل نہیں ہے تو سنت ہوا اس لیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو چیز ثابت ہے بغیر ترک کے وہ سنت ہے جبکہ کوئی دلیل وجوب کی نہ ہو اور یہ جو حدیث میں بلفظ امر آیا ہے کہ لڑکے کی طرف سے عقیقہ کرو عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا دَمًا وَّاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا مُسْلِمًا كَذَا فِيْ مُنْتَقَى الْاَخْبَارِ **ترجمہ** سلمانؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے تو اُس کی طرف سے ایک جانور ذبح کرو اور اُسکے بال دور کرو سوائے مسلم کے جماعت نے اسکو روایت کیا (منتقی) یہ امر وجوب کے لیے نہیں ہے کہ اس سے وجوب عقیقہ پر دلیل لائی جاوے کیونکہ دوسری حدیث میں (جو آگے آتی ہے) ہے کہ جو شخص عقیقہ کرنا چاہے کرے اس اختیار دینے سے صراحۃً معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ واجب نہیں تو ضرور ہوا کہ حدیث سابق کے امر کو وجوب کے لیے نہ لیں تاکہ دونوں حدیثوں میں مطابقت ہو جاوے اور امام ابو حنیفہؒ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے اس بات پر کہ عقیقہ مستحب ہے سنت نہیں مگر یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ اختیار کسی فعل میں شارع کی طرف سے مخالف اُسکی سنیت کے نہیں ہے اس لیے کہ سنت میں بھی اختیار حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ مستحب وہ ہے جسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کیا ہو اور کبھی چھوڑ دیا ہو کما لا یخفی علی الماہر بالاصول قَوْلُهٗ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا تَمَسَّكَ بِهٰذَا وَبَقِيَّةِ الْاَحَادِيْثِ الْقَائِلُوْنَ بِاَنَّهَا وَاجِبَةٌ وَهُمُ الظَّاهِرِيَّةُ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَذَهَبَ الْجُمْهُوْرُ مِنَ الْعِتْرَةِ

وَغَيْرِهِمْ اِلَى اَنَّهَا سُنَّةٌ وَذَهَبَ اَبُوْحَنِيْفَةَ اِلَى اَنَّهَا لَيْسَتْ فَرْضًا وَّلَا سُنَّةً وَقِيْلَ اِنَّهَا عِنْدَهٗ تَطَوُّعٌ اِحْتَجَّ الْجُمْهُوْرُ بِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْسُكَ عَنْ وَّلَدِهٖ فَلْيَفْعَلْ وَ سَيَاْتِيْ وَذٰلِكَ يَقْتَضِيْ عَدَمَ الْوُجُوْبِ لِتَفْوِيْضِهٖ اِلَى الْاِخْتِيَارِ فَيَكُوْنُ قَرِيْنَةً صَارِفَةً لِّلْاَوَامِرِ وَنَحْوِهَا عَنِ الْوُجُوْبِ اِلَى النَّدْبِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِحْتَجَّ عَلٰى عَدَمِ الْوُجُوْبِ وَالسُّنِّيَّةِ وَلٰكِنَّهٗ لَا يَخْفٰى اَنَّهٗ لَا مُنَافَاةَ بَيْنَ التَّفْوِيْضِ اِلَى الْاِخْتِيَارِ وَبَيْنَ كَوْنِ الْفِعْلِ الَّذِيْ وَقَعَ فِيْهِ التَّفْوِيْضُ سُنَّةً اِنْتَهٰى مَا فِيْ نَيْلِ الْاَوْطَارِ ترجمہ جو حدیث ہین ہے اسکی طرف جانور اور باقی حدیثون کے ساتھہ ان لوگون نے دلیل لی ہے جو عقیقہ کے واجب ہونے کی قائل ہین اور وہ اہل ظاہر ہین اور امام حسن بصری اور جمہور عترت وغیرہ سے اس طرف گئے ہین کہ وہ سنت ہے اور امام ابو حنیفہ اسطرف گئے ہین کہ وہ نہ فرض ہے نہ سنت اور بعض نے کہا وہ امام اعظم رح کے نزدیک مستحب ہے جمہور نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس قول سے دلیل لی ہے جو اپنے بچے کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو کرے اور یہ حدیث آگے آئیگی اور یہ واجب ہونے کو چاہتی ہی کیونکہ یہ اسکو اختیار پر چھوڑی گئی ہے بس یہ ایک قرینہ ہے کہ امر وغیرہ کو وجوب سے استحباب کی طرف پھیرنے والا ہے۔ اور اسی حدیث سے واجب اور سنت نہ ہونے پر دلیل لی گئی ہے۔ لکن مخفی نہ رہے کہ کچھ منافاۃ نہین درمیان اسکو کہ اختیار کی طرف سپرد کیا جاے اور درمیان سنت ہونے اس فعل کے جسمین تفویض واقع ہوتی ہے (نیل الاوطار) اور لڑکے کے پیدا ہونے کے ساتوین دن یا چودھوین دن یا اکیسوین دن عقیقہ کرنا بہتر ہے عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنَةٌ بِعَقِيْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَيُسَمّٰى فِيْهِ وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ كَذَا فِيْ مُنْتَقَى الْاَخْبَارِ وَيَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ مَا اَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَقِيْقَةُ تُذْبَحُ لِسَبْعٍ وَّلِاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَلِاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اِنْتَهٰى كَذَا فِيْ نَيْلِ الْاَوْطَارِ ترجمہ سمرۃ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہر لڑکا اپنے عقیقہ کے بدلے مین گرو ہے جو اسکی طرف سے ساتوین دن ذبح کیا جاوے اور اسمین اسکا نام رکھا جاوے اور اسکا سر مونڈا جاوے اسکو پانچون نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے صحیح کہا اسیطرح ہے منتقی الاخبار

پین اسپر دلالت کرتی ہے وہ روایت جو بیہقی نے عبداللہ بن بریدہ سے نقل کی اُس نے اپنے باپ سے اُنہون
نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا عقیقہ ساتوین دن ذبح کیا جاوے اور نہین تو چودہوین
دن اور نہین تو اکیسوین دن (نیل الاوطار) اور اگر اکیسوین دن کرے اس سبب سے کہ اُسکو مقدور نہین
یا اور کسی دوسرے سبب سے تو جب مقدور ہو کرے کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
ترجمہ اللہ تعالی کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر جتنی اُسکی طاقت ہو اور بعد بلوغ کے باپ وغیرہ سے
طلب کرنیکا حق نہین ہے خود آپ اپنی طرف سے کرے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد بعثت کے
اپنا عقیقہ کیا ہے اَلْعَقِیْقَةُ سُنَّةٌ مُّؤَکَّدَةٌ وَّوَقْتُهَا مِنَ الْوِلَادَةِ اِلَی الْبُلُوْغِ وَیَسْقُطُ الطَّلَبُ
عَنِ الْاَبِ وَالْاَحْسَنُ اَنْ یَّعُقَّ عَنْ نَّفْسِهٖ تَدَارُکًا لِمَا فَاتَ لِخَبَرِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
عَقَّ عَنْ نَّفْسِهٖ بَعْدَ النُّبُوَّةِ لِمَا رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ وَتَکَلَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاۗءِ فِیْ صِحَّةِ هٰذَا
الْخَبَرِ وَسُبُعُ الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرِ کَشَاةٍ انْتَهٰی مَا فِی الشَّرْحِ الْقَوِیْمِ فِیْ شَرْحِ مَسَائِلِ التَّعْلِیْمِ
لِابْنِ حَجَرٍ الْهَیْتَمِیِّ الشَّافِعِیِّ ترجمہ عقیقہ سنت مؤکدہ ہے اور اُسکا وقت ولادت سے بلوغ تک ہے
اور اُسوقت مطالبہ باپ سے ساقط ہو جاتا ہے اور مناسب یہ ہے کہ اُسوقت خود اپنے آپ عقیقہ کرے
واسطے تدارک اُس چیز کے جو فوت ہو گئی ہے۔ بدلیل اس حدیث کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد نبوت
اپنا عقیقہ کیا اسکو بیہقی نے روایت کیا اور بعض علماء نے اس حدیث کی صحت مین گفتگو کی اور اونٹ
اور گائے کا ساتوان حصہ بکری کے حکم مین ہے ختم ہوا مضمون الشرح القویم فی شرح مسائل التعلیم کا
جو ابن حجر شافعی ہیتمی کی تصنیف ہے۔ اور لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی طرف سے ایک بکرا
کرنا چاہیے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِیْقَةِ فَقَالَ لَا اُحِبُّ الْعُقُوْقَ وَکَاَنَّهٗ کَرِهَ الْاِسْمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا
نَسْاَلُكَ عَنْ اَحَدِنَا یُوْلَدُ لَهٗ قَالَ مَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَّنْسُكَ عَنْ وَّلَدِهٖ فَلْیَفْعَلْ عَنِ الْغُلَامِ
شَاتَانِ مُکَافَاَتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَةِ شَاةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَاۗئِیُّ کَذَا فِیْ مُنْتَقَی
الْاَخْبَارِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ کَبْشًا
کَبْشًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَاۗئِیُّ وَقَالَ بِکَبْشَیْنِ بِکَبْشَیْنِ کَذَا فِیْ مُنْتَقَی الْاَخْبَارِ ترجمہ
عمرو بن شعیب سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ اپنے دادا سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہٖ وسلم سے عقیقہ کا مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فرمایا مین عقوق کو پسند نہین کرتا گویا آپ نے نام کو ناپسند کیا لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ ہم تو یہ مسئلہ پوچھتے ہین کہ کسی کے ہان بچہ پیدا ہو تو اُس کے عقیقے کا کیا حکم ہی فرمایا جو شخص اپنے بچے کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو دے لڑکے کی طرف سے دو بکریان کفایت کرتی ہین اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری (اسی طرح ہے منتقی الاخبار مین) اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کی طرف سے ایک ایک مینڈھا عقیقہ مین دیا۔ اسکو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور کہا دو دو مینڈھے ہے۔ اسیطرح ہے منتقی الاخبار مین۔ اور جمیع احکام اسکے مثل احکام جانور قربانی کے ہین کیونکہ حدیث سے کچھ فرق دونون مین ثابت نہین ہوتا مگر جن جن عیوب سے جانور قربانی کا مبرا یعنے پاک ہونا ضرور ہے جسکی تفصیل گذر چکی ان سے جانور عقیقہ کا مبرا ہونا ضرور نہین کیونکہ کسی حدیث سے ثابت نہین ہوتا اَلثَّانِی هَلْ یُشْتَرَطُ فِیْهِمَا مَا یُشْتَرَطُ فِی الْاُضْحِیَّةِ وَفِیْهِ وَجْهَانِ لِلشَّافِعِیَّةِ فَقَدِ اسْتُدِلَّ بِاِطْلَاقِ الشَّاتَیْنِ عَلٰی عَدَمِ الْاِشْتِرَاطِ وَهُوَ الْحَقُّ لٰکِنْ لَّا لِهٰذَا الْاِطْلَاقِ بَلْ لِعَدَمِ وُرُوْدِ مَا یَدُلُّ هٰهُنَا عَلٰی تِلْكَ الشُّرُوْطِ وَالْعُیُوْبِ الْمَذْکُوْرَةِ فِی الْاُضْحِیَّةِ وَهِیَ اَحْکَامٌ شَرْعِیَّةٌ لَّا تَثْبُتُ بِدُوْنِ دَلِیْلٍ انتهی مَا فِیْ نَیْلِ الْاَوْطَارِ **ترجمہ** دوسری یہ کہ آیا عقیقہ مین وہ باتین شرط ہین جو قربانی مین شرط ہین (یا نہین) اسمین شافعیہ کے واسطے دو وجہین ہین شاتین کے اطلاق سے دلیل پکڑی گئی ہے شرط نہ ہونے پر اور حق یہی ہے لیکن اس اطلاق کے واسطے نہین بلکہ واسطے نہ وارد ہونے اُس چیز کے جو عقیقہ مین اُن چیزون کے شرط ہونے پر دلالت کرے اور اُن عیوب سے (مبرا ہونے) پر جو قربانی مین مذکور ہین۔ اور یہ شرعی احکام ہین جو بغیر دلیل کے ثابت نہین ہوتے (نیل) اور اسکے کہانیکا بہی حکم گوشت قربانی کا حکم ہے یعنے کہ دینوالا کہاوے اور دوسرون کو کہلاوے یہ جو مشہور ہے کہ مان باپ عقیقہ کا گوشت نہ کہاوین بالکل بے اصل ہے اور اسیطرح سے عقیقہ مین سے دائی کو دینا جیسا کہ مروج ہے ضرور نہین ہے لیکن وہ اگر محتاج ہو تو بزمرۂ محتاجان وہ بہی مستحق ہے چنانچہ اسبارہ مین شاہ عبدالعزیز صاحب کا فتوی ایسا ہی ہو چکا ہے اور لڑکے کا سر منڈاوے اور اسکی بال کے برابر چاندی تول کر کے خیرات کرے اور اُسیدن نام رکہے یہ ہی سنت ہی اور عقیقہ کے لوازمات مین سے ہے۔ وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ حَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ لَمَّا

لَمَّا وُلِدَ اَرَادَتْ اُمُّهٗ فَاطِمَةُ اَنْ تَعُقَّ مِنْهُ بِكَبْشَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَعُقِّيْ عَنْهُ وَلٰكِنِ احْلِقِيْ شَعْرَ رَاْسِهٖ وَتَصَدَّقِيْ بِوَزْنِهٖ مِنَ الْوَرِقِ ثُمَّ وُلِدَ حُسَيْنٌ

فَصَنَعَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ كَذَا فِيْ مُنْتَقَى الْاَخْبَارِ **ترجمہ** ابو رافع رضہ سے روایت

ہے کہ جب حسن بن علی رضہ پیدا ہوے تو انکی والدہ فاطمہ نے چاہا کہ انکی طرف سے دو دنبے قربانی کرین تو آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان سے عقیقہ تم مت کرو۔ لیکن انکے بال اتروا کر انکے تول برابر چاندی خیرات

کرو۔ پھر حسین رضہ پیدا ہونے کے وقت اُنھون نے ایسا ہی کیا اسے احمد نے روایت کیا منتقی الا

اور حضرت فاطمہ کو حضرت حسن کے عقیقہ کرنے سے جو منع فرمایا اس کی وجہ یہہ تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم اُنکا عقیقہ کر چکے تھے جیسا کہ حدیث سابق مین گذرا قَوْلُهٗ لَا تَعُقِّيْ عَنْهُ قِيْلَ يُحْمَلُ هٰذَا عَلٰى

اَنَّهٗ قَدْ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْهُ وَهٰذَا مُتَعَيَّنٌ لِمَا قَدَّمْنَا فِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالْحَاكِمِ

عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنْتَهٰى مَا فِيْ نَيْلِ الْاَوْطَارِ **ترجمہ** اور یہ جو آپ نے فرمایا اسکی طرف سے تم عقیقہ مت

کرو بعض علمارنے اسکی توجیہ مین کہا ہے یہ اس پر محمول ہے کہ آپ

انکی طرف سے عقیقہ کر چکے تھے اور یہی توجیہ متعین ہے بدلیل اُسکے جو ہم پہلے بیان کر چکے ترمذی اور حاکم کی روایت

مین علی رضہ سے رنیل، **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَوَضْعِ الْاَذٰى وَالْعَقِّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

غَرِيْبٌ كَذَا فِيْ مُنْتَقَى الْاَخْبَارِ **ترجمہ** اور عمرو بن شعیب سے روایت ہو وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین

وہ اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتوین دن بچے کا نام رکھنے اور بال اور میل کچیل دور

کرنے اور عقیقہ بنانے کا حکم دیا۔ اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے (منتقی) ۱۔ اور عقیقہ کی مناسبت سے

یہہ بہی ہے اسلیے ذکر کرتا ہون کہ لڑکے کی پیدا ہونے کے دن کان مین اذان دینی چاہیے اس مین

لڑکی اور لڑکے کا ایک حکم ہی یعنے دہنے کان مین دونون کے اذان دینی چاہیے **وَعَنْ** اَبِيْ

رَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْحُسَيْنِ حِيْنَ وَلَدَتْهُ

فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَكَذٰلِكَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَقَالَ الْحَسَنُ كَذَا

فِيْ مُنْتَقَى الْاَخْبَارِ **ترجمہ** اور ابو رافع رضہ سے روایت ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

دیکھا آپ نے حسین رضی اللہ عنہ کے کان مین نماز کی اذان کہی جب اُنکو حضرت فاطمہ نے جنا اسکو

احمد نے روایت کیا اور اسیطرح ابوداؤد اور ترمذی نے اور ترمذی نے اسے صحیح ہی کہا اور امام حسین کی جگہہ امام حسن کا نام لیا (منتقی) قد حررہ ابو خیر محمد لیس الرحیم آبادی العظیم آبادی عفی عنہ از درستان محمد لیس نازل شدہ

محمد عبد الله ۱۳۰۶ | فقیر محمد عبد الحق ۱۲۹۵ | الجواب صحیح حمید اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ مصبح العلوم میرٹھہ ۔ محمد عبد السبید مصنف تحفۃ الہند ۔ الجواب صحیح محمد طاہر سلہٹی ۔ اصاب من اجاب حسبنا اللہ ابن حفیظ اللہ عقیقہ سنت ہے اگرچہ کیفیت وکمیت مین سہولت ہے، | احمد اللہ | پشاوری ۔ یہ جواب صحیح ہے ۔ حررہ ابو علی محمد عبد الرحمن الاعظم گڈہی المبارکفوری ۔ الجواب صحیح ابو القاسم محمد عبد الرحمن ۔ الجواب صحیح والمجیب نجیح ۔ حررہ ابو عبد اللہ فقیر اللہ متوطن ضلع شاہپور پنجاب ۔ مجیب صاحب نے جواب محققانہ دیا ہے اور بہت صحیح ہے ولکن یہ ضرور معلوم کرنا چاہیے کہ یہ جو عوام الناس بلکہ بعض خواص مین مشہور ہا ہے کہ لڑکی کے لیے نر چاہیے اور لڑکے کے لیے مادہ سو یہ بات بالکل غلط اور بے اصل ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ کچھ ہرج ومضایقہ نہین خواہ نر ہو یا مادہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا یَضُرُّکُمْ ذُکْرَانًا اَوْ اِنَاثًا کَذَا فِی اَبِی دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ وَالنَّسَآئِیِّ وَالْمِشْکٰوۃِ وَغَیْرِہَا وَکَذَا فِی الشُّرُوْحِ الْکِبَارِ مِثْلِ فَتْحِ الْبَارِیْ وَغَیْرِہٖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین ضرر نہین کہ عقیقہ کے جانور نر ہون یا مادہ ۔ اسیطرح ہے ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور مشکوۃ وغیرہا مین اور اسیطرح ہے ۔ ۔ ۔ بڑی بڑی شروح حدیث مین اور اذان کا حکم یہ ہے کہ داہنے کان مین اذان کہنی چاہیے اور بائین مین تکبیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ مولود ام الصبیان سے محفوظ رہیگا فِیْ مُسْنَدِ اَبِیْ یَعْلَی الْمَوْصِلِیْ عَنِ الْحُسَیْنِ مَرْفُوْعًا مَنْ وُّلِدَ لَہٗ وَلَدٌ فَاَذَّنَ فِیْ اُذُنِہِ الْیُمْنٰی وَاَقَامَ فِیْ اُذُنِہِ الْیُسْرٰی لَمْ تَضُرَّہٗ اُمُّ الصِّبْیَانِ رَوَاہُ فِی الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ وَکَذَا فِی الْمِرْقَاۃِ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ کَانَ یُؤَذِّنُ فِی الْیُمْنٰی وَیُقِیْمُ فِی الْیُسْرٰی اِذَا وُلِدَ الصَّبِیُّ انتہٰی فقط وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ترجمہ مسند ابو یعلی موصلی مین حسین سے مرفوعاً مروی ہے جسکے ہان بچہ پیدا ہو اور اُس کے داہنے کان مین اذان اور بائین اقامت کہی تو اُسے مرض ام الصبیان ضرر نہ کرے گی اسکو جامع صغیر مین روایت کیا اور اسیطرح ہے مرقاۃ مین اور شرح السنہ مین ہے عمر بن عبد العزیز جب کوئی بچہ پیدا ہوتا اُسکو داہنے کان مین اذان اور بائین مین اقامت کہتے فقط اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے ۔ حررہ العاجز ابو محمد

عبدالوہاب الفنجابی الجہنگوی ثم الملتانی نزیل الدہلی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی

(مہر: ابو محمد عبدالوہاب رسول الاقاب خادم شریعت ۱۳۰۰)

الجواب صحیح

(مہر: التقلین محمد تلطف حسین خادم شریعت رسول ۱۲۹۲)

الجواب صحیح

محمد امیرالدین حنفی واعظ جامع مسجد دہلی

(مہر: محمد امیرالدین ۱۳۰۱)

(مہر: سید محمد عبدالسلام ۱۲۹۹)

عبداللطیف عفی عنہ سہسپوری

(مہر: عبداللطیف ۱۲۹۵)

(مہر: عبدالجلیل) عربی

(مہر: محمد شمس الدین ۱۳۰۹)

(مہر: ابو محمد عبدالحق ۱۳۰۵) لودہیانوی

الجواب صحیح ابو محمد عبدالرؤف

(مہر: عبدالرؤف ۱۳۰۲)

بہاری عفی عنہ

تیسرا فتوی احکام استعمال و تصرف کہال قربانی و عقیقہ

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین استعمال و تصرف کہال قربانی اور اُس جانور کی جو عقیقہ مین ذبح ہوا ہو آیا اُس کہال کو اپنے استعمال مین لاوی یا فقرار و مساکین کو دیدے اور اگر فقرار کو دے تو کہال ہی دے یا اُس کی قیمت بیچکر دے کیونکہ اکثر محتاج بوجہ عدم و تضییع کے ارزان فروخت کرتے ہین اور سقہ اور دائی کو اُس کہال کا دینا جائز ہے یا نہین۔ بینوا توجروا **جواب** بصورت مرقومہ کہال چاہے اپنے تصرف مین لائے جیسا مصلے وغیرہ بنالے اور چاہے فقرار کو دے چاہے قیمت بیچکر دے دونون طرح جائز ہے اور سقا اور دائی کو اُس کہال کا دینا نہین جائز ہے ہکذا احکم الشرع مگر بیچنا کہال کا مکروہ ہے یَتَصَدَّقُ بِجِلْدِهَا اَوْ یَعْمَلُ مِنْهُ نَحْوَ غِرْبَالٍ وَجِرَابٍ وَقِرْبَةٍ وَسُفْرَةٍ وَدَلْوٍ اَوْ یُبَدِّلُهُ بِمَا یُنْتَفَعُ بِهٖ بَاقِیًا کَمَا مَرَّ لَا بِمُسْتَهْلَكٍ کَخَلٍّ وَلَحْمٍ وَنَحْوِهٖ کَدَرَاهِمَ فَاِنْ بِیعَ اللَّحْمُ اَوِ الْجِلْدُ بِهٖ اَیْ بِمُسْتَهْلَكٍ اَوْ بِدَرَاهِمَ تَصَدَّقَ بِثَمَنِهٖ وَمُفَادُهٗ صِحَّةُ الْبَیْعِ مَعَ الْکَرَاهَةِ وَعَنِ الثَّانِیْ بَاطِلٌ لِاَنَّهٗ کَالْوَقْفِ مُجْتَبٰی وَلَا یُعْطٰی اَجْرُ الْجَزَّارِ مِنْهَا لِاَنَّهٗ کَبَیْعٍ وَاسْتُفِیْدَتْ مِنْ قَوْلِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ بَاعَ جِلْدَ اُضْحِیَّتِهٖ فَلَا اُضْحِیَّةَ لَهٗ (ہدایہ) ترجمہ خیرات کرے قربانی کی کہال یا اُس سے چھلنی توشہ دان مشکیزہ دستارخوان ڈول وغیرہ بنالے یا اُس کو ایسی چیز سے بدلے جسکی ذات باقی رہکر اُس سے نفع لیا جاتا ہے چنانچہ گذرا ایسی چیز سے نہ بدلے جسکی ذات ہلاک ہوکر نفع لیا جاسکتا ہے جیسے سرکہ گوشت دراہم وغیرہ پس اگر گوشت و پوست مستہلک چیز کے ساتھہ بدلا گیا یا دراہم کے ساتھہ تو اُسکی قیمت کو

خیرات کرے اور اسکا مفاد یہ ہے کہ بیع مع کراہتہ صحیح ہو جاتی ہے اور امام ابو یوسفؒ سے اس
بیع کا باطل ہونا منقول ہے کیونکہ وہ وقف کے حکم مین ہے (مجتبی) اور قصائی کی مزدوری قربانی
مین سے نہ دے کیونکہ یہہ بھی بیع کے حکم مین ہے اور یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول سے
بھی مستفاد ہے جس نے قربانی کا چمڑہ فروخت کیا اُس کی قربانی نہین (ھدایہ) یہ مسئلہ
درمختار سے منقول ہے ۔ حررہ الراجی خاک رہ محمد سعید نقشبندی مجددی محمد سعید مجددی نقشبندی ۱۳۰۵

الجواب صحیح محمد مسعود نقشبندی امام مسجد فتحپوری ۔ جواب صحیح ہے محمد اسمعیل عفی عنہ مدرس اول فتحپوری ۔ الجواب
صحیح ابو سعید محمد یحیی مدرس دوم فتحپوری ۔ الجواب صحیح حبیب احمد عفی عنہ مدرس سوم فتحپوری ۔ جواب
صحیح ہے ابو محمد عبد الحق ۔ جواب درست ہے مگر سقا وغیرہ کو اجرت مین دینا ممنوع ہے ہان مسکین
جانکر دینا درست ہے، قادر علی عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش مرحوم محمد ادریس خلف مولوی محمد
عبد الرب صاحب مرحوم مغفور مبرور محمد حسن ۱۳۰۰ واعظ مدرسہ حسین بخش مرحوم پنجابی فقیر محمد حسین ۱۲۸۵
مدرس مدرسہ مولوی عبد الرب مرحوم . . . . یہہ جواب صحیح ہے بہتر یہ ہی کہ کہال یا قیمت کہال کی
مسکین کو دیجا دے ۔ محمد امیر الدین پٹیالوی ثم الدہلوی واعظ جامع مسجد دہلی مقیم محلہ فرید بارچہ
متصل فتحپوری محمد امیر الدین ۱۳ یاد رہے کہ جب قربانی کرنیوالی نے کہال قربانی کو چیز مستہلک سے
بدلا یا فروخت کیا اُسکو روپیہ پیسے سے تو اس حالت مین اُسکی قیمت فقیرون پر تصدق کرنی واجب ہے
چاہیے کہ فقرا پر تقسیم کرے لِاَنَّ هٰذَا الثَّمَنَ حَصَلَ بِفِعْلٍ مَكْرُوْهٍ فَيَكُوْنُ خَبِيْثًا فَيَجِبُ التَّصَدُّقُ
(عینی شرح ہدایہ) لِاَنَّ مَعْنَى التَّمَوُّلِ سَقَطَ عَنِ الْاُضْحِيَّةِ فَاِذَا تَمَوَّلَهَا بِالْبَيْعِ انْتَقَلَتِ
الْقُرْبَةُ اِلٰى بَدَلِهٖ فَوَجَبَ التَّصَدُّقُ (کافی) ترجمہ کیونکہ یہہ دام ایک فعل مکروہ سے حاصل ہوئے
تو خبیث ہونگے تو انکا خیرات کرنا واجب ہوگا (عینی شرح ہدایہ) کیونکہ قربانی سے مالدار ہونے کا
معنی ساقط ہو چکا ہے پس جب اُسے فروخت کرکے مالدار بنا تو قربت اُسکے بدل کی طرف منتقل ہوگئی
تو اُسکا خیرات کرنا واجب ہوا ۔ (کافی) اور حکم کہال عقیقہ کا بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ کہال
قربانی کا ہے ہکذا فی کتب الفقہ فقط واللہ اعلم نمقہ الفقیر محمد یعقوب عفا اللہ عنہ الذنوب حنفی دہلوی
خلف مولوی کریم اللہ صاحب دہلوی رحمتہ اللہ تعالی علیہ

عبدہ محمد یعقوب ۱۲۸۷ دارد امید شفا

چوتھا فقرہ احکام صدقہ الفطر کا

سوال احکام صدقہ فطر کے کیا کیا ہین تفصیلاً بیان فرماوین جواب جاننا چاہیے کہ صدقہ فطر ازروے آیت کریمہ و احادیث صحیحہ کے فرض عین ہے فرمایا اللہ تعالی نے قد افلح من تزکی۔ ترجمہ (فلاح پائی جسنے صدقہ فطر ادا کیا) کیونکہ یہانپر تزکی سے مراد ازروے حدیث مرفوع کے صدقہ فطر ادا کرنا ہے اور یہہ آیت صدقہ فطر کے بارہ مین نازل ہوئی ہے۔ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی وَلِابْنِ خُزَیْمَۃَ مِنْ طَرِیْقِ کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِیْ زَکٰوۃِ الْفِطْرِ انتہی مَا فِیْ نَیْلِ الْاَوْطَارِ لِلْعَلَّامَۃِ الشَّوْکَانِیِّ ترجمہ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے بیشک رستگار ہوا وہ شخص جسنے زکوۃ دی۔ اور یاد کیا نام رب اپنے کا اور نماز پڑہی اور ابن خزیمہ کی روایت ہے کثیر بن عبداللہ کے طریق سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ انکے دادا سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچہا گیا تو آپنے فرمایا یہ فطر کی زکوۃ مین نازل ہوئی (نیل)، اور ابو سعید خدری اور ابن عمر‌ؓ سے بہی یہی روایت ہے، اور ابو العالیہ اور ابن سیرین بہی یہی کہتے ہین اور اکثر لوگ ان کے سوا قَالَ الْاِمَامُ الْبَغَوِیُّ فِیْ تَفْسِیْرِ الْمَعَالِمِ تَحْتَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ ھُوَ صَدَقَۃُ الْفِطْرِ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ فِیْ قَوْلِہٖ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی قَالَ اَعْطٰی صَدَقَۃَ الْفِطْرِ وَقَالَ نَافِعٌ کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلَّی الْغَدَاۃَ یَعْنِیْ مِنْ یَوْمِ الْعِیْدِ قَالَ یَا نَافِعُ اَخْرَجْتَ الصَّدَقَۃَ فَاِنْ قُلْتُ نَعَمْ مَضٰی اِلَی الْمُصَلّٰی وَاِنْ قُلْتُ لَا قَالَ فَالْاٰنَ فَاَخْرِجْ فَاِنَّمَا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ فِیْ ھٰذَا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی الْاٰیَۃَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِی الْعَالِیَۃِ وَابْنِ سِیْرِیْنَ انتہی مُلَخَّصًا ترجمہ امام بغوی نے تفسیر معالم التنزیل مین اس آیت کی تحت مین کہا ہے کہ اور علماء کہتے ہین وہ صدقہ فطر ہے ابو سعید خدری‌ؓ سے آیت قد افلح من تزکی کی تفسیر مین منقول ہے کہ تزکی کا معنے ہے فطر کا صدقہ دیا اور نافع نے کہا ابن عمر‌ؓ جب عید کے دن صبح کی نماز پڑہ لیتے کہتے ای نافع تم‌نے صدقہ نکالا اگر مین کہتا ہان تب تو عیدگاہ کو جاتے اور اگر مین کہتا نہین نکالا تو کہتے ابہی سے نکالو کیونکہ یہہ آیت اسی صدقہ مین نازل ہوئی یعنے

قد افلح من تزکی اخیر آیت تک اور یہی قول ہے ابو العالیہ اور ابن سیرین کا تفسیر معالم کے مضمون کا خلاصہ ختم ہوا۔ اور صحیحین مین یعنے بخاری اور مسلم مین اعرابی کے قصے مین فلاح اُسکے لیے ثابت ہوئی ہے جو صرف فرائض ادا کرے اور صدقہ فطر ادا کرنے والے کو بہی افلح یعنے فلاح پائی، فرمایا تو معلوم ہوا کہ صدقہ فطر بہی فرض ہے کما لایخفی علی الفطین قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي فَتْحِ الْبَارِي شَرْحِ الْبُخَارِيِّ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ وَثَبَتَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي زَكٰوةِ الْفِطْرِ وَثَبَتَ فِي الصَّحِيحَيْنِ إِثْبَاتُ حَقِيقَةِ الْفَلَاحِ لِمَنِ اقْتَصَرَ عَلَى الْوَاجِبَاتِ انتہی ترجمہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین کہا اللہ تعالی نے فرمایا قد افلح من تزکی اور ثابت ہو چکا ہے کہ یہہ آیت صدقہ فطر کے باب مین نازل ہوئی اور صحیحین مین ثابت ہے حقیقت فلاح کا ثابت کرنا اُس شخص کے لیے جسنے صرف واجبات ادا کیے تمام ہوا مضمون فتح الباری کا۔ ان احادیث صحیحہ موعودہ مین سے ایک یہہ ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَىٰ وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا فرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ ایک صاع خرما سے یا ایک صاع جو سے یا اُس سے جو اُنکے سوا اور کہانے کی چیزین ہین جنکا بیان انشاء اللہ آویگا ہر غلام و آزاد اور مرد اور عورت اور لڑکے اور جوان پر مسلمانون سے اور حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ادا کیا جاوے صدقہ فطر پہلے اس سے کہ لوگ نماز کو نکلین روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے۔ اس حدیث سے صراحۃً صدقہ فطر کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ حدیث مین لفظ فرض کا موجود ہے اور فرض کے دوسرے معنے مراد لینا بغیر کسی قرینہ صارفہ کے صحیح نہین۔ کیونکہ یہہ معنی فرض کا حقیقت شرعیہ ہے کما تقرر فی الاصول اور اسکے سوائے بہت سی حدیثین ہین ایک ہی پر اکتفا کیا تاکہ طول نہ ہو جاوے۔ چنانچہ امام بخاری نے صدقہ فطر کے فرض ہونے پر ایک باب منعقد کیا ہے مگر اس کی قضا نہین ہے اور قاعدہ کلیہ نہین ہے کہ جو فرض عین ہے اُسکی قضا لازم ہے یہہ محض بے دلیل ہے کما تقرر فی الاصول۔ اور ہر مسلمان پر فرض ہے جو اُسکی استطاعت رکہتا ہو خواہ مرد ہو خواہ عورت خواہ لڑکا ہو خواہ جوان خواہ غلام

ہو خواہ آزاد خواہ امیر ہو خواہ غریب جیسا کہ حدیث مذکورۃ الصدر سے واضح ہے کہ مطلق ہے شرط
صاحب نصاب ہونے کی نہیں بلکہ دارقطنی اور احمد کی روایت میں تصریح بھی آگئی ہے کہ فقیر پر بھی فرض
ہے واستدل بقوله في حديث ابن عباس طهرة للصائم على انها تجب على الفقير كما تجب
على الغني وقد ورد ذلك صريحا في حديث ابي هريرة عند احمد وفي حديث ثعلبة بن
ابي صعير عند الدارقطني انتهى ما في فتح الباري ترجمہ اور یہ جو ابن عباس کی روایت میں آیا
ہے طهرة للصائم اس سے اس مسئلہ پر دلیل لی گئی ہے کہ صدقہ فطر فقیر پر بھی واجب ہے جس طرح غنی
پر واجب ہے، اور یہ مضمون صریحاً ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں موجود ہے جس کو امام احمد نے روایت کی اور ثعلبہ
بن ابی صعیر کی حدیث میں جو دارقطنی کے پاس ہے (فتح الباری) مگر استطاعت ضروری ہے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا يكلف الله نفسا الا وسعها ترجمہ نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی کو
لیکن اُسکی طاقت کے موافق۔ لڑکے کا اگر مال ہو تو اسکا ولی اُس میں سے صدقہ فطر نکالے اور اگر
مال نہ ہو تو اُسکی طرف سے اُسکا باپ یا جس پر اُسکا نفقہ واجب ہو ادا کرے یہی قول جمہور کا ہے۔ وجوب
فطرة الصغير في ماله والمخاطب باخراجها وليه ان كان للصغير مال والا وجبت على
من تلزمه نفقته والى هذا ذهب الجمهور انتهى ما في نيل الاوطار قوله الصغير والكبير ظاهره وجوبها على
الصغير لكن المخاطب عنه وليه فوجوبها على هذا في مال الصغير والا فعلى من تلزمه نفقته وهذا قول الجمهور انتهى
ما في فتح الباري ترجمہ نابالغ کا صدقہ فطر اس کے مال پر واجب ہے اور اسکے نکالنے کا مخاطب ولی ہے اگر لڑکے کا اپنا
مال ہو ورنہ اُس شخص پر واجب ہے جس پر اُس لڑکے کا نفقہ لازم ہے جمہور اس طرف گئے ہیں (نیل)،
یہ جو حدیث میں ہے چھوٹے اور بڑے پر اسکا ظاہر یہ ہے کہ چھوٹے پر صدقہ فطر واجب ہے، لیکن مخاطب
اسکی طرف سے اُسکا ولی ہے پس اس صورت میں صدقہ کا واجب ہونا لڑکے کے مال میں ہے اور اگر اسکا
مال نہ ہو تو اُس شخص پر واجب ہوگا جس کے ذمے اسکا خرچ لازم ہے اور یہ جمہور کا قول ہے۔
(فتح الباری) اور غلام کا مولیٰ ادا کرے کیونکہ مسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ مولیٰ پر غلام کا صدقہ
نہیں مگر صدقہ فطر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام کا صدقہ فطر مولیٰ ادا کرے قوله على العبد الخ
ظاهره اخراج العبد عن نفسه ولم يقل به الا داود وخالفه اصحابه والناس
واحتجوا بحديث ابي هريرة مرفوعا ليس في العبد صدقة الا صدقة الفطر

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمُقْتَضَاهُ أَنَّهَا عَلَى السَّيِّدِ انتهى مَا فِي فَتْحِ الْبَارِي مُلَخَّصًا بِقَدْرِ الْحَاجَةِ ترجمہ
یہ جو حدیث میں ہے غلام پر اسکا ظاہر یہ ہے کہ غلام اپنے نفس سے نکالے اور سوا داؤد کے کوئی اس کا قائل نہیں ہوا۔ اور
اُسکے شاگرد اور سب لوگ اُسکے مخالف ہیں اُنہوں نے ابوہریرہؓ کی مرفوع حدیث سے دلیل لی ہے کہ
غلام میں کوئی صدقہ نہیں مگر صدقہ فطر اس حدیث کو مسلم نے نکالا۔ اور اس حدیث کا مقتضا یہ ہے
کہ صدقہ غلام کا مالک پر واجب ہے، (فتح) حنفی مذہب میں صدقہ فطر واجب ہے صاحب نصاب پر
یعنے جسکے پاس زکوٰۃ کا نصاب ہو اور لڑکے کا صدقہ صرف باپ ادا کرے اور سب باتوں میں موافق
اُسی کے ہے جو گذرا ہے ہدایہ میں ہے صَدَقَةُ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى الْحُرِّ الْمُسْلِمِ إِذَا كَانَ
مَالِكًا لِمِقْدَارِ النِّصَابِ فَاضِلًا عَنْ مَسْكَنِهِ وَثِيَابِهِ وَأَثَاثِهِ وَفَرَسِهِ وَسِلَاحِهِ وَعَبِيْدِهِ
يُخْرِجُ ذٰلِكَ عَنْ نَفْسِهِ وَيُخْرِجُ عَنْ أَوْلَادِهِ الصِّغَارِ وَمَمَالِيْكِهِ انتهى مُلَخَّصًا ترجمہ
صدقہ فطر آزاد مسلمان پر واجب ہے جب وہ مقدار نصاب کا مالک ہو۔ جب نصاب اُسکے مکان
اور اُسکے کپڑوں اور اثاث البیت سے اور گھوڑے اور ہتھیار اور خدمت کے غلام سے بڑھ کر ہو وہ
شخص صدقہ فطر ادا کرے اپنے نفس سے اور اپنے چھوٹے بچوں سے اور اپنے غلاموں سے۔ اور وقت
ادائے صدقہ کا قبل نماز عید الفطر کے ہے اور اگر کوئی دو یا تین روز یا زیادہ عید سے پہلے
ادا کر دے تو جائز ہے اور بعد نماز عید کے اگر دیگا تو ادا نہ ہوگا۔ کیونکہ آیت مذکورہ قد افلح من
تزکی کے بعد وذکر اسم ربہ فصلی فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ فطر نماز پر مقدم ہے
کیونکہ فصلی کو ساتھ فا کے تعقیب کے ذکر کیا ہے جس سے تعقیب صلاۃ کی صدقہ سے مستفاد ہوتی
ہے کما لا یخفی علی من لہ ادنی تامل اور حدیث میں آیا ہے وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً
لِلْمَسَاكِيْنِ فَمَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ زَكٰوةٌ مَقْبُوْلَةٌ وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ
صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ كَذَا فِي مُنْتَقَى الْأَخْبَارِ وَفِي رِوَايَةٍ
لِلْبُخَارِيِّ وَكَانُوْا يُعْطُوْنَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ انتهى وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَالظَّا
مِنْ أَخْرَجَ الْفِطْرَةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيْدِ كَانَ كَمَنْ لَمْ يُخْرِجْهَا بِاعْتِبَارِ اشْتِرَاكِهِمَا فِي
تَرْكِ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ الْوَاجِبَةِ انتهى مَا فِي نَيْلِ الْأَوْطَارِ ترجمہ اور عباسؓ سے مروی

ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم زکوٰۃ فطر کو فرض کیا روزہ دار کے لغو وبیہودہ باتون سے پاک ہونے کے لیے اور مسکینون کو کہانا کہلانے کے لیے پس جسنے نماز عید سے پہلے ادا کیا تو یہ صدقہ مقبول ہے اور جسنے نماز کے بعد ادا کیا تو یہ صدقون سے ایک صدقہ ہے اسکو ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ اسیطرح ہے منتقی الاخبار مین اور بخاری ... مین ہے لوگ اس صدقہ کو عید فطر سے ایک دن یا دو دن پہلے ادا کر دیتے تہے تمام ہوا کلام اُسکا، اور دوسری جگہہ مین ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ جسنے صدقہ فطر نماز عید کے بعد نکالا وہ اُس شخص کی طرح ہے جس نے صدقہ فطر نکالا ہی نہین اس وجہ سے کہ وہ دونون اس واجب صدقہ کے ترک کرنے مین شریک ہین (نیل) اور جو چیز طعام یعنے قابل قوت ہے مثل گیہون۔ جو۔ پنیر۔ خرما۔ ستو۔ وغیرہ کے اُس مین سے صدقہ فطر ادا کرنا صحیح ہے عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عیاض بن عبد اللہ بن ابی سرح عامری سے مروی ہے اُنہون نے ابوسعید خدری سے سُنا وہ کہتے تہے ہم لوگ زکوٰۃ فطر نکالا کرتے ایک صاع کہانے سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کہجور سے یا ایک صاع پنیر سے یا ایک صاع خشک میوہ مین سے اسکو بخاری نے روایت کیا۔ مقدار اسکی گیہون سے آدہا صاع اور سب چیزون سے ایک پورا صاع ہے عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ اٰخِرِ رَمَضَانَ عَلٰى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَكَاَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوْا فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا اِلٰى اِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ الْحَدِيْثَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے، کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آخر رمضان مین بصرہ کے منبر پر خطبہ سُنایا تو لوگون سے کہا اپنے روزے کا صدقہ ادا کرو تو ایسا معلوم ہوا گویا لوگ جانتے ہی نہین پس ابن عباسؓ نے کہا یہان اہل مدینہ مین سے کون کون ہے کہڑے ہو جاؤ اپنے بہائیون کی طرف اور انکو سکہا دو کیونکہ یہ لوگ نہین جانتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس صدقہ کو فرض کیا ایک صاع کہجور سے یا جو سے یا آدہا صاع

گیہون سے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا۔ قد نمقه المہین محمد یس الرحیم آبادی ثم العظیم آبادی
عفی عنه سیاٰته۔ لقد اصاب من اجاب ابو القاسم محمد عبد الرحمن اللاہوری۔ اصاب من
اجاب محمد حسین خان خورجوی۔ یہ جواب صحیح ہے حررہ ابو العلی محمد بن عبد الرحمن الاعظم گڈہی
المبارکفوری۔ جواب باصواب ہے حسبنا الله بس حفیظ الله۔ المجیب مصیب محمد فقیر الله۔

الجواب صحیح والرای نجیح
قد صح الجواب ابو محمد عبد الرؤف
البہاری المانفوری عفی عنه

ابو محمد عبد الوہاب ۱۳
رسول الاداب
خادم شریعت

محمد لطف حسین ۱۲
رسول الثقلین ۱۲
خادم شریعت

محمد شمس الدین ۱۳

عبد الجلیل

ابو محمد عبد الحق ۱۳

الجواب صحیح عبد اللطیف عفی عنه

عبد اللطیف

عبد الرؤف ۱۳

محمد طاہر ۱۳

سید محمد عبد السلام ۱۲
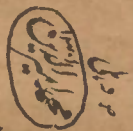
وہ غریب مسلمان کہ جسکے پاس کچھ نہ ہو بہت ہی بھوکا ہو اُسپر یہ فطرہ کسی
صورت سے نہیں ہی اگر اُسکو دو وقت کی فراغت حاصل ہو تو اُسکو دینا چاہیئے یہ فطرہ خواہ اپنے خویش
کو دے یا غیر کو دے جو فطرہ دے سکتا ہے اُسپر فرض ہے حررہ محمد امیر الدین حنفی واعظ جامع مسجد

پانچوان فتویٰ احکام صاع یعنے پیمانہ

سوال کیا فرماتے ہین علمار دین و مفتیان شرع متین کہ حدیث شریف مین جو صاع
کا لفظ آیا ہے جس سے بہت احکام متعلق ہین اُسکا وزن ہندوستانی تول مین کیا ہوتا ہے
بینوا توجروا **جواب** جاننا چاہیے کہ صاع جو حدیث مین آیا ہے وہ صاع آنحضرت صلی الله
علیہ وآلہ وسلم کا ہے اُسے صاع حجازی کہتے ہین اسی صاع حجازی سے صدقہ فطر وغیرہ ادا کرنا
چاہیے صاع عراقی سے نہین کیونکہ صاع عراقی آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا صاع نہین ہے
چنانچہ اسکی تصریح کتب حدیث مین موجود ہے اور اجرار احکام اسی صاع سے ہونا چاہیے جو آنحضرت
صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا صاع ہے اور اُسکا وزن سیر وزن کے حساب سے یہ ہے جو مسک الختام شرح
بلوغ المرام مین ہے پس صدقہ فطر بسیر پختہ لکھنو کہ نود و شش روپیہ است و روپیہ یازدہ ماشہ
نصف صاع از گندم یک آثار و شش ثانک و سہ ماشہ باشد و از جو دو چندان یعنے دو آثار

دنیم پاؤ وشش ماشہ کہ وزن صاع ست ونصف صاع بسیر انگریزی کہ ہشتاد روپیہ چہرہ دار ست و ہر روپیہ
یازدہ ماشہ وچہار رتی ست یک سیر نیم پاؤ و نیم چھٹانک و یکتولہ و سہ ماشہ میباشد انتہی اور یہ بھی معلوم
کرنا چاہیے کہ اصل صدقہ فطر مین کیل یعنے پیمانہ ناپنے کا ہے اور وزن کی قدر کی جو حاجت پڑتی ہے
تو صرف استظہار و استعانۃ لطلب حفظ الاحکام کما لایخفی علی الماہر اور لامحالہ قدر وزن مین
قدر قلیل اختلاف معلوم ہوتا ہو کہا صاحب روضہ نے وَقَدْ يُشْكِلُ ضَبْطُ الصَّاعِ بِالْاَرْطَالِ فَاِنَّ الصَّاعَ الْمُخْرَجَ بِهٖ
فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِكْيَالٌ مَعْرُوْفٌ وَّيَخْتَلِفُ قَدْرُهٗ وَزْنًا بِاخْتِلَافِ
جِنْسِ مَا يُخْرَجُ كَالذُّرَةِ وَالْحِمَّصِ وَغَيْرِهِمَا وَالصَّوَابُ مَا قَالَهُ الدَّارِمِيُّ اَنَّ الْاِعْتِمَادَ عَلَى الْكَيْلِ
بِصَاعٍ مُعَايَرٍ بِالصَّاعِ الَّذِيْ كَانَ يُخْرَجُ بِهٖ فِيْ عَصْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْهُ
لَزِمَهُ الْاِخْرَاجُ بِقَدْرٍ يَتَيَقَّنُ اَنَّهٗ لَا يَنْقُصُ عَنْهُ وَعَلٰى هٰذَا فَالتَّقْدِيْرُ بِخَمْسَةِ اَرْطَالٍ وَّثُلُثٍ
تَقْرِيْبٌ كَذَا فِيْ عَوْنِ الْبَارِيْ لِحَلِّ اَدِلَّةِ الْبُخَارِيِّ ترجمہ اور حقیقت مین مشکل ہی ہے ضبط صاع
کا ساتھ ارطال وغیرہ کے کیونکہ صاع جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک مین تھا اُس سے
صدقہ فطر ادا کیا جاتا تھا وہ تو پیمانہ معروف ومشہور تھا اب اندازہ وقدر اُسکا وزنا ہوتا ہے ساتھ
مختلف ہونے اجناس صدقہ کے مثل نخود۔ چینا وغیرہ کے تو ضرور ہے کہ ایسے پیمانہ سے صدقہ دینا
چاہیے کہ موافق صاع و پیمانہ رسول اللہ ﷺ کے ہو اور جو شخص اُسکو نہ پائے تو لازم ہے کہ اسطرح سے ادا
کرے کہ یقین کامل ہو کہ یہ اُس سے کم وناقص نہین ہوگا مسک الختام مین لکھا ہے کہ احتیاطًا
در صدقہ فطر دو سیر انگریزی گندم باید داد و صاع از جو دو چند آن یعنے دو سیر و یک نیم چھٹانک
واحتیاطًا از جو چہار سیر باید داد انتہی پس مقدر کرنا صاع کو ساتھ پانچ رطل وثلث رطل کے
بہت اقرب الی الصواب ہے۔ اور بعض علمار نے کہا ہے صاع چار لپ یعنے چار لپ متوسط آدمی کا ہے یہ
تجربہ بھی کیا گیا ہے پس صحیح اور موافق صاع رسول ﷺ کے ہوا کذا فی القاموس۔ وحکاہ النووی ایضًا
فی الروضۃ اور اہل پنجاب اس امر مین بہت اچھے اور خوب ہین کیونکہ اُن کے یہان پیمانہ مثل مُد
کے پڑوپی ہے اور مثل صاع کے ٹوپہ ہے اور وہ اسی پر اجرار احکام وغیرہ کرتے ہین فقط واللہ
اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب حررہ العاجز ابو محمد عبد الوہاب الفنجابی الجھنگوی ثم الملتانی
نزیل الدہلی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی فی اواخر شہر اللہ الذی نزل فیہ القرآن ۱۳۰۵ھ

ابو محمد عبد الوہاب ۱۳۰۰ رسول الآذا لعبت خادم شرع

محمد تلطف حسین ۱۲۹۲ رسول الثقلین خادم شریعت

عبد السلام ۹۹ الی عفر لہ ۱۲ محمد سید

محمد امیر الدین واعظ مذہب حنفیہ جامع مسجد دہلی (محمد امیر الدین) الجواب صحیح محمد طاہر سلہٹی جواب صحیح لکھا ہے راقم محمد لیس الرحیم آبادی ثم العظیم آبادی - جواب صحیح ہے حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ - جواب صحیح ہے محمد فقیر اللہ - قد صح الجواب واللہ اعلم بالصواب حررہ الفقیر ابو محمد عبد الرؤف البہاری المانفوری - اصاب من اجاب محمد حسین خان خورجوی - الجواب صحیح عبد اللطیف عفی عنہ (عبد اللطیف) (عبد الرؤف ۱۳۰۳)

چھٹا فتویٰ سنت فجر کا وقت کھڑے ہونے جماعت کے

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جب جماعت نماز فجر کی کھڑی ہو جائے اُسوقت دو رکعت سنت فجر کی پڑھ لے یا شامل جماعت ہو جاوے اور اگر شامل جماعت ہو گیا تو بعد نماز فرض کے طلوع آفتاب سے قبل نماز سنت کو پڑھے یا نہیں بینوا توجروا **جواب** اُسوقت سنت نہ پڑھے جماعت میں شامل ہو جاوے بموجب فرمودہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ ... فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃُ ترجمہ جسوقت جماعت نماز کی کھڑی ہو جاوے تو اُس وقت سوائے نماز فرض کے اور کوئی نماز نہیں ہے دوسری حدیث ثُمَّ زَادَ مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ فِیْ قَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قَالَ وَلَا رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اَخْرَجَہُ ابْنُ عَدِیٍّ ترجمہ ابن عدی اچھی سند سے روایت کرتا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وقت کھڑا ہو جانے جماعت کے سوائے نماز فرض کے کوئی نماز نہیں تو کسی نے عرض کیا کہ اے رسول خدا کے آیا اُسوقت دو رکعت سنت فجر کی بھی نہ پڑھے آپ نے فرمایا دو رکعت سنت فجر کی بھی نہ پڑھے کذا فی المحلی - اور بخاری میں عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا وَقَدْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّبْحَ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا ترجمہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص

کو دیکھا وقت کھڑا ہونے جماعت کے کہ دو رکعت یعنی سنت فجر کی پڑھ رہا ہے جب حضرت نماز سے فارغ
ہوئے کہا تو صبح کی نماز چار رکعت پڑھتا ہے دو مرتبہ کہا یہ بیہقی نے روایت کیا عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَبْصَرَ
رَجُلًا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيْمُ فَحَصَبَهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ دو رکعت پڑھتا
ہے اور مؤذن تکبیر اقامت کہہ رہا ہے تو عبد اللہ نے اس شخص کو کنکر مارا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّي وَهُوَ
يَسْمَعُ الْاِقَامَةَ ضَرَبَهُ ترجمہ حضرت عمرؓ جب کسی شخص کو دیکھتے کہ نماز پڑھتا ہے حالانکہ تکبیر اقامت عَنْ طَرِيْقِ عَطِيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ
ابْنَ عُمَرَ قَضَاهُمَا حِيْنَ سَلَّمَ الْاِمَامُ ترجمہ عطیہ کے طریق سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے
ابن عمرؓ کو دیکھا انہوں نے دو رکعت سنت فجر کو قضا کیا جب امام نے سلام پھیرا۔ اور قیس سے
روایت ہے خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ
انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِيْ يُصَلِّيْ فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ اَصَلَاتَانِ مَعًا
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا اِذَنْ
ترجمہ قیس سے روایت ہے کہ قیس نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باہر تشریف فرما ہوئے
اور نماز فجر کی جماعت کھڑی ہوئی تو میں نے حضرت کے ساتھ فجر کی نماز فرض پڑھی بعد سلام پھیرنے
کے حضرت نے مجھکو نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا ٹھیر جا اے قیس کیا دو نماز اکٹھی پڑھتا ہے میں نے
عرض کیا کہ میں نے دو رکعت سنت فجر کی نہیں پڑھی تھی تو حضرت نے فرمایا اگر ایسا ہے تو کچھ مضائقہ
نہیں۔ ان روایات مذکورہ بالا سے وقت کھڑے ہونے جماعت فرض کے شامل ہونا جماعت
میں ضرور ہے اور پڑھنا سنتوں کا بعد جماعت کے قبل طلوع آفتاب کے یہہ بھی ثابت ہو گیا اگر کوئی
بعد طلوع آفتاب کے سنتیں پڑھے گا تو بھی درست ہے، واللہ اعلم بالصواب کتبہ محمد عبید اللہ
و عبد الحق (محمد عبید اللہ ١٣١٣) (فقیر محمد عبد الحق ١٣٠٥) اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ
نص ست و بمقابلہ نص تعلیلات قیاسیہ باطل ست (احمد اللہ) ارشاد واقعی ارشاد نبوی صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ مانع جواز پڑھنے سنت کے ہی مگر بعد
فرضوں کے بلاشبہ درست ہے، حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ قَدْ ثَبَتَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا اَنَّهُ
اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ وَزِيَادَةُ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ لَا اَصْلَ لَهُ قَالَهُ
الْبَيْهَقِيُّ وَنَقَلَ عَنْهُ فِي الْمُحَلّٰى شَرْحِ الْمُوَطَّا ترجمہ اور صحیحین و غیرہ میں ثابت ہو چکا ہے کہ

کہ تحقیق شان یہ ہے کہ جب اقامت نماز کہی جاوے تو کوئی نماز نہین مگر فرض نماز اور یہ زیادت کہ مگر دو رکعت فجر کی اسکی کوئی اصل نہین ہے اسکو بیہقی نے کہا نقل کیا اس سے محلی شرح موطا مین۔ واللہ اعلم بالصواب حررہ ابو محمد عبد الرؤف البہاری [مہر: عبد الرؤف ۱۳] الجواب صحیح والرائے نجیح لقہ محمد یس الرحیم آبادی عفی عنہ مجیب صاحب نے بہت ہی عمدہ جواب دیا ہے حقیقت مین اقامت ادائے سنت فجر ناجائز و نادرست از روئے حدیث صحیح السند کے ہین اور کتب فقہ مین بھی اس طرح سنت پڑہنے کو کہ جسطرح آج کل فی زماننا جہال پڑہتے ہین یعنے قریب صف کے اور مسجد مین ممنوع لکھا ہے اور فتح القدیر صفحہ ۲۰۹ مطبوع مین لکھا ہے کہ اسطرح سے جیسا کہ آجکل مروج ہو رہا ہے سنت فجر پڑہتے مین بہت سخت مکروہ ہے اور وہ بڑے ہی اجہل ہین اور ھدایہ مع الکفایہ صفحہ ۸۶ مین لکھا ہے کہ سنت فجر وقت اقامت مسجد مین ممنوع و نادرست ہین اگر پڑہے تو خارج از مسجد پڑہے۔ اور مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی حنفی نے عمدۃ الرعایہ صفحہ ۲۳۸ و تعلیق الممجد صفحہ ۸۶ مین بعد اللتیا و التی خوب واضح کرکے لکھا ہے کہ از روئے احادیث صحیحہ مرفوعہ سنت فجر وقت تکبیر نہ پڑہنی چاہیے فقط واللہ اعلم بالصواب حررہ العاجز ابو محمد عبد الوہاب الفنجابی نزیل الدہلی

[مہر: ابو محمد عبد الوہاب ۱۳ رسول اللہ داب خادم شریعت]

الجواب صحیح محمد طاہر ۱۳ سلہٹی۔

الجواب اکثر جاہل لوگ جو وقت اقامت فرض صبح کے سنتین پڑہتے ہین یہ درست نہین بس جماعت مین شامل ہونا چاہیے محمد امیر الدین حنفی واعظ جامع مسجد دہلی۔

[مہر: محمد تلطف حسین ۱۲۹۲ رسول الثقلین خادم شریعت] [مہر: سید محمد عبد السلام غفرلہ ۱۲۹۹] الجواب صحیح [مہر: عبد اللطیف ۱۲۹۵] [مہر: ... الدین ۱۳۰۱]

ساتوان فتوی بعد سنت فجر کے لیٹنے کا

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ لیٹنا کروٹ پر بعد سنت فجر کے فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب بینوا بالدلیل توجروا باکمل الثواب جواب

جاننا چاہیے کہ سنت فجر کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہی اور ترک بہی ثابت ہے، تو یہہ فعل مستحب ہوا کیونکہ مستحب اُسی فعل کو کہتے ہین جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبہی کیا ہو اور کبہی چہوڑ دیا ہو۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے کہتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت شریف تہی جب سنت فجر کی دو رکعتین پڑہ چکتے داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے اسے بخاری نے روایت کیا عَنْ عَائِشَةَ رَضِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ حَتّٰى يُؤْذَنَ بِالصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ نیز حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تہا جب نماز پڑہ چکتے تو اگر مین بیدار ہوتی مجہ سے بات چیت کرتے ورنہ لیٹ جاتے یہانتک کہ نماز کی اذان ہوتی اسکو بخاری نے روایت کیا۔ پس معلوم ہوا کہ اس فعل کو فرض یا واجب کہنا صحیح نہین ہے اسیطرح اس فعل کو بدعت کہنا صحیح نہین ہے کیونکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ترک بہی ثابت ہے، تو واجب[۲] یا فرض کیونکر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ بخاری نے عدم وجوب کیلیے ایک باب منعقد کیا ہے بَابُ مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَلَمْ يَضْطَجِعْ اَشَارَ بِهٰذِهِ التَّرْجَمَةِ اِلٰى اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدُوْمُ عَلَيْهَا وَبِذٰلِكَ احْتَجَّ الْاَئِمَّةُ عَلٰى عَدَمِ الْوُجُوْبِ حَمَلُوا الْاَمْرَ الْوَارِدَ بِذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ وَغَيْرِهٖ عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ كَذَا فِيْ فَتْحِ الْبَارِيْ ترجمہ باب اُس شخص کی دلیل کا بیان جو سُنت فجر کی، دو رکعتون کے بعد بات چیت کرے اور لیٹے نہین اس ترجمہ کے ساتہہ امام بخاری نے اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسپر مداومت نہین کیا کرتے تہے اور اسی کے ساتہہ ائمہ نے عدم وجوب پر استدلال کیا اور اس باب مین جو امر وارد ہوا ہے چنانچہ ابو ہریرہ رضہ کی حدیث مین ابو داؤد وغیرہ کی نزدیک اُسکو استحباب پر حمل کیا ہے۔ اور ابو داؤد وغیرہ مین جو بصیغہ امر ارشاد فرمایا ہے تو ضرور ہوا کہ اُس امر سے استحباب مراد ہو ورنہ حدیث ماقبل سے تطبیق کیونکر ہوگی اور اسیطرح جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ فعل ثابت ہی تو بدعت کیونکر ہو سکتا ہے پس جن بزرگان دین سے اس فعل کا انکار و رد ثابت ہے اُسکی وجہ یہہ ہے کہ اُنکو یہہ حدیث نہین ملی ورنہ کوئی مسلمان آنحضرت صلعم کے فعل کا

[۲] واجب یعنی فرض کا [illegible]

کیونکر رد کرسکتا ہے چہ جائے کہ بزرگان دین واما انکار ابن مسعود رضہ الاضطجاع وقول ابراہیم النخعی ہی ضجعۃ الشیطان کما اخرجہما ابن ابی شیبۃ فھو محمول علی انہ لم یبلغہما الامر بفعلہ کذا فی فتح الباری ترجمہ ولیکن ابن مسعود رضہ کا اس لیٹنے سے انکار کرنا اور ابراہیم نخعی کا کہنا کہ شیطان کی طرح لیٹنا ہے چنانچہ ان دونون کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا تو محمول ہے اسپر کہ ان دولون کو حدیث نہین پہونچی (فتح) اور یہہ جو بعض نے کہا ہے کہ یہہ فعل تہجد خوان کے ساتھ خاص ہے یہ بات بلا دلیل ہے تخصیص بلا دلیل نہین ہوسکتی کما لایخفی واللہ اعلم فدلمقہ العاجز محمد یس الرحیم آبادی العظیم آبادی عفی عنہ سیئاتہ۔ المجیب مصیب محمد حسین خان خورجوی جواب ہذا صحیح ہے مستحب کو بدعت کہنا نہایت مذموم ہے حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ

ابو محمد عبد الوہاب رسول اللہ اواب خادم شریعت ۱۳۰۱	ابو محمد عبد الحق ۱۳۰۵	عبد الرؤف ۱۳۰۳	العزیز محمد عبد السلام ۱۳۰۹
الفنجابی الجھنگوی نزیل الدہلی	لودیانوی	بہاری	محمد طاہر ۱۳ سلہٹی

آٹھوان فتوےٰ لڑکے و نابینا کے پیچھے نماز پڑہنے کا

سوال کیا فرماتے ہین علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ نابینا اور لڑکے کے پیچھے نماز درست ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** ارباب فہم وذکا پر مخفی نہین ہے کہ اندھا ہونا قدرتی عیب ہے کوئی شرعی عیب نہین ہے جس سے اندھا قابل ملامت ہو کیونکہ شرع مین اُسی عیب پر ملامت ہوتی ہے جو کسبی ہو اور یہہ عیب کسبی نہین ہے کما لایخفی فرمایا اللہ تعالی نے لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت بس اندھا ہونا کوئی ایسا عیب نہین ہے جس سے نماز مین کسی قسم کا نقصان ہو کہ اندھا قابل امامت نہ ہے اور نہ فسق ہے کہ نماز اسکے پیچھے ناقص ذاتاً یا وصفاً ہو تو جبتک کوئی دلیل شرعی اسپر قائم نہ ہو کہ اندھے کے پیچھے نماز مکروہ ہے اُسکی امامت کی کراہت کا حکم لگانا صحیح نہین ہو سکتا جو لوگ اُسکی امامت کو مکروہ کہین انکو دلیل شرعی قائم کرنی چاہیئے ورنہ وہ مثل اور مسلمانون کے رہے گا۔ اور جیسے بصیر مسلمان کے

پیچھے نماز درست ہے اُسکے پیچھے بہی ہے مکروہ کہنے والون کی دلیل اور اُنکا مذہب آئندہ ذکر کرونگا اور اُسکی
کیفیت بہی حُسناً و قبیحاً انشاء اللہ اور اگر ان باتون سے قطع نظر کرین تو بہی امامت اندہے کی احادیث
صحیحہ سے ثابت ہے اور اقوال محققین بہی موافق اسکے ہین حدیثین تو یہہ ہین عَنْ اَنَسٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ابْنَ اُمِّ مَکْتُوْمٍ یَؤُمُّ النَّاسَ وَھُوَ اَعْمٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَکَذَا فِی الْمِشْکٰوۃِ ترجمہ یعنے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو جو اندہے تہے
مدینے مین اپنا خلیفہ بنا گئے تہے وہ امامت کرتے تہے جب کسی سفر مین گئے تہے شیخ عبد الحق
محدث دہلوی ترجمہ مشکوٰۃ مین فرماتے ہین کہ ایسا اتفاق تیرا بار ہوا حالانکہ اور اصحاب جلیل
القدر بہی موجود تہے جیسے حضرت علیؓ گفتہ اند کہ آن سیزدہ بار بود یکبار از ان وقتیکہ بغزوہ
تبوک رفت با آنکہ امیر المؤمنین علیؓ در مدینہ بود خلیفہ بود بر اہل وعیال وے باعث بر استخلاف ابن ام
مکتوم برائے امامت ہمین بود تا علی باشتغال بامر امامت مانع از قیام بحفظ اہل وعیال نباید
کذا فی اشعۃ اللمعات للشیخ عبد الحق دہلوی وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِکٍ
کَانَ یَؤُمُّ قَوْمَہٗ وَھُوَ اَعْمٰی اَلْحَدِیْثَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ کَذَا فِیْ مُنْتَقَی الْاَخْبَارِ
ترجمہ اور محمود بن ربیعؓ سے روایت ہے وہ عتبان بن مالکؓ سے روایت کرتے ہین وہ اپنی قوم کی
امامت کرتے حالانکہ وہ نابینا تہے اسکو بخاری اور نسائی نے روایت کیا (منتقی الاخبار)
اور ابو اسحق مروزی اور امام غزالی نے کہا ہے کہ اندہے کے پیچھے نماز افضل ہے کیونکہ بہ سبب
نہ دیکھنے کسی چیز کے اُسکا خیال نہین بٹتا اور نماز مین دل خوب لگتا ہے وَقَدْ صَرَّحَ اَبُوْ
اِسْحَاقَ الْمَرْوَزِیُّ وَالْغَزَالِیُّ بِاَنَّ اِمَامَۃَ الْاَعْمٰی اَفْضَلُ مِنْ اِمَامَۃِ الْبَصِیْرِ لِاَنَّہٗ
اَکْثَرُ خُشُوْعًا عَنِ الْبَصِیْرِ لِمَا فِی الْبَصِیْرِ مِنْ شُغْلِ الْقَلْبِ بِالْمُبْصَرَاتِ کَذَا فِیْ نَیْلِ
الْاَوْطَارِ اور فقہ حنفیہ مین بہی حدیث کے موافق روایات آئی ہین و در روایات فقہیہ در مذہب نیز آمدہ
است کہ اگر اعمے مقتدای قومی باشد جائز ست امامت وے و بعض گفتہ اند کہ اگر اعلم باشد پس وے اولی
است کذا فی شرح الکنز نقلاً عن المبسوط و ہمچنین ست در کتاب اشباہ و نظائر انتہی ما فی اشعۃ
اللمعات اور حنفی مذہب مین مکروہ ہے اور دلیل یہ ہے کہ اندہا نجاست سے نہین بچتا وَالْاَعْمٰی لِاَنَّہٗ
لَا یَتَوَقَّی النَّجَاسَۃَ کَذَا فِی الْھِدَایَۃِ ترجمہ اور مکروہ ہے امامت اندہے کی کیونکہ وہ نجاست

سے پرہیز نہین کرسکتا اسیطرح ہے بدایہ ہین - ذرا صاحب بصیرت غور کرین کہ یہ کیسی دلیل ہے - اول تو یہ قاعدہ کلیہ کہ نجاست سے نہین بچپا مشاہدہ سے غلط ثابت ہوتا ہے کوئی شخص اسکو ثابت نہین کرسکتا - دوسرے اگر مان بہی لیا جاوی تو علت نجاست سے نہ بچنا ہے اندہا ہونا بذاتہ علت نہین - پس مطلقا یہ حکم لگانا کہ اندہے کے پیچہے نماز مکروہ ہے کیونکر صحیح ہوگا جس سے یہ عقیدہ فاسد عوام مین راسخ ہوگیا کہ اندہا ہونا خود ایسا عیب ہے جس سے نماز مکروہ ہوتی ہے بلکہ یہ حکم لگانا چاہیے کہ جو نجاست سے نہ بچے چاہے اندہا ہو چاہے آنکہہ والا اُسکے پیچہے نماز مکروہ ہوتی ہے - بہلا اے مسلمانون تمہارا ایمان چاہتا ہے کہ جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام بنایا ہو اُسکی امامت کو ایسے ایسے خیالات موہومہ سے مکروہ جانو اور حدیث کا مقابلہ خیالات وہمیہ سے کرو اور اسیطرح لڑکے کی امامت جب وہ ہوشیار قرآن پڑہا ہوا ہو حدیث صحیح سے ثابت ہی عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ فِي الْحَدِيْثِ الطَّوِيْلِ فَقَدَّمُوْنِيْ وَاَنَا غُلَامٌ وَّعَلَيَّ شَمْلَةٌ لِّيْ قَالَ فَمَا شَهِدْتُ مَجْمَعًا مِّنْ جَرْمٍ اِلَّا كُنْتُ اِمَامَهُمْ اَلْحَدِيْثَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** عمرو بن سلمہ سے ایک لمبی حدیث مین مروی ہے کہ لوگون نے مجہے امامت کے لیے آگے کیا مَین لڑکا تہا اور مجہہ پر ایک کملی تہی تو مین جرم کی کسی مجمع مین حاضر نہ ہوتا مگر مین اُنکا امام ہوتا آخر حدیث تک جسکو ابوداؤد نے روایت کیا - اس کے خلاف کوئی دلیل شرعی قائم نہین ہے مَنِ ادَّعٰى فَعَلَيْهِ الْبَيَانُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ جو دعوی کرے اُسکے ذمے ہے بیان اور اللہ خوب جاننے والا ہے - قد نمقہ العبد المہین محمد لیس الرحیم آبادی العظیم آبادی عفی عنہ - جواب ہذا صحیح ہے نابینائے قدرتی پر عیب کرنا خود نابینائی ہے علم سے حسبنا اللہ لیس حفیظ اللہ -

۱۲۹۹ سید محمد عبد السلام غفرلہ	الحمید محمد ۱۲ عبد	محمد یوسف ۱۳	ابو محمد عبد الحق ۱۳۰۵	محمد طاہر ۱۳

جواب ہر دو مسئلہ کا بہت ٹہیک ہے اور خلاف اسکا قبیح اور غیر قابل اعتبار خاص کر لڑکے نابالغ کو امام بنانا خواہ فرض ہون یا نفل جیسے تراویح صحیح درست ہے کیونکہ احادیث صحیحہ مین آگیا ہے کہ عمرو بن سلمہ صحابی کمسن صغیر چہہ سات برس کے تہے اور قرآن شریف خوب جانتے تہے کہ امامت

کراتے تھے کذافی البخاری وغیرہ من کتب الحدیث فقط واللہ اعلم حررہ العاجز ابو محمد عبد الوہاب الفنجابی الجھنگوی ثم الملتانی نزیل الدہلی

ابو محمد عبد الوہاب
رسول الاداب ۱۳
خادم شریعت

اصاب من اجاب محمد حسین خانصاحب خورجوی

نوان فتوےٰ ولد الزنا کے پیچھے نماز پڑہنے کا

سوال کیا فرماتے ہین علما ردین کہ ولد الزنا دوزخی ہے یا بہشتی اور اُسکے ساتھ کہانا اور نکاح کرنا اور اُسکے پیچھے نماز پڑہنی اور اُسکے سوا معاملات اسلامیہ برتنا جائز ہے یا نہین بینوا وتوجروا جواب ماہران شریعت پر مخفی نہین ہے کہ ولد الزنا ہونا شرع مین کوئی ایسا عیب نہین ہے جس سے ولد الزنا احاطہ اسلام سے خارج ہو یا کوئی حکم اسلام کا اُس سے اُٹھ جاوے یا کوئی حق حقوق مسلمین سے اُسکا فوت ہو جاوے یا کچھ بہی اُسکے اسلام مین خلل واقع ہو بلکہ جیسے اور صحیح النسب مسلمان ہین ویسے ہی وہ بہی مسلمان ہے سارے احکام اسلام کے اُسپر ہین اور جتنے حقوق کہ مسلمانون کے ہوتے ہین سب اُسکو بہی ہین کوئی دلیل شرعی اسپر قائم نہین ہے کہ ولد الزنا ہونے سے کوئی ایسا عیب ثابت ہوتا ہے جس سے امور مذکورہ سوال لازم آتے ہین جو مدعی ہو دلیل لاوے اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِی۔ اور کیونکر ہوسکتا ہے گناہ تو اُسکے مان باپ نے کیا ہے اُسکا الزام اُسپر ہے اُسکا اس امر مین کیا گناہ ہے مان باپ کا گناہ لڑکے پر کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور فرمایا کُلُّ امْرِءٍ بِمَا کَسَبَ رَھِیْنٌ ترجمہ ہر شخص اپنے کیے کے بدلے روکا ہوا ہے۔ اور فرمایا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ ترجمہ اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر جتنا اُسکا مقدور ہو اُسکے لیے ہے جو اُسنے کیا اور اُسپر وبال ہے جو اُسنے کرتوت کیا۔ اور فرمایا تِلْکَ اُمَّۃٌ قَدْ خَلَتْ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ترجمہ یہ ایک امت گذر گئی اُسکے لیے ہے جو اُسنے کمایا اور تمہارے لیے ہے جو تم کماؤ اور تم نہ پوچھے جاؤ گے اُس چیز سے جو وہ عمل کرتے تھے۔ اس مضمون کی بہت

(اور کوئی بوجھ اُٹھانیوالی جان دوسرے کا بوجھ اٹھاویگی ۱۲)

سی آیتین اور حدیثین ہین کہانتک نقل کرون سمجھنے کو اسیقدر کافی ہے جسکو کچہ بہی حدیث و
قرآن سے لگاو ہے انکار نہین کرسکتا۔ہان جو گناہ کہ اُنکے ذاتی ہین اُنکا الزام اُنپر ہے اور
اُنکی سزا پانے کے مستحق ہین فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
شَرًّا یَّرَہٗ ترجمہ پس جو شخص ذرہ بہر نیکی کرے وہ اُسکو دیکہہ لے گا اور جو ذرہ بہر بدی کرے وہ
اُسکو دیکہہ لے گا مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰی
اِلَّا مِثْلَهَا الآیة ترجمہ پس جو شخص نیکی لایا اُس کے واسطے اُسکی دس مثلین ہین اور جو برائی لایا
وہ نہ بدلا دیا جاوے گا مگر اُسکی مثل آخر آیت تک پس جب ولد الزنا کا یہ حال ہے تو اُسکا دوزخی
یا بہشتی ہونا اُس کے ذاتی اعمال پر منوط ہے جیسے اور مسلمانون کا ولد الزنا ہونے کے سبب وہ
دوزخی نہین ہوگا اور مثل اور مسلمانون کے اُسکے ساتہہ بہی کہانا پینا نکاح کرنا درست ہے کیونکہ
وہ تو مثل اور مسلمانون کے ہے اسیطرح سارے حقوق اسلام اُس سے برتنے چاہئین اُس سے
نفرت کرنی یا کوئی اُس کا حقوق اسلام سے فوت کرنا ظلم صریح و فعل قبیح ہے کیونکہ بغیر کسی سبب
شرعی کے کسی مسلمان سے نفرت کرنی یا اُسکا حق تلف کرنا ظلم نہین ہے تو کیا ہے وَمَا
یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَاۤ
اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ الآیة ترجمہ اور نہین گمراہ کرتا ساتہہ اسکے مگر بیحکمون کو وہ جو توڑتے
ہین عہد اللہ کا پیچہے مضبوط کرنے اُسکے کے اور کاٹتے ہین اُس چیز کو کہ اللہ تعالی نے اُسکے ملانے
کا حکم دیا آخر آیت تک بخاری مین ہے اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتہہ سے مسلمان محفوظ رہین
اور اسیطرح اگر وہ قرآن پڑہا ہوا ہو تو اُسکے پیچہے نماز پڑہنی بلا کراہت درست ہے اور اگر اقرأ ہو تو
اُس کے پیچہے اولی والیق ہے بحکم حدیث یَؤُمُّکُمْ اَقْرَؤُکُمْ لِکِتَابِ اللّٰهِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ
ترجمہ تمہاری امامت وہ شخص کرے جو تم مین اچہا قرآن پڑہتا ہو اسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔
کوئی دلیل شرعی اُسکے امامت کے ناجائز ہونے پر نہین ہے اور کراہت کی بہی کوئی دلیل نہین ہے
جو لوگ مکروہ کہتے ہین اُنکی یہ بے دلیل بات ہے جیسا کہ اُسکی تفصیل آگے آتی ہے چنانچہ بخاری
نے ولد الزنا کی امامت کی صحت کے واسطے باب منعقد کیا ہے صاحب فتح الباری نے جمہور کا
مذہب نقل کیا ہے کہ امامت ولد الزنا کی صحیح ہے وَاِلَی صِحَّةِ اِمَامَةِ وَلَدِ الزِّنَا ذَهَبَ

الجمهور ايضاً وكان مالك يكره ان يتخذ اماماً راتباً وعلته عنده انه يصير معرضاً لكلام الناس فياثمون بسببه وقيل لانه ليس في الغالب من يتفقهه فيغلب عليه الجهل كذا في فتح الباري شرح صحيح البخاري للامام الحافظ ابن حجر العسقلاني **ترجمہ**

اور جمہور اسطرف گئے ہین کہ ولد الزنا کی امامت جائز ہے اور مالک مکروہ جانتے تھے کہ زانی امام مقرر کیا جاوی اور اُسکی وجہ اُنکے نزدیک یہ ہے کہ لوگون کی کلام (نکتہ چینی) کا محل بنتا ہے تو لوگ اُسکے سبب سے گناہ گار ہوتے ہین اور بعض لوگون نے کہا اسلیے کہ غالباً اُسکا تعلیم و تربیت کرنیوالا کوئی نہین ہوتا تو اُسپر جہل غالب ہوتا ہے اسیطرح ہے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین جو حافظ ابن حجر عسقلانی کی تصنیف ہے۔ اب جو لوگ مکروہ کہتے ہین اُنکا مذہب و دلیل سُنیے حنفی مذہب مین یہہ ہے کہ جب اور لوگ بہی ولد الزنا کے سوا پڑہے ہوئے ہون تب امام بنانا اُسکا مکروہ ہے اور جب اور کوئی پڑہا ہوا نہ ہو تب مکروہ نہین درر وكذا الزنا هذا ان وجد غيرهم والا فلا كراهة ترجمہ اور مکروہ ہے امامت حرامزادہ کی یہ (یعنی) ان لوگون کی امامت کا مکروہ ہونا جب ہے اگر انکا غیر موجود ہو اور اگر موجود نہ ہو تو اُسمین کچہ کراہت نہین (بحر) اسی طرح ہے درمختار مین۔ اور امام مالک کے نزدیک ہمیشہ کے لیے امام مقرر کرنا مکروہ ہے کبہی کبہی بنا لینا مکروہ نہین ہے جیسا کہ عبارت مذکورہ فتح الباری سے واضح ہے اب انکی دلیل سنیے پہلی دلیل اُنکی یہہ ہے کہ اُسکا کوئی باپ شفیق نہین ہے کہ تعلیم کرے پس غالب ہے کہ جاہل ہو یہ دلیل ایسی لوچ ہے کہ اسکے رد کرنے کی بہی احتیاج نہین ہے کیونکہ حاصل اُسکا یہہ ہے کہ کراہت بسبب جہل کے ہے پس ولد الزنا ہونیکو کچہہ دخل نہ رہا بلکہ جب جہل نہ رہی تو کلیۃً اسکی امامت کو مکروہ کہنا غلط ہوا بلکہ جیسے اور مسلمان جاہل کی امامت مکروہ ہے اگر یہہ بہی جاہل ہوگا تو اسکی بہی امامت مکروہ ہوگی تو الگ اسکو بیان کرنیکی احتیاج نہین ہے بلکہ اسکو الگ بیان کرنا مضر ہے کہ لوگون کے دلون مین یہہ بات جم گئی کہ ولد الزنا ہونا خود ایسا عیب شرعی ہے جسسے امامت مکروہ ہوتی ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے جو لوگ مکروہ کہتے ہین اُنکا بہی یہہ مذہب نہین ہے تو اس الگ بیان کرنے سے کیسا اعتقاد فاسد لوگون کے دلون مین جما نعوذ باللہ چنانچہ امام طحطاوی حنفی مذہب نے بہی اس دلیل کو لوچ کہا ہے **قوله** وولد الزنا لتنفر الناس عنه وما قيل لانه ليس له اب يؤدبه فيغلب عليه الجهل تعليل بارد

(عینی) کذا فی الطحطاوی ترجمہ اور ولد الزنا کی امامت مکروہ ہے۔ کیونکہ لوگ اُس سے نفرت کرتے ہین
اور یہہ جو بعض لوگون نے اِس کی توجیہ اسطرح کی ہے کہ اُسکا کوئی باپ نہین جو اُنکی تادیب و تربیت کرے
تو اُسپر جہل غالب ہوگا یہہ توجیہ ضعیف و کمزور ہے (یعنی اسیطرح ہے طحطاوی مین۔ دوسرے اسکا تقدم
بلا دلیل ہے فتامل فیہ دوسری دلیل انکی یہہ ہو کہ لوگ اس سے نفرت کرینگے تو اُس سے وہ گناہگار ہونگے
اور جماعت مین تفریق ہوگی وَلِاَنَّ فِی تَقْدِیْمِ هٰؤُلَاءِ تَنْفِیْرُ الْجَمَاعَةِ فَیُکْرَہُ کَذَا فِی
الْہِدَایَۃِ ترجمہ اور اسلیے کہ ان لوگون کے امام بنانے مین جماعت کی نفرت ہے تو اس لیے مکروہ ہے
اسی طرح ہے ہدایہ مین۔ یہہ دلیل بھی مثل دلیل اول کے ایسی ہے ع بلاے جو بین سخت بے تمکین
بود ؛ کیونکہ یہ بات تو ثابت ہے کہ یہہ نفرت لوگون کی بیجا و ظلم ہے کوئی عیب شرعی اس مین قابل
نفرت نہین ہے اور یہ امر مسلم فریقین ہے تو بہلا نفرت بیجا کو مٹانا چاہیے اور لوگون کو ظلم سے
روکنا چاہیے یا اُسکا مسئلہ مقرر کر کے اور نفرت کو قائم و مضبوط کرنا چاہیے اور مظلوم پر ظلم اور
ظالم کی اعانت کرنی چاہیے کوئی صاحب عقل یہہ کہہ سکتا ہے جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
زمانہ مین لوگون نے اُسامہ بن زید کی سرداری مین بیجا طعن کیا تہا اور انکی اطاعت سے نفرت
ظاہر کی تہی۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُن لوگون کو سمجہایا اور اُس بیجا نفرت سے ڈرایا
اور ظلم سے باز رکہا اور اُنکی سرداری قائم رکہی یہ نہ کیا کہ انکی نفرت قائم اور سرداری باطل کردی
بس ولد الزنا مین بہی یہی کرنا چاہیے جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کیا نہ کہ اُسکا
اُلٹا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَیْہِمْ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِیْ اِمْرَتِہٖ فَقَامَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمْرَتِہٖ فَقَدْ کُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمْرَۃِ
اَبِیْہِ مِنْ قَبْلُ وَایْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لِّلْاِمْرَۃِ وَاِنْ کَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ ھٰذَا
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ ترجمہ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انہون نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا
وہ کہتے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا اور اُن پر اُسامہ بن زید کو امیر بنایا تو
لوگون نے انکی امارت مین طعن کیا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم خطبہ پڑہنے کو اٹھ کھڑے ہوئے
اور فرمایا اگر تم اسکی امارت مین طعن کرتے ہو تو پہلے تم اُسکے باپ کی امارت مین طعن کر چکے ہو اور

لمن احب الناس الی بعدہ

قسم بخدا وہ امارت کے لائق تھا اور میری پیارے لوگون مین تھا اور یہہ (اسامہ) اُس کے بعد میرے نزدیک پیارے لوگون مین سے ہے اِسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا پس جو لوگ ولد الزنا کی امامت کو مکروہ کہتے ہین وہ لوگ اعانت علی الظلم کرتے ہین اور اُسپر ظلم کرتے ہین اور عقیدہ فاسد لوگون مین پہیلاتے ہین۔ کما لا یخفی علے من لہ ادنی فہم واللہ اعلم بالصواب قد نمقہ العبد المہیمن محمد یٰسین الرحیم آبادی العظیم آبادی۔ الجواب صحیح والمجیب نجیح حررہ محمد فقیر اللہ پنجابی۔ جواب ہذا صحیح ہے حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ۔ المجیب مصیب محمد حسین خان خورجوی

ابو محمد عبد الوہاب رسول لا داب خادم شریعت

ابو محمد عبد الحق ۱۳۰۵ الوودیانوی

محمد طاہر ۱۳

دسوان فتوے مفقود الخبر کا

سوال کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ ایک شخص مدت چار سال سے مفقود الخبر ہے۔ اُسکی زوجہ حنفیۃ المذہب کو موافق قول امام مالک کے نکاح دیگر کرنا درست ہے یا نہین مکرر گذارش یہہ ہے کہ اگر بعد نکاح کے زوج اول یعنے مفقود الخبر آجاوے تو اس حالت مین یہ عورت زوج اول کو ملے گی یا زوج ثانی کے نکاح مین رہے گی۔ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب **جواب** زوجہ حنفیۃ المذہب کو موافق قول امام مالک کے نکاح دیگر کرنا درست ہے کیونکہ قول امام مالک کا مستند ہے قول خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے علیکم بسنتی وسنت خلفاء الراشدین حنفیہ کے نزدیک بہی مسلم ہے قال الامام مالک فی الموطا عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب قال ایما امرأۃ فقدت زوجہا فلم تدر این ھو فانہا تنتظر اربع سنین ثم تعتد اربعۃ اشھر وعشرا ثم تحل۔ ترجمہ یحیی بن سعید نے روایت کی ہے وہ سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہین کہ عمر بن خطاب نے فرمایا جو عورت اپنے خاوند کو گم کرے کچہ معلوم نہو کہ وہ کہان ہے پس وہ عورت چار سال تک انتظار کرے پہر چار مہینے دس دن عدت کرے پہر وہ حلال ہو جاتی ہے۔ اور بعد نکاح ثانی کے زوج اول مفقود الخبر اگر

اُجا وے تو اسکو نہیں پہنچتی قَالَ مَالِكٌ وَإِنْ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا فَدَخَلَ بِهَا زَوْجُهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ فَلَا سَبِيْلَ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ إِلَيْهَا ترجمہ امام مالک نے کہا اور اگر بعد گذرنے عدت اُسنے نکاح کر لیا اور خاوند نے اُس سے صحبت کی یا نہیں تو اگلے خاوند کو اُسپر کچھ اختیار نہیں -
اور شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی اسکو مسوی میں اسیطرح تحریر کیا ہے فقط واللہ اعلم بالصواب

الجواب صحیح دالرائے نجیح

سید محمد نذیر حسین ١٢

ابو محمد عبد الحق ١٣

سید محمد عبد السلام عفی عنہ ١٢

ابو محمد عبد الوہاب رسول الاداب خادم شریعت

قد صح الجواب واللہ اعلم بالصواب حررہ ابو محمد عبد الرؤف البہاری المانفوری۔ عبد الرؤف ١٣٠٣ جواب ہذا صحیح ہے حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ

جواب صحیح ہے ابو علی محمد۔۔ عبد الرحمن اعظم گڈہی المبارک فوری - الجواب صحیح نمقہ محمد یس الرحیم آبادی ثم العظیم آبادی

اقول یہ ہے مذہب حضرت عمر و عثمان و عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کا اور تابعین میں سے نخعی اور زہری اور مکحول اور عطا اور شعبی رحمہم اللہ کا کذا فی فتح الباری شرح صحیح البخاری و تلخیص امام رافعی وغیرہما اور اسپر فتویٰ ہے محققین حنفیہ کا مثل طحطاوی و شامی و صاحب جامع الرموز و صاحب خزانۃ العلماء و صاحب فتاوی حسب المفتین کا قال فی حسب المفتین قَوْلُ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَعْمُوْلٌ بِهٖ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ وَهُوَ اَحَدُ قَوْلَيِ الشَّافِعِيِّ وَلَوْ اَفْتَى الْحَنَفِيُّ بِذٰلِكَ يَجُوْزُ فَتْوَاهُ لِاَنَّ عُمَرَ قَضٰى هٰكَذَا فِي الَّذِيْ اسْتَهْوَتْهُ الْجِنُّ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَفٰى بِهٖ اِمَامًا وَلِاَنَّهُ مَنَعَ حَقَّهَا بِالْغَيْبَةِ فَيُفَرِّقُ الْقَاضِيْ بَيْنَهُمَا بَعْدَ مُضِيِّ هٰذِهِ الْمُدَّةِ اعْتِبَارًا بِالْاِيْلَاءِ ... فِي الْعَدَدِ وَبِالْعِنَّةِ فِي السَّنَةِ عَمَلًا بِالشَّبَهَيْنِ انتهى كَلَامُهُ لَوْ اُفْتِيَ بِهٖ فِيْ مَوْضِعِ الضَّرُوْرَةِ يَنْبَغِيْ اَنْ لَا بَاْسَ بِهٖ كَذَا فِي الطَّحْطَاوِيِّ وَرَدِّ الْمُحْتَارِ وَخِزَانَةِ الْعُلَمَاءِ وَغَيْرِهَا وَاِنْ شِئْتَ التَّفْصِيْلَ فَارْجِعْ اِلَى الرِّسَالَةِ الْمُسَمَّاةِ بِمَسَائِلِ اَرْبَعٍ لِلْاُسْتَاذِ الْمُحَقِّقِ وَالْحَبْرِ الْمُدَقِّقِ الْمُشْتَهِرِ فِي الْمَشْرِقَيْنِ وَفِي الْمَغْرِبَيْنِ مَوْلَانَا السَّيِّدِ مُحَمَّدٍ نَذِيْرِ حُسَيْنٍ لَا زَالَتْ فُيُوْضَاتُهُ هَاطِلَةً اِلٰى بَقَاءِ الْمَلَوَيْنِ ترجمہ حسب المفتین میں کہا

ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول اس مسئلہ مین معمول بہا ہے اور وہ امام شافعی کے دو قولون مین
سے ایک قول ہے اور اگر حنفی اسکا فتوی دے تو اسکا فتوی صحیح ہے کیونکہ عمرؓ نے اسطرح فتوی دیا ہے
اس شخص کے بارہ مین جسکو مدینہ مین جن اچک لے گئے تھے اور وہ امام ہین کافی ہے اُنکی امامت دوسرے
اسواسطے کہ اُسنے گم ہوکر اُسکا حق تلف کیا ہے تو قاضی اس مدت کے گذرنیکے بعد ان مین جدائی کریگا۔
ایلاء پر قیاس کرکے گنتی مین اور عنین کے مسئلہ پر قیاس کرکے سال مین دونون شبہون پر عمل کرنے
کے لیے۔ تمام ہوا کلام اُسکا۔ اور اگر ضرورت کی جگہون مین اُسپر فتوی دیا جاوے تو لائق ہے
کہ اسکا کچھ مضائقہ نہو اسیطرح ہے طحطاوی اور رد المحتار اور خزانۃ العلماء وغیرہ مین۔ اور
اگر تو اس مسئلہ کی تحقیق چاہتا ہے تو ہمارے اُستاذ محقق عالم لائق جو مشرق اور مغرب مین مشہور
ہین یعنے مولوی سید محمد نذیر حسین کے رسالہ کی طرف رجوع کر کہ جسکا نام مسائل اربع ہے
حررہ ابو القاسم محمد عبد الرحمن الفنجابی اللاہوری غفر اللہ تعالی لہ ولاساتذتہ ولجمیع المؤمنین
قد اصاب من اجاب حررہ ابو عبد اللہ محمد فقیر اللہ المتوطن ضلع شاہپور
المجیب مصیب. محمد حسین خان خورجوی۔ الجواب صحیح

محمد طاہر ۱۳

محمد تلطف حسین ۹۲
رسول الثقلین ۱۲
خادم شریعت

گیارہوان فتوے جگہہ روکنے کا مسجدون مین

سوال کیا فرماتے مین علماء دین ومفتیان شرع متین ان دو مسئلون مین کہ بعض مساجد مین مثل
جامع مسجد وغیرہ کے صلوۃ تراویح وجمعہ وعیدین کے لیے جگہہ روکنا جیسا کہ عام دستور اس شہر
مین ہے کہ جو شخص آتا ہے وہ دوپٹہ یا پگڑی یا چادر وغیرہ ڈالکر اپنے احباب کے واسطے جو ابھی تک مسجد
مین نہین آئے ہین اُنکے لیے دور تک جگہہ روک لیتا ہے اور دوسرے شخص کو اُس جگہہ بیٹھنے
نہین دیتا اور اگر کوئی اُس جگہہ بیٹھ جاتا ہے تو اُس سے جھگڑتا ہے اور لڑتا ہے اور مار پیٹ
اور خون نکلنے تک نوبت پہونچتی ہے یہ امر جائز ہے یا نہین اور جاے روکنے والا عند الشرع گنہگار
ہوتا ہے یا نہین دوسرا یہ کہ کوئی شخص مسجد مین آکر بیٹھا اور پھر کسی حاجت شرعی یا اور کسیواسطے
اُٹھہ گیا اور کپڑا وغیرہ صرف اپنی ہی جگہہ پر چھوڑ گیا یعنے جتنی جگہہ مین بیٹھا تھا اس لیے کہ وہی شخص

اُس جاے کا مستحق ہے اور دوسرے شخص کو نہین بیٹھنے دیتا یہ امر جائز ہے یا نہین و نیز امام متولی و مہتمم مسجد جنکو اختیار ہے کہ ایسی خلاف حرکات سے نمازیون کو روک سکتے ہین بالکل اسطرف توجہ نہین کرتے اُنکے حق مین شرع شریف کیا حکم دیتی ہے بیّنوا بالکتاب افتونا کم الثواب فی یوم الحساب

الجواب ان الحکم الا للہ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا۔ اسطرح جگہہ روکنا مساجد مین ہرگز جائز نہین اور ایسے کام کرنیوالا خطاکار گنہگار ہے اسلیے کہ مساجد سب خاص حقتعالی شانہ کی ہین اُن مین کسیکا استحقاق دوسرے سے زیادہ نہین سب برابر ہین قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا ترجمہ بیشک مسجدین اللہ کی ہین سو نہ پکارو ساتھہ اللہ کے کسی کو قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ سَوَآءَ نِ الْعَاکِفُ فِیْہِ وَ الْبَادِ ط وَ مَنْ یُّرِدْ فِیْہِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْہُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ترجمہ برابر ہے اسمین وہان کا رہنے والا اور باہر کا اور جو شخص اُسمین بیراہی کرنا چاہے ظلم سے ہم اسکو دردناک عذاب مین سے چکھا دینگے۔ پس کوئی شخص سبقت کرکے آیا تو بقدر اپنے جلوس کے جس محل مین بیٹھ گیا اُس محل کا مستحق ہوگیا کہ کسی کو اُسکا اُٹھا دینا وہان سے درست نہین اور اگر وہ زیادہ جگہہ روکے گا تو البتہ اُسکو دوسرا آنے والا لیویگا کیونکہ حصہ اُسکا اُسکو جائز نہیں کردہ حق دوسرے حاضر کا ہے چنانچہ حدیث بخاری و مسلم کی ناطق ہے وَھُوَ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثُمَّ یُخَالِفُ اِلٰی مَقْعَدِہٖ فَیَقْعُدُ فِیْہِ وَ لٰکِنْ یَقُوْلُ تَفَسَّحُوْا اُسْتُحِقَّ عَلَیْہَا ترجمہ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قول ہے نہ اُٹھاوے کوئی اپنے بھائی کو دن جمعہ کے پھر اُس کے بیٹھنے کی جگہہ مین خود بیٹھ جاوے ولیکن یون کہے کشادہ ہو بیٹھو۔ پس اول منطوق حدیث سے استحقاق سابق کا اور اُسکو اُٹھانے کی حرمت ثابت فرمائی اور آخر حدیث سے زیادہ جگہہ لینے کی ممانعت سابق کو اور اُس زیادہ کا لے لینا دوسرے حاضر کو ارشاد فرمایا کیونکہ اگر زیادہ کا کوئی مستحق نہ ہوتا تو کلمہ تفسحو اکہکر کسطرح اپنی جگہہ اُس سے نکال سکتا کہ وہ پہلے سے آیا ہوا تہا پس ظاہر ہوگیا کہ اگر زائد جگہہ کہین ہو تو حاضر اُسکو لیوے کیونکہ حاضر اُسکا مستحق ہے اور سوا اس دلیل قوی کے اور دلیل حکم امر مسئولہ مین یہہ بہی کہ ایک وقت جب صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی جناب مین خاص آپ کے لیے منی مین مکان بنانے کو عرض کیا تو آپنے فرمایا کہ لا مِنیٰ مُناخُ مَن سَبَق
یعنے میرے لیے مکان مت بناؤ کہ منی فرودگاہ سابق کے لیے ہے اور درصورت بنانے مکان کے
تخصیص بانی کی ہو جاتی ہے اور حصر محل کا قبل از حضور حاضر لازم آتا ہے اور منی اس حکم
مساوات تصرف عامہ مین مثل مسجد کے ہے کما لا یخفی علی الماہر الفطین پس ظاہر ہوا کہ ایسے اماکنہ یعنی
مکانو مین کسیکو پہلے سے جگہہ کا روکنا روا نہین جو شخص آتا جائے اپنی جگہہ لیتا جائے نہ یہہ کہ
اپنے اقارب اور احباب کے لیے جائے خاص کر رکہے اور کپڑے ڈالکر روکے رکہے کیونکہ یہہ فعل
ایک نوع کا ظلم ہے دیکہو تو کہ خود حضرت فخر عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی اپنی ذات پاک کے لیے
اسکو پسند نہین فرمایا پہر اور کسی کی تو کیا حقیقت رہی اور بارہا دیکہنے آئے مین خاص ایسے اماکنہ مبارکہ مین
کرنی اور خون جاری کر دینا تو سراسر نفس و شیطان کی پیروی ہے اور شناعت اور حرمت اسکی ظاہر
ہے نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا جواب مسئلہ ثانی کا یہہ ہے کہ جو شخص پہلے سے
اگر بضرورت کے لیے اپنا کپڑا رکہکر چلا جاوے سو اگر یہہ شخص حاجت ضروری کے لیے مثلا وضو یا
استنجا کرنے کو گیا ہے تو البتہ یہ مستحق اس جگہہ کا اول ہو چکا تہا اب بہی وہی احق ہے یعنی حقدار
ہے بدلیل حکم حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا
قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ ترجمہ
جب آدمی کسی مجلس سے اٹہے پہر وہان لوٹ کر آوے تو وہ لائق تر ہے ساتہہ اسکے روایت
کیا اسکو ابو داؤد نے اپنی سنن مین۔ ہان اگر وہ بہی جگہہ کو حبس کرکے اپنے اور کار و بار اور گیر و دار
دنیاوی کے لیے چلدیا تو اب وہ مستحق نہ رہا بلکہ مثل اور غیر حاضرون کے ہے چنانچہ حدیث بنا
منے سے معلوم ہو سکتا ہے بعد اسکے مخفی نرہے کہ جتنے امور منکرہ شنیعہ قبیحہ مساجد مین
ہوتے ہین اگر متولی مسجد یا امام اور مہتمم اس کے جو ایسے امور کے دفع کرنے اور رد کرنے پر قادر
ہین اور جانکر انکا ازالہ اور رد نکرینگے تو وہ بہی گنہگار اور ماخوذ ہونگے لقولہ علیہ
الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَا مِنْ رَجُلٍ فِي قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ
يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُونَ إِلَّا أَصَابَهُمُ اللهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَمُوتُوا رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ ترجمہ واسطے فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین کوئی شخص کسی قوم

ضمیمہ مسائل ضروریہ فرمودۂ فتوے محفل مولود فاتحہ وغیرہا

سوال کیا فرماتے ہین علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ مولود خوانی ومدح سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی ہیئت سے کہ جس مجلس مین امردان خوش الحان خوانندہ ہون وزیب وزینت وشیرینی وروشنیہای کثیرہ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اشعار مین مخاطب حاضر ہون جائز ہے یا نہین؟ اور قیام وقت ذکر ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جائز ہے یا نہین اور حاضر ہونا مفتیان دین کا ایسی مجلس مین جائز ہے یا نہین اور نیز بروز عیدین وشبرات وپنجشنبہ وغیرہ کے آب طعام سامنے رکھکر اسپر فاتحہ وغیرہ ہاتھہ اٹھاکر پڑھنا اور ثواب اسکا اموات کو پہونچانا جائز ہے یا نہین اور نیز بروز سوم میت کے لوگون کو جمع کرکے قرآن خوانی وکلمہ طیبہ چنیون پہنون پر پنج آیت کے وشیرینی تقسیم کرنا بحدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جائز ہے یا نہین بینوا توجروا جواب انعقاد محفل میلاد اور قیام وقت ذکر پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرون ثلثہ سے ثابت نہین ہوا پس یہ بدعت ہے اور علی ہذا القیاس روز عیدین وشبرات وغیرہ عیدین وپنجشنبہ وغیرہ مین فاتحہ مرسومہ ہاتھہ اٹھاکر یا نہین گیا البتہ نیابۃً عن المیت بغیر تخصیص ان امور مرقومہ سوال کی للہ مساکین فقرا کو دیکر ثواب پہونچانا اور دعا استغفار کرنے مین امید منفعت ہے اور ایسا ہی حال سوم دہم چہلم وغیرہ اور پنج آیت اور چنیون اور شیرینی وغیرہ کا عدم ثبوت حدیث اور کتب دینیہ سے ہے خلاصہ یہہ کہ یہ بدعات مخترعات نامسنونہ شرعیہ ہین۔ حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ . . . .

زہے شرف حبیبہ کو مین شبیر لیف حسین ۱۲۹۳ | طفیل نبی الٰہی بخش | محمد محمود ۱۲۹۲ | مدرس اول دیوبند محمد یعقوب ۱۲۹۰

محمد عبد الحمید دہلوی ۱۲۹۰ | زاحمد سید ابو المحامد محمد ۱۲۹۵ | اصاب المجیب احمد حسن ۱۲۹۲ | الجواب صحیح کتبہ محمد احسن صدیقی

. . . . الجواب صحیح ومنکرہ قبیح محمد مراد علی عفی عنہ (احمد حسن صدیقی) الجواب صحیح محمد محمود دیوبندی عفی عنہ

جوابات سب صحیح ہین قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ . . . . ترجمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ مین ہے جواب ہذہ المسئلۃ صحیحۃ حسن علی عفی عنہ۔ کتبہ الفقیر محمد عبد الخالق دیوبندی عفی عنہ این مسائل حق اند نزد فقیر محمد موسی الجواب صحیح محمد ابو الحسن عفی عنہ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت یہہ اعتقاد رکھنا کہ جہان مولود پڑہا جاتا ہے وہان تشریف لاتے
ہین شرک ہے ہر جگہہ موجود خدا تعالی ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی صفت دوسرے کو عنایت نہین فرمائی
واللہ اعلم۔ عبد الجبار عمر پوری عفی عنہ مدرس مدرسہ مطلع العلوم میرٹھ۔ ایسی مجلس ناجائز ہے اور اس
مین شریک ہونا گناہ ہے اور خطابات جناب فخر عالم علیہ السلام کو کرنا اگر حاضر ناظر جانکر کرے
کفر ہے ایسی محفل مین جانا اور شریک ہونا ناجائز ہے اور فاتحہ بہی خلاف سنت ہے اور سیوم بھی
کہ یہہ سب ہنود کی رسوم مین البتہ ثواب پہونچانا اموات کو بلا قید روا ہے اسکا مضایقہ نہین فقط
واللہ تعالی اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ الجواب صحیح بعون اللہ الملک الوہاب۔ فقیر محمد حسین
دہلوی۔ البتہ یہہ امور شرع سے ثابت نہین ہوئے۔ احمد حسن عفی عنہ مدرس ثانی سہارنپوری
بعد الحمد والصلوۃ کے ہویدا ہو۔ کہ التزام مجلس میلاد بلا قیام روشنی و تقاسیم شیرینی و قیودات
لایعنی کے ضلالت سے خالی نہین ہے وعلی ہذا القیاس سوم و فاتحہ مروجہ امر کہ قرون ثلثہ مین نہین
پائی گئی چنانچہ ملا علی قاری فرماتے ہین قَالَ الطِّيبِيُّ فِيهِ مَنْ أَصَرَّ عَلَى أَمْرٍ مَنْدُوبٍ
جَعَلَهُ عَزْمًا وَلَمْ يَعْمَلْ بِالرُّخْصَةِ فَقَدْ أَصَابَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْإِضْلَالِ فَكَيْفَ
مَنْ أَصَرَّ عَلَى بِدْعَةٍ أَوْ مُنْكَرٍ هٰذَا مَحَلُّ تَذَكُّرِ الَّذِينَ يُصِرُّونَ عَلَى الْاِجْتِمَاعِ فِي الْيَوْمِ
الثَّالِثِ لِلْمَيِّتِ وَيَرَوْنَهُ أَرْجَحَ مِنَ الْحُضُورِ لِلْجَمَاعَةِ وَنَحْوِهَا ترجمہ طیبی نے کہا اس حدیث
مین یہہ مسئلہ ہے کہ جو شخص ایک مستحب کام پر اصرار کرتا ہے اور اُسے لازم بنا لیتا ہے اور رخصت
پر عمل نہین کرتا تو شیطان اُسکے گمراہ کرنے سے کامیاب ہوا اور جب مستحب کام کا یہہ حال ہے
تو جو شخص بدعت یا ناجائز کام پر اصرار کرتا ہے اُسکا کیا حال ہوگا۔ یہان اُن لوگون کے نصیحت لینے
کا محل ہے جو میت کے لیے تیسرے دن جمع ہونے پر اصرار کرتے ہین اور جماعت وغیرہ نیک کامون
مین حاضر ہونے سے اُسے ترجیح دیتے ہین۔ پس ایسے مقامات مین اتقیا کیا عوام مومنین کو
کو بہی شامل ہونا جائز نہین ہے ان امور کے بدعت ہونے مین کوئی شک نہین محمد امیر باز خان
اس کا ثبوت احادیث سے واضح ہے۔ عزیز حسن عفی عنہ امور مذکورہ مین شامل ہونا
ناجائز ہے۔ کیونکہ یہہ امور منکرات سے ہین۔ مشتاق احمد

بارہوان فتوےٰ اس امر کا کہ یا رسول اللہ کہنا کیسا ہے

سوال کیا فرماتے ہین علماء دین کہ یا رسول اللہ کہنا جائز ہے یا نہین بعض علماء اسکو جائز کہتے ہین اور بڑی بڑی دلیلین پیش کرتے ہین بینوا توجروا **جواب** اوباب علم پر مخفی نہین کہ کسی کو ندا کرنی یعنے پکارنا جب ہی ہو سکتا ہے کہ وہ شخص یا لذات یا بالوسطہ اُس پکار کو سنے بالذات یہہ کہ اپنے کان سے سُنے یعنے وہان پر حاضر ہو اور بالوسطہ یہ کہ خط مین لکھے اور خط اُس شخص کو پہنچے یا کسی کی معرفت جیسا کہ عرف مین ہے کہ خطون مین مخاطب کو ندا کرتے ہین اور جو شخص کہ نہ حاضر ہو اور نہ بواسطہ خط یا کسی کے اسکو خبر دیجاوے ایسے شخصکو اگر کوئی پکارے تو سوائے احمق کے اور کیا کہا جائیگا جیسے کوئی شخص دہلی مین رہ کر اس شخص کو جو لکھنو مین ہے پکارے کہ اے فلان تو سوائے دیوانے کے اور لوگ اُس کو کیا کہینگے پس ندا کرنی یعنے یا فلان کہنے کے لیے ضرور ہے کہ یا وہ شخص خود اپنے کانون سے سُنتا ہو یا بذریعہ خط یا کسی شخص کی اُسکو اُس پکار کی خبر ہو ورنہ ندا صحیح نہین ہے کما لا یخفی پس یا رسول اللہ کہنا جب ہی درست ہو سکتا ہے کہ یا یہہ امر ثابت ہو کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود سنتے ہین اور انکو غیب کی خبر ہے یا کوئی شخص انکو اُس پکار کی خبر دیتا ہے۔ اور ان دونون باتون مین سے ایک بات بھی ثابت نہین ہے بلکہ بالکل غلط ہے۔ اول اس سبب کہ ہر جگہہ سے سُننا اور غیب کی بات جاننا سوائے اللہ کے اور کسی کی صفت نہین ہے اگر کوئی شخص سوائے اللہ کے دوسرے مین بھی یہ صفت ثابت کرے تو وہ مشرک ہے قطعًا فرمایا اللہ تعالی نے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ الآیۃ ترجمہ اور اُسی کے پاس ہین غیب کی کنجیان اُنکو کوئی نہین جانتا مگر وہی۔ اور جانتا ہے جو کچہ خشکی اور سمندر مین ہے آخر آیت تک قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ الآیۃ ترجمہ تو کہہ مین تم سے یہہ نہین کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہین اور نہ مین غیب کی بات جانتا ہون آخر آیت تک قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ الآیۃ ترجمہ اور کہہ مین مالک نہین اپنی جان کے لیے نفع کا نہ نقصان کا

مگر جو چاہے اللہ اور اگر مین غیب جانتا ہوتا البتہ بہلائی بہت سمیٹ لیتا اور مجہے برائی کبہی نہ پہونچتی آخر آیت تک۔ اور اللہ تعالی مقام مدح مین اپنے فرماتا ہے جو اختصاص پر دلالت کرتا ہے آلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ مَا یَکُوۡنُ مِنۡ نَّجۡوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ہُوَ رَابِعُہُمۡ وَلَا خَمۡسَۃٍ اِلَّا ہُوَ سَادِسُہُمۡ وَلَاۤ اَدۡنٰی مِنۡ ذٰلِکَ وَلَاۤ اَکۡثَرَ اِلَّا ہُوَ مَعَہُمۡ اَیۡنَ مَا کَانُوۡا الآیۃ ترجمہ کیا تو دیکہتا نہین کہ اللہ تعالی جانتا ہے جو کچہ آسمانون مین ہے اور جو کچہ زمین مین ہے نہین ہوتی کانا پہوسی تین شخصون کی مگر وہ انکا چوتہا ہے اور نہ پانچ کی مگر وہ انکا چہٹا ہے۔ اور نہ کم اس سے نہ زیادہ مگر وہ انکے ساتھ ہے جہان وہ ہون آخر آیت تک۔ اور اس مضمون کی بیسیون آیتین اور حدیثین ہین کہ ہر جگہہ سے ثابت ہے غیب جاننا اللہ ہی کا کام ہے غیر کو مجال نہین ہے اور سارے علماء اور اہل سنت اسکو مانتے ہین اور ساری کتب دینیہ اس سے مملو ہین۔ کہانتک مین نقل کرون یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے منجملہ ان حدیثون کے ایک حدیث کوثر کی ہے کہ بعض اصحاب طالب آب کوثر آئینگے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماوینگے آنے دو انکو یہ میرے اصحاب ہین تب فرشتے کہینگے لَا تَدۡرِیۡ مَا اَحۡدَثُوۡا بَعۡدَکَ تو آپ ہی یہہ فرماوینگے سُحۡقًا سُحۡقًا لِمَنۡ غَیَّرَ بَعۡدِیۡ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کو علم غیب نہین ہے ورنہ انکے محدثات کو جان لیتے اور دوسرا امر بہی کہین ثابت نہین ہے کہ جو کوئی یا رسول اللہ کہتا ہو تو انکی یہ پکار حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پہونچائی جاتی ہے جو اسکا مدعی ہے ثابت کرے حدیث مین سیکڑون جگہہ آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اقرار کرتے ہین اس امر کا کہ مین غیب نہین جانتا ہون پہر یا رسول اللہ کہنا صریح شرک نہین تو کیا ہے جو اسکے جواز کا مدعی ہے اسکو لازم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یا صحابہ سے اس امر کو ثابت کرے ورنہ بیڈہ شرک دین مین بلا دلیل کوئی بات نہ نکالے اور جاہلون کو گمراہ نہ کرے نعوذ باللہ منہا اب کٹہ ملا وہ دلیلین ذکر کرتا ہون جنسے وہ یا رسول اللہ کہنا درست بتاتے ہین پہر اسکا جواب شافی بیان کرتا ہون دلیل اول یہہ کہ قرآن مین نداہے وہ اللہ تعالی اپنے رسول کو پکارتا ہے اور اس پکار کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بواسطہ جبرئیل کے ہوتی تہی۔ کیونکہ قرآن جبرئیل لیکر آتے تہے اور مسلمان جو پڑہتے ہین وہ اللہ کا کلام نقل کرتے ہین خود مسلمان

ندا نہیں کرتے کہ استدلال ممکن ہو جیسے کوئی شخص دوسرے کا خط پڑہے تو جو اُس خط کا مضمون ہے وہ پڑہنے والے کا نہیں ہوگا بلکہ خط والے کا ہے اس سے دلیل پکڑنا حمق نہیں ہے تو کیا ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ التحیات میں پڑہتے ہیں السلام علیک ایہا النبی یہ ندا نہیں ہے، تو کیا ہے اُسکا جواب وہی ہے کہ یہہ بہی کلام اللہ تعالیٰ کا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج میں خطاب کرکے فرمایا تہا مسلمان اُسی کی نقل کرتے ہیں چنانچہ حدیث معراج میں مفصلاً مذکور ہے غرض کہ کہیں حدیث میں نہ فقہ میں جائز لکہا ہے کہ یا رسول اللہ کہے۔ جائز کہنے والے کو ضرور ہے کہ کتب معتبرہ میں دکہا دے ورنہ عقیدۂ فاسدہ سے باز آوے واللہ اعلم بالصواب قد نمقہ العبد المسکین محمد یٰس الرحیم آبادی عفی عنہ الجواب صحیح فقیر محمد حسین الجواب صحیح ابو القاسم محمد عبد الرحمن تغمدہ اللہ تعالیٰ بالغفران۔

صورت مسئولہ میں معلوم کرنا چاہیے کہ ہر فرد وبشر پر لازم ہے کہ اتباع تمام افعال و اقوال میں رسول مقبول و صحابہ کرام کی کرے اور یہہ بہی واضح ہو کہ جیسے اتباع رسول کریم کی جمیع امور میں جو آپنے کیے ہیں لازم ہے ویسی ہی اُن میں جو جو افعال آپ نے نہیں کیے اور جو اقوال آپنے نہیں فرمائے اور نہ کسی صحابہ کرام کو بطور ورد و وظیفہ کے تعلیم کیے اُن میں بہی اتباع لازم ہے کما افادہ الشیخ عبد الحق الحنفی المحدث الدہلوی اور یہ بہی اظہر من الشمس ہے کہ جسقدر صحابہ کرام کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت تہی کسی فرد بشر کو نہوئی ہوگی۔ کیونکہ صحابہ کرام فرماتے ہیں لَمْ یَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْہِمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَکَانُوْا اِذَا رَاَوْہُ لَمْ یَقُوْمُوْا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاہِیَتِہٖ لِذٰلِکَ کَذَا فِی الْمِشْکوٰۃِ وَھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ ترجمہ کوئی شخص صحابہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ محبوب نہ تہا اور صحابہ کا دستور تہا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہتے کہڑے نہ ہوتے کیونکہ جانتے تہے کہ آپ اس کام کو ناپسند کرتے ہیں۔ اسی طرح ہے مشکوٰۃ شریف میں اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یا رسول اللہ کہنا نہ صحابہ سے ثابت ہے اور تابعین اور تبع تابعین اور نہ کسی چاروں اماموں سے اور جو کام قرون ثلثہ میں مروج نہیں ہوا وہ بدعت ہے اور کرنیوالا اُسکا گمراہ ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ ترجمہ جسنے ہمارے اس کام (یعنی دین)

من کوئی نئی بات نکالی وہ نئی نکالی ہوئی بات مردود ہے۔ کذا فی البخاری ومسلم وغیرہ من کتب
الحدیث تو لامحالہ غیر اللہ کو غائبًا خواہ رسول ہو یا ولی ہو یا شہید مردہ ہو یا زندہ پکارنا ہرگز ہرگز درست
نہین ہے جو کرے وہ گمراہ ہے جمیع مؤمنین کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ بھائیو درود شریف
بہت پڑھا کرو کیونکہ حضرتؐ فرماتے ہین جو ایک بار درود شریف مجھپر پڑھتا ہے اُسپر اللہ کی
رحمت دس بار ہوتی ہے یارسول اللہ کہنے مین اللہ ورسول ہرگز راضی نہین ہوتے۔ حررہ
العاجز ابو محمد عبد الوہاب الفنجابی

محمد طاہر ۱۳

سید عبد السلام غفرلہ ۱۳

ابو محمد عبد الوہاب ۱۳
رسول الاواب
خادم شریعت

ابو محمد عبد الحق ۱۳

محمد یوسف ۱۳

عبد الرؤف ۱۳

جواب ہذا صحیح ہے حسبنا اللہ بس حفظہ اللہ

تیرہوان فتوےٰ احکام انگوٹھے چوم کر آنکھون سے لگانیکا

سوال کیا فرماتے ہین علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ اکثر لوگ اذان مین
جب اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا جاتا ہے یا جمعہ کے خطبہ مین جب اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ
دِیْنَ مُحَمَّدٍ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ ترجمہ یا اللہ اُس شخص کی مدد کر جو محمد صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی مدد کرے اور اس شخص کا ساتھ چھوڑدے جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے دین کا ساتھ چھوڑے۔ آتا ہے تو انگوٹھے چوم کر آنکھون سے لگا لیتے ہین یہ فعل کیسا ہے کتب
احادیث وفقہ یا قول ائمہ سے پایا جاتا ہے یا نہین۔ اور اگر کہین سے اسکا جواز ثابت نہیں
تو اسکے کرنیوالے کیسے ہین اور بعض یہہ کہتے ہین کہ اس فعل سے آنکھہ کی روشنی تیز ہوتی ہے
اور اسکو محمودہ رسول بتلاتے ہین اسکا بھی کچہ پتہ حدیث وفقہ مین کہین لگتا ہے یا نہیں
بینوا توجروا الجواب وہو الموفق للصواب صورت مرقومہ مین معلوم کرنا چاہیے کہ دنیا
فانی ہے چند روز کی زندگانی ہے مرنا برحق ہے جہانتک ہوسکے اتباع جمیع امور مین
سُنت سرور کائنات کا ہونا چاہیے کیونکہ فلاح دارین اسی مین ہے اور اپنی طرف سے
ایجاد ہرگز نہ کرنا چاہیے اگرچہ وہ عند الطبع مرغوب ومستحسن ہو جیسے کہ یہی امر یعنے تقبیل ابہام

وغیرہ جہال عوام کالانعام بلکہ بعض بعض خواص کے نزدیک بھی بہتر واحسن معدود وشمار کیا جاتا ہے۔
حالانکہ یہہ امر یعنے چومنا انگوٹھون وغیرہ کا عند التاذین باعتماد قول الخطیب اللہم انصرمن نصر دین محمد
نہ صحابہ کرام نے مع انہ لم یکن شخص احب الیہم منہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کما جاء فی الحدیث اور نہ کسی امام
نے ائمہ اربعہ مین سے کیا اور جو فعل نہ حضرت سے ثابت ہو اور نہ صحابہ کرام سے اور نہ ائمہ اربعہ سے
تو وہ کام بدعت ومردود ہوتا ہے قَالَ الْإِمَامُ الْجَلِيْلُ السَّيُوْطِيُّ اَلْاَحَادِيْثُ الَّتِيْ رُوِيَتْ
فِيْ تَقْبِيْلِ الْاَنَامِلِ وَجَعْلِهَا عَلَى الْعَيْنَيْنِ عِنْدَ سِمَاعِ اِسْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُؤَذِّنِ
فِيْ كَلِمَةِ الشَّهَادَةِ كُلُّهَا مَوْضُوْعَاتٌ انتہی مافی الرِّسَالَةِ الْمُسَمَّاةِ بِتَيْسِيْرِ الْمَقَالِ لِلْإِمَامِ
الْكَبِيْرِ الشَّيْخِ جَلَالِ الدِّيْنِ السُّيُوْطِيِّ رح یعنے جسقدر حدیثین دربارہ چومنے انگوٹھون وغیرہ
کے لوگ نقل کرتے ہین سب کی سب موضوع اور بناوٹی اور جھوٹی ہین اور ماہرین فن لکھتے چلے آتے
ہین کہ یہہ حدیثین بے اصل ہین اور پایہ صحت کو نہین پہنچین كَذَا قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ طَاهِرِ الْحَنَفِيُّ
وَمُلَّا عَلِيُّ الْقَارِيُّ الْحَنَفِيُّ وَالشَّيْخُ الشَّوْكَانِيُّ الْمُحَدِّثُ وَغَيْرُهُمْ فِيْ كُتُبِهِمُ الْمَشْهُوْرَةِ الْمَنْسُوْبَةِ
اِلَيْهِمْ **ترجمہ** اسی طرح کہا شیخ ابن طاہر حنفی اور ملا علی قاری حنفی نے اور شیخ شوکانی محدث
وغیرہ علما نے اپنی مشہور تصنیفون مین جو انکی طرف منسوب ہین۔ اور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
اپنے فتوی تقبیل العینین مین فرماتے ہین کہ جو شخص اس فعل کو سنت جان کر کرے وہ مبتدع اور
کرنا اسکا بدعت ہی اور بہت علما ماہرین اس فعل کو بدعت کہتے ہین بخوف طول ترک کیا اور
مولانا الشیخ یعقوب چرخی نے خیر الجاری شرح صحیح البخاری مین صاف صاف اس فعل کو بدعت
لکھا ہے الغرض یہہ فعل ہرگز درست نہین ہے بلکہ بدعت ہے۔ **اقول**۔ افسوس صد افسوس مسلمان
دینداردن پر کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود تعلیم فرمایا کہ یہہ اذان کے وقت یا اس کے
بعد کہا کرو اسکو ترک کیا اور اپنی طرف سے ایجاد بہت سی باتین کر لین حضرت نے فرمایا ہے کہ
جیسا موذن کہتا ہے ویسی ہی کہو تمام گناہ صغائر معاف ہو جاوینگے بعد ختم اذان کے درود
شریف پڑہے اور یہہ دعا یعنے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ
مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ ترجمہ اے اللہ
رب اس پکار پوری کے اور نماز کھڑی ہونیوالی کے دے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی

اور اُٹھا انکو مقام محمود مین جسکا تونے اُن سے وعدہ کیا ہے۔ پس یہانتک پڑہے حضرتؐ کی شفاعت اُسکے
لیے واجب ہوجاوے گی اور بعض لوگ وَعَدتہٗ کے پیچھے اور چند کلمات پڑہتے ہین وہ درست وثابت
نہین ہین کیونکہ کسی صحیح حدیث شریف مین نہین آئے اور جو بعض لوگ اذان کے بعد یعنے کلمہ
لا الہ الا اللہ کے محمد رسول اللہ زیادہ کرکے پڑہتے ہین یہ بہی نادرست ہے یعنے محمد رسول اللہ
قرآن شریف وغیرہ مین آیا ہے ولیکن خاص اس محل مین شارع سے ثابت نہین ہوا جو امر شارع
سے ثابت ہو وہی کرنا چاہیے نہ یہہ کہ اپنی طرف سے ایجاد کرلینا یہ بہت مذموم ہے جیسا کہ حدیث
شریف مین آیا ہے کہ جب عطاس یعنے چہینک کوئی لیوے تو کہے الحمد للہ اور سننے والا کہے
یرحمک اللہ یہ شارع کا حکم تہا تو صحابہ کرام کے وقت ایک شخص نے الحمد للہ السلام علیکم کہا عطاس
لے کر تب سالم صحابی نے فرمایا وعلیک وعلی امک یعنی تیری مان پر اور تجہپر سلام ہو پس وہ شخص
کچھ خفا سا ہوا تب سالم نے فرمایا کہ بہائی خفا کیون ہوتے ہو مینے کچھ بیجا کلمہ نہین کہا اسیطرح حضرتؐ
کے پاس ایک شخص نے کہا تہا جیسا کہ تونے بعد چہینک کے کہا۔ تو حضرتؐ نے بہی ایسا ہی کہا جیسا کہ
مینے کہا تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ محل سلام کہنے کا نہین ہے کذا فی الترمذی
وابی داؤد والمشکوۃ وغیرہا من کتب الحدیث ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ عبد اللہ بن عمر کے پاس ایک
شخص نے چہینک لی بعدہ اُس نے کہا الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ تو عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا
ہم بہی کہتے ہین کہ سب تعریف اللہ پاک کو ہی اور درود رسول اللہ پر ہے ولیکن یہ محل درود
وغیرہ کا نہین ہے جسطرح حضرتؐ نے تعلیم کی ہے یعنے الحمد للہ کہنا چاہیے ویسا ہی کرو اور یہہ
ہمکو حضرتؐ نے نہین تعلیم کیا اس محل پر کذا فی المشکوۃ۔ اب ارباب فطانت پر مخفی نرہے کہ
معاذ اللہ کچھ محمد رسول اللہ کا انکار نہین ہے ولیکن غرض یہ ہے کہ اسکا یہ محل نہین ہے اُس
محل مین وہ ادعیہ واذکار جو وارد ہین اُن کو کہنا چاہیے اور شیخ عبد الحق حنفی دہلوی نے
بہی یہی لکہا ہے کہ محمد رسول اللہ کا یہ محل موقعہ نہین ہے کہنا نادرست ہے کذا فی اشعۃ اللمعات
شرح المشکوۃ للشیخ عبد الحق الحنفی الدہلوی انتہی اب معلوم کرنا چاہیے کہ مسنون طریقہ بعد اذان
کے یہہ ہے اول تو جسطرح موذن کہے سُننے والا بہی ویسا ہی کہے یعنے جب موذن کہے
اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا بہی اسیطرح کہے جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو وہ بہی یوں

ہی کہے جب مؤذن اشہد ان محمد رسول اللہ کہے تو سننے والا بھی اشہد ان محمد رسول اللہ کہے اور
انگوٹھے وغیرہ نہ چومے کیونکہ یہہ بدعت ہے کما مر اور مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے تو سننے والا کہے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور جب حی علی الفلاح کہے تو سننے والا کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم اور بعض بوقت سننے ان دو کلمہ کے یعنے حی الصلوٰۃ و حی علی الفلاح کہتے ہین ماشاء اللہ کان
وما لم یشاء لم یکن یہ نادرست اور بے اصل بات ہے کذا فی شرح الشیخ عبد الحق الحنفی الدہلوی اور
جب مؤذن اللہ اکبر کہے تو سننے والا بھی اللہ اکبر کہے اور جب مؤذن کہے لا الہ الا اللہ تو سننے والا
بھی لا الہ الا اللہ کہے بس اور محمد رسول اللہ نہ ملاوے کیونکہ یہ محل نہین ہے بلکہ بدعت ہی افسوس
جہالت نے ایسا زور پکڑا ہے کہ جو حق بات ہے وہ ناحق اور باطل معدود کیجاتی ہے اور جو بات باطل اور
بے اصل ہے وہ مروج اور دائرہ حق مین شمار کی جاتی ہے سچ فرمایا ہے رسول مقبول نے کہ جب سنت کی
جگہہ بدعت اور بے اصل بات قائم کیجائے تو سنت تو نیست و نابود ہو جاتی ہے اور بے اصل بات
گڑ اور جم جاتی ہے کذا فی المشکوٰۃ حقیقت مین یہی حال ہے سنت متروک اور بدعت مروج ہو رہی
ہے اور جب تکبیر مین قد قامت الصلوٰۃ کہے تو سننے والا اقامہا اللہ وادامہا کہے اور کچھ نہ کہے اور باقی
کلمات کا جواب جیسا اوپر مذکور ہوا ویسا ہی کہے اور جب مؤذن الصلوٰۃ خیر من النوم کہے تو سننے
والا بھی الصلوٰۃ خیر من النوم کہے اور کچھہ نہ کہے یعنی صدقت و بررت وغیرہ نہ کہے کیونکہ اسکا ثبوت
حدیث مین نہین ہے پس بعد فراغت جواب مؤذن درود شریف اور دعا مذکورہ بالا پڑھے اور
اپنے یا غیر کے لیے جو دعا مانگے قبول ہوگی یہ مسنون طریقہ ہے باقی بدعت ہے فقط واللہ اعلم بالصواب
والیہ المرجع والمآب حررہ العاجز ابو محمد عبد الوہاب الفنجابی الجہنگوی ثم الملتانی نزیل الدہلی
تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی فی اواخر شہر اللہ المحرم سنہ ۱۳۰۶

سید محمد عبد السلام غفر لہ ۱۲

ابو محمد عبد الوہاب ۱۳۰۰ رسول الاداب خادم شریعت

عبد الجبار بن عبد اللہ ۱۲۰۰

عبد الرؤف ۱۳۰۳

ابو محمد عبد الحق ۱۳۰۵

لودیانوی

عبد الجبار حیدرآبادی

جواب صحیح ہے نمقہ محمد الحسن الرحیم آبادی العظیم آبادی عفی عنہ جواب صحیح ہے حررہ العاجز محمد فقیر اللہ

الفجابی۔ جواب ہذا صحیح ہے حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ اور بعض لوگ دعا اذان مین والدرجہ
الرفیعۃ بہی بڑہا دیا کرتے ہین اور الصلوۃ خیر من النوم کے جواب مین صدقت وبررت وبالحق
نطقت کہتے ہین اسکی بہی کوئی اصل نہین بلکہ جواب مین بہی ویسا ہی کہنا چاہیے جیسا کہ موذن
کہتا ہے مگر جہان تصریح ہو وہان ویسا ہی کہے اپنی طرف سے ایجاد نہ کرے محمد طاہر سلہٹی

محمد طاہر ۱۳ محمد یوسف ۱۳

چودہوان فتوےٰ احکام ولایت نابالغہ مین

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین کہ ایک لڑکی نابالغہ کے دو ولی ہین ایک اقرب یعنی نزدیک
دوسرا ابعد اور ولی ابعد ہمیشہ سے اُس لڑکی کی خبر گیری کرتا رہا اور ہر طرح سے سلوک اور پرورش کیا
اور نہایت شفقت کے ساتھہ رکہا اور دیندار عاقل بہی ہے اور ولی اقرب نے کبہی اُس سے سروکار
نہ رکہا اور کچہ بہی خبر نہ لی اور کچہہ شفقت کا اثر اُس پر نہین ہے اور فاسق اور بیہودہ ہے اب ولی
ابعد اُسکا ایک اچھی جگہہ نکاح کرنا چاہتا ہے تو ولی قریب مانع ہے اس مین سراسر نقصان
لڑکی کا متصور ہے آیا اُسکا منع کرنا صحیح ہے یا نہین اور بغیر اجازت اُسکے نکاح ولی ابعد کرسکتا
ہے یا نہین۔ بینوا توجروا **جواب** جاننا چاہیے کہ بناء ولایت کی شرع مین صغیرن
کی خیر خواہی وشفقت پر ہے اور ولی کی عقل پر تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ صغیرن کی عقل ناقص
وغیر تام ہوتی ہے اگر اُن کو تصرفات کا اختیار حاصل ہو تو بسبب بے عقلی کے بہت اپنا نقصان
کرین اسلیے اُنکو سارے تصرفات جانی ہو مثل نکاح ومالی سے مثل بیع وہبہ وغیرہا کے شارع نے
مجبور کیا اور اُنکی باگ ایک ایسے شخص کے ہاتھہ مین دیدی جو اُنکا سب سے زیادہ شفیق وخیر خواہ وعاقل
ہے تاکہ اُن کے حق مین جو امر بہتر اُسکی عقل مین آوے کرے اور مضر سے باز رکہے الحاصل مین
سراسر لحاظ وخیال بہبودی صغیرن کا ہے۔ اسی سبب سے جو شخص اگرچہ بالغ ہو مگر مسرف
واحمق وبے عقل ہو تو اسکو بہی شارع نے بلحاظ اُسی مآل اندیشی کے جو صغیرن مین تہی
سارے تصرفات مین مجبور وممنوع کیا باب الحجر للفساد قال ابو حنیفۃ لا یحجر

عَلَى الْعَاقِلِ الْبَالِغِ السَّفِيهِ وَتَصَرُّفُهُ فِي مَالِهِ جَائِزٌ وَإِنْ كَانَ مُبَذِّرًا مُفْسِدًا يُتْلِفُ مَالَهُ فِيمَا لَا غَرَضَ لَهُ فِيهِ وَلَا مَصْلَحَةَ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ يُحْجَرُ عَلَى السَّفِيهِ وَيُمْنَعُ مِنَ التَّصَرُّفِ فِي مَالِهِ لِأَنَّهُ مُبَذِّرٌ مَالَهُ بِصَرْفِهِ لَا عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي يَقْتَضِيهِ الْعَقْلُ فَيُحْجَرُ عَلَيْهِ نَظَرًا لَهُ اعْتِبَارًا بِالصَّبِيِّ بَلْ أَوْلَى لِأَنَّ الثَّابِتَ فِي حَقِّ الصَّبِيِّ احْتِمَالُ التَّبْذِيرِ وَفِي حَقِّهِ حَقِيقَتُهُ وَلِهَذَا مُنِعَ عَنْهُ الْمَالُ - كَذَا فِي الْهِدَايَةِ ترجمہ باب بیان میں روکنے کے تصرف سے مال میں واسطے فساد تبہ کاری کے امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں عاقل بالغ خفیف العقل پر روک کی جاوے اور اُسکا تصرف اپنے مال میں جائز ہے اگرچہ ہو فضول خرچ تبہ کار اپنے مال کو ایسے کاموں میں ضائع کرتا ہے جنمیں اُس کی کوئی غرض اور مصلحت نہیں اور ابو یوسف رح اور محمد رح کہتے ہیں اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے کہ سفیہ پر روک کیجاوے اور اپنے مال میں تصرف کرنے سے منع کیا جاوے کیونکہ وہ مسرف ہی اپنے مال کو برخلاف مقتضائے عقل اُڑاتا ہے تو بحکم شفقت اُسپر حجر (روک) کیجاوے نابالغ لڑکے پر قیاس کر کے بلکہ اُسکا روکنا لڑکے سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ لڑکے کو حق میں جو ثابت ہے وہ فضول خرچی کا احتمال ہے اور اسکے حق میں اُسکی حقیقت ثابت ہی اسی وجہ سے مال اُس سے روکا گیا (ھدایہ) اور اُسکا نام ولی رکھا کیونکہ ولی لغت میں دوست خیرخواہ کو کہتے ہیں تسمیہ میں بھی مقصود تنبیہ کی بَابُ الْوَلِيِّ وَهُوَ لُغَةً خِلَافُ الْعَدُوِّ وَشَرْعًا الْبَالِغُ الْعَاقِلُ الْوَارِثُ كَذَا فِي الدُّرِّ الْمُخْتَارِ مُلَخَّصًا وَلَنَا مَا ذَكَرْنَا مِنْ تَحَقُّقِ الْحَاجَةِ وَوُفُورِ الشَّفَقَةِ كَذَا فِي الْهِدَايَةِ فِي بَابِ الْوِلَايَةِ ترجمہ باب بیان میں ولی کے اور ولی کے معنے لغت میں خلاف دشمن کے ہیں (یعنے ولی وہ ہے جو دشمن نہ ہو) اور شرعاً بالغ عاقل وارث کو کہتے ہیں (خلاصہ درمختار) اور ہماری دلیل وہ ہے جو ہمنے ذکر کی یعنے حاجت کا ہونا اور بہت شفقت کا (ھدایہ باب الولایہ) اسی سبب سے ولی عاقل کو بنایا غیر کو نہیں جیسا کہ عبارت درمختار سے ظاہر ہے کما لا یخفی علی الماہر بالشریعۃ ہ واسطے ولی کو صرف اُن تصرفات کا اختیار ہے جن میں صغیرین کا نفع متصور ہو اور جن میں سراسر ضرر صغیرین کا ہے اُس سے ولی کو منع کیا ہے۔ اور اجازت نہیں دی ہے جیسے کہ صغیرین کے مال کو عاریت دینا یا ہبہ کرنا یا اُس کا مال ہے۔ اپنے

ہبہ کا عوض لینا لِاَنَّہٗ یَمْلِکُ عَلَیْہِ الدَّائِرَ بَیْنَ النَّافِعِ وَالضَّارِّ فَاَوْلٰی اَنْ یَّمْلِکَ
النَّافِعَ انتہی مَا فِی الْھِدَایَۃِ ترجمہ کیونکہ وہ ایسے تصرف پر مختار ہے جسکے نافع اور ضار
ہونیکا احتمال ہے پس ایسے تصرف کا مختار ہونا اولی ہے جو محض نافع ہے وَلَیْسَ لِلْاَبِ اِعَارَۃُ
مَالِ طِفْلِہٖ لِعَدَمِ الْبَدَلِ کَذَا فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ شَرْحِ تَنْوِیْرِ الْاَبْصَارِ ترجمہ اور باپ کو یہہ
اختیار نہین کہ لڑکے کا مال عاریت دے واسطے نہ ہونے بدل کے (در مختار) وَلَا یَجُوْزُ لِلْاَبِ
اَنْ یُّعَوِّضَ عَمَّا وُھِبَ لِلصَّغِیْرِ مِنْ مَّالِہٖ کَذَا فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ ترجمہ اور باپ کو یہہ اختیار نہین کہ لڑکے
کو جو ہبہ کیا جاوے اُس کا عوض لڑکے کے مال مین سے دیوے (در مختار) اسی سبب سے جب ولی
خائن اور مفسد اور نقصان کرنے والا ہو یعنے صغیر سن کا اُسکی ولایت مین ضرر متصور ہو اگرچہ باپ
ہو تو ولی نہین رہے گا ولایت سے موقوف کیا جاوے گا۔ اَلْاَبُ وَلِیٌّ اَشْفَقُ مَا لَمْ یَکُنْ مُفْسِدًا
وَخَائِنًا وَمُتَّھِمًا کَذَا فِی الْفَتَاوٰی الْغِیَاثِیَّۃِ ترجمہ باپ ولی اشفق ہے جب تک تبہ کار خائن
اور نفسانی خواہشات مین پھنسا ہوا نہ ہووے (فتاوی غیاثیہ) کیونکہ غرض ولایت کی مفقود ہو گئی
کما مر سابقًا اور اسی سبب سے ولایت مین لحاظ قرب قرابت کا رکہا جو سب سے صغیر سن کے قریب
ہے از روے قرابت کے اُسکو ولی بنایا پہر اقرب فالاقرب کیونکہ اقرب مین باعتبار ابعد کے زیادہ
شفقت متصور ہے وَالتَّرْتِیْبُ فِی الْعَصَبَاتِ فِیْ وِلَایَۃِ النِّکَاحِ کَالتَّرْتِیْبِ فِی الْاِرْثِ فَالْاَبْعَدُ
مَحْجُوْبٌ بِالْاَقْرَبِ۔ کَذَا فِی الْھِدَایَۃِ ترجمہ اور ولایت نکاح مین عصبون کی ترتیب بہی
ایسی ہی ہے جیسے وراثت مین اُنکی ترتیب ہے پس اقرب کے ہوتے ہوئے ابعد محجوب ہوگا (ھدایہ)
خلاصہ اس تقریر کا یہ ہوا کہ جس کو زیادہ شفقت ہو وہی ولی ہوگا بنا ولایت کی شفقت پر ہے جس مین
شفقت قاصر ہے وہ مقابلہ مین اوسکے جسکی شفقت کامل ہے ولی نہین ہو سکتا۔ اسی سبب سے
بہائی وغیرہ کی ولایت لازم نہین کیونکہ اُنکی شفقت قاصر ہے وَلَھُمَا اَنَّ قَرَابَۃَ الْاَخِ نَاقِصَۃٌ
وَالنُّقْصَانُ یُشْعِرُ بِقُصُوْرِ الشَّفَقَۃِ لِیَتَطَرَّقَ الْخَلَلُ اِلَی الْمَقَاصِدِ کَذَا فِی الْھِدَایَۃِ ترجمہ
اُن دونون کی دلیل یہہ ہے کہ بہائی کی قرابت ناقص ہے اور قرابت کا ناقص ہونا قصور شفقت کی
دلیل ہے کیونکہ قصور شفقت سے مقاصد مین خلل واقع ہوگا (ھدایہ) پس جب بات ثابت
ہو گئی کہ بنا ولایت کی شفقت و نفع صغیر سن پر ہے کما لا یخفی علی من لہ ادنی درایۃ تو مین کہتا ہ

ہون کہ صورت مسئولہ مین ولی اقرب کی عدم شفقت و ولی ابعد کی شفقت کالشمس فی نصف النہار واضح ولائح ہے کیونکہ اگر اُسکو کچہ بہی شفقت و محبت ہوتی کبہی کبہی ضرور نابالغون کی خبرگیری کرتا اور بالکل بے سروکار نہ رہتا اُسکا اسطرح بے تعلق رہنا صراحۃً بے شفقتی پر دال ہے کما لایخفی علی من لہ ادنی تامل اور نابالغہ کا ضرر بہی اُس کی ولایت مین متصور ہے جیساکہ سوال سے ظاہر ہے اور حالانکہ مقصود ولایت سے نفع صغیر مین کا ہے نہ کہ ضرر کما مر مفصلاً و مدللاً۔ پس کیونکر وہ اقرب ولی ہوسکتا ہے۔ کما لایخفی علی من تفقہ لله فی الدین۔ علاوہ اسکے وہ فاسق بہی ہے۔ اور عالمگیری مین ہے کہ اگر باپ و دادا فاسق ہون تو اُنکی ولایت نہین ہے قاضی نکاح کردے غَابَ الوَلِیُّ اَوْعَضَلَ اَوْکَانَ الاَبُ وَالجَدُّ فَاسِقَانِ فَلِلقَاضِی اَنْ یُّزَوِّجَہَا مِنْ کُفْوٍ کَذَا فِی وَجِیْزِ الکُرْدَرِیِّ۔ کَذَا فِی الفتاوی العالمگیریۃ۔ ترجمہ ولی کہین چلاگیا یا اُسنے نکاح سے روکا یا باپ اور دادا فاسق (بدمعاش) تہے تو قاضی کو اختیار ہے کہ کفو سے اُسکا نکاح کردے ایسا ہی ہے وجیز کردری مین (فتاوی عالمگیریہ) واللہ اعلم بالصواب۔ قد حررہ العاجز المہین محمد لیس الرحیم آبادی ثم العظیم آبادی۔ الجواب صحیح کتبہ ابومحمد عبدالرحمن الفنجابی

سید محمد عبدالسلام غفرلہ | محمد یوسف ۱۳ | عبدالرؤف ۱۳ | ابومحمد عبدالحق ۱۳۰۵

ابومحمد عبدالوہاب رسول الاداب خادم شریعت | محمد طاہر ۱۳ | جواب ہذا صحیح ہے حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ

ابوالقاسم محمد عبدالرحمن غفرلہ الرحمان

بند ہون متواس امر کا کہ رفعیدین کرنے والے اور جوتیان پہنکر نماز پڑہنے والیکو مسجد سے نکالدینا ثواب ہے یا گناہ

اِنَّمَا المُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ

ترجمہ بیشک مومن آپس مین ایک دوسرے کے بہائی ہین تو اپنے بہائیون کے درمیان صلح کرادو۔ سوال و جواب حق جو و حق گو۔ سوال اول رفعیدین کرنیوالے اور پاک جوتیان پہنکر نماز پڑہنے والے

کواہی مسجد مین نماز پڑہنے نہ دینا اور مسجد سے نکالدینا سلام وکلام ترک کرنا۔ برادری سے الگ کر دینا
کتنا بڑا ثواب یا گناہ ہے **سوال دوم** زید ایک بڑا کامل ولی اللہ ہے عمرو نے قسم کہائی کہ اگر مین
زید سے کلام کرون تو میری بیوی پر طلاق ہے بعد فوت ہونے زید کے عمرو نے نادم ہو کر کہا
کہ اے زید مین تجہہ سے کلام کرتا ہون میرا قصور معاف کر عمر کی بیوی پر طلاق پڑی یا نہ۔ بینوا
توجروا **جواب سوال اول** رفعیدین اور پاک جوتیون سے نماز پڑہنا کوئی جرم شرعی نہین
جسپر مسجد سے روکنا وغیرہ تکلیفات محرمہ اتفاقیہ جائز ہوسکین مسجد مین نماز پڑہنے سے روکنا ایسا بڑا جرم
شرعی ہے کہ چوری زناکاری حرام خوری وغیرہ گناہون سے کئی درجہ بڑہکر ہے فرمایا اللہ تعالی نے
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ الاٰیۃ۔ سورۂ بقرہ۔ رکوع ۱۴ ترجمہ اور کون ہے بڑا ظالم
اُس سے (یعنے اُس سے بڑا دنیا مین کوئی ظالم نہین) جس نے روکا اللہ کی مسجدون سے۔ اُن مین اللہ کا
نام لینے سے اور کوشش کی اُنکے اجاڑنے مین (بہ سبب روکنے نمازیون کے جن سے مسجدونکی
کی آبادی ہے) اُن لوگون کو جائز نہین تہا داخل ہونا ان مسجدون مین مگر ڈرتے ہوئے
(نہ ایسی جراءت سے) دنیا مین اُنکے واسطے خواری ہے اور آخرت مین اُنکے واسطے بڑا عذاب
ہے ہان اگر کوئی مسجد مین صلوۃ غوثیہ پڑہے یا یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا ذکر کرے
یا المدد یا شیخ فلانے پکارے یا ایسا ہی کوئی کام شرک کا کرے یا کوئی فعل محرم مثل غیبت
ودشنام وبہتان کا دفتر مسجد مین کہول بیٹہے تو البتہ مسجد سے نکالے جانیکا مستحق ہے فرمایا
اللہ تعالی نے اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔ سورہ جن۔ رکوع ۱ ترجمہ
اور مسجدین خاص واسطے ذکر اللہ کے ہین پہر نہ پکارو مسجدون مین ساتھ اللہ کے کسیکو اور بےجرم
شرعی مسلمان بہائی سے سلام وکلام ترک کرنا بڑا بہاری گناہ ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو حلال نہین چہوڑنا سلام وکلام اپنے بہائی کا
تین دن سے زیادہ پہر جسنے چہوڑا زیادہ تین دن سے پہر مرگیا داخل ہوا دوزخ کی آگ مین اور
کہا ابو ہریرہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کُہلتے ہین دروازے جنت کے
دن پیر کے اور دن جمعرات کے بخشا جاتا ہے ہر ایک بندہ کو جو نہین شریک کرتا اللہ کے ساتھ
کسی چیز کو پر اُس مرد کو (نہین بخشا جاتا) کہ ہے درمیان اُسکے اور بہائی اُسکے کے کینہ پہر کہا

جاتاہے کہ انکو مہلت دو جب تک آپس مین صلح کر لین بلکہ رفع یدین کرنا پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ثابت
ہواہے اور جو امر دینی پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ثابت ہواہے وہ داخل ہے اللہ تعالی کے اتارے
ہوئے حکم مین اور جس نے اللہ تعالی کے اتارے ہوئے حکم کو برا جانا وہ کافر ہوا اور اس کے سب نیک عمل
ضائع ہوئے الرفع ثابت من الرسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم وکل ما ثبت من الرسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
فہو حکم اللہ وکل من کرہ حکم اللہ فہو کافر فکل من کرہ الرفع فہو کافر اسکا نتیجہ یہی ہوا کہ جسنے برا جانا رفع
یدین کو وہ کافر ہوا اور جب کافر ہوا تو اسکا نکاح بہی ٹوٹ گیا اور اسیطرح سمجھو ہر ایک سنت کو جو ثابت
ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عائشہ رض نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چھہ
شخصون کو لعنت کی مین نے اور اللہ تعالی نے اور ہر ایک پیغمبر مستجاب الدعوات نے اور ان چھہ مین سے
ایک تارک سنت کو بہی گنا ہے ملا علی قاری حنفی نے اس حدیث کی شرح مین کہا ہے کہ تارک سنت سے
مراد وہ شخص ہے جو خفیف اور ہلکا جانکر اور بے پرواہی سے ترک کرے وہ بیشک کافر و ملعون ہے اور جو
سستی سے ترک کرے اسپر تغلیظا و تشدیدا لعنت فرمائی ہے ثم رایت فی معروضات المفتی ابی السعود
سؤالا ملخصہ ان طالب العلم ذکر عندہ حدیث من احادیث النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فقال اکل احادیث النبی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صدق یعمل بہا فاجاب بانہ یکفر اولا بسبب استفہامہ الانکاری وثانیا بالحاقہ الشین
بالنبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم وفی کفرہ الاول عن اعتقاد یحکم بتجدید الایمان ولا یقتل والثانی یفید
الزندقۃ فبعد اخذہ لا یقبل توبتہ اتفاقا وقبلہ اختلف فی قبول توبتہ فعند ابی حنیفۃ تقبل فلا یقتل وعند
بقیۃ الائمۃ لا تقبل ویقتل حدا ترجمہ در مختار مین کہا ہے پہر شیخ مفتی ابو سعود کی معروضات مین ایک سوال دیکھا
اس سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک طالب علم کے پاس نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیثون مین سے ایک
حدیث کا ذکر آیا اس نے کہا کہ وہ کیا سب حدیثین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سچی ہوا کرتی ہین اور
انپر عمل کیا جاوے مفتی نے جواب دیا کہ وہ کافر ہوا اول بسبب استفہام انکاری کے اور دوسرا
اس کلام مین پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جناب مین عیب لگانے سے پہلی کفر اعتقادی مین
تجدید ایمان کا حکم کیا جاوے قتل نہ کیا جاوے ۔ اور دوسرے کفر سے اسکا زندیق ہونا ثابت
ہوتا ہے باتفاق مجتہدین کے گرفتاری کے بعد اسکی توبہ قبول نہین سزا اس کی قتل ہے اور قبل
گرفتاری کے توبہ مین اختلاف ہے ابو حنیفہ رح کے نزدیک اسکی توبہ قبول کیجائے قتل نہ کیا جائے

حدیث مشکوۃ صفحہ ۲۰ مین ہے

اور باقی اماموں کے نزدیک اُسکی توبہ قبول نہین قتل کیا جاوے خدا کے بندو غور کرو اپنے بزرگون کو دیکھو
اتنی سود ادبی پر کیسی بڑی سخت سزا تجویز فرمائی ہے تم کس خواب غفلت مین سوئے ہو کس ورطہ خطرناک
مین پڑے ہو سُنت کو بُرا جاننے پر کس مذہب کی کس کتاب مین تم نے وعدہ انعام اُخروی لکھا
پایا ہے نہ بُرا جاننے مین تمہارا کیا نقصان ہوتا ہے ملا لوگ پیٹ کے مارے تم کو طیش مین لا کر
اور گرم کر کے کچھ کما کھاتے ہین کیا خوب حلال کمائی ہے حدیث پر عمل کرنے سے عداوت کرتے ہین
توبہ کرواتے ہین اگر عامل بالحدیث نے توبہ کر لی تو انکا بھائی بنا نہ کی تو دشمن ہو مورد ہزارہا ہزار طعن وتشنیع
وبہتان ٹھہرا یہ عداوت اُنکی در اصل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اگر عامل بالحدیث سے ہوتی تو بعد ترک عمل زائل
نہ ہوتی اور سبب اُسکا اغواء شیطانی ہے شہوت بطن کی راہ سے نہ حمایت اسلامی اگر حمایت اسلامی ہوتی
تو فساق زانی شرابی حرام خور سود خور رشوت خور تارک نماز تارک زکوۃ تارک حج تارک تقسیم میراث بحکم
شرع رافضی نیچری کیسر شاہی ڈاڑہی منڈا۔ ہندو آریہ برہمو کسی کے مقابلہ مین تو ظہور پکڑتی سب
مخالفین اسلام سے تو درگذر یا شیر وشکر اور عامل بالحدیث سے عداوت سبحان اللہ حمایت اسلامی
اسی کا نام ہے ثبوت رفع یدین بخاری نے کہا ہے ہم سے حدیث بیان کی محمد بن مقاتل نے
اُسنے کہا ہمکو خبر دی عبد اللہ بن مبارک نے اُس نے کہا ہم کو خبر دی یونس نے اُس نے زہری سے زہری
نے کہا ہمکو خبر دی سالم بن عبد اللہ نے اُس نے عبد اللہ بن عمر رضی سے اس نے کہا مینے دیکھا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کھڑے ہوئے نماز مین اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے یہانتک کہ برابر ہوئے
اُنکے کندہون کے اور ایسا ہی کرتے تھے جب تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور ایسا ہی کرتے تھے جب
سر اُٹھاتے رکوع سے اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اور نہین کرتے تھے یہ کام سجدہ مین اور اسی مضمون
کی حدیث ہے مسلم کی صفحہ ۱۶۸ جلد اول مین موطا امام مالک کے صفحہ ۲۵ مین ترمذی کے صفحہ ۳۶ مین
سنن ابوداؤد کے صفحہ ۱۰۳ مین سنن نسائی کے صفحہ ۱۴۷ و ۱۶۸ مین سنن ابن ماجہ کے صفحہ ۱۳۱
مین مشکوۃ کے صفحہ ۷۶ مین بخاری کی شرح قسطلانی مین کہا ہے کہ پچاس صحابیون نے اس حدیث
کو روایت کیا ہے ترمذی نے چودہ صحابیون کا نام لیا ہے مسک الختام مین چوبیس کا ابن قیم
نے زاد المعاد مین کہا ہے کہ تیس صحابیون نے اسکو نقل کیا ہے سفر السعادت مین کہا ہے کہ چار سو
حدیث اور اثر اس بارہ مین صحت کو پہنچا ہے اور اس جہان سے رحلت فرمانے تک پیغمبر خدا

اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسی پر عمل تہا صفحہ ۱۵ جسقدر احادیث اس سنت کے بارہ مین کتب احادیث مین موجود
ہین کسی اور سنت کے بارہ مین کم ہونگی جب اسقدر شافی کافی ووافی ثبوت انکو کفایت نہین کرتا تو
خدا جانے کس قدر ثبوت ہو تو یہہ لوگ قبول کرین ثبوت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کا خدا تعالی
کا حکم ہونیکا فرمایا اللہ تعالی نے وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا
سورہ حشر ترجمہ جو دے تمکو رسول اللہ سو لیلو اور جس سے منع کرے اُس سے باز رہو۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ
الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى سورۂ نجم (ع) ترجمہ یہہ رسول اللہ اپنے نفس کی خواہش سے کچہ
نہین کہتا جو کہتا ہے وہ سب اللہ ہی کا حکم ہے ثبوت اللہ تعالی کے اُتارے ہوے حکم کو بُرا جاننے
سے کافر ہو جانیکا اور حبط عمل کا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ۔ سورہ محمد (ع)
ترجمہ یہ اُنکے عمل کہو دینا اسواسطے ہے کہ انہون نے بُرا جانا اُس حکم کو جو اُتارا اللہ نے پہر ضائع کر دیے
اللہ تعالی نے عمل اُنکے **دلیل** جوتیون مین نماز پڑہنے کی ابی مسلمہ سعید بن یزید نے کہا
کہ مینے انس بن مالک سے پوچہا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جوتیون مین نماز پڑہا کرتے
تہے اُس نے کہا ہان پڑہا کرتے تہے رشداد بن اوس نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا خلاف کرو یہود کا وہ جوتیون اور موزون مین نماز نہین پڑہتے۔ ابو سعید خدری نے کہا
کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑہ رہے تہے کہ ناگہان اپنی جوتیان
اتار دین لوگون نے بہی دیکہہ کر اتار ڈالین نماز سے فراغت پاکر آپ نے پوچہا کہ تم نے اپنی جوتیان
کیون اتارین انہون نے عرض کیا کہ آپ کو دیکہہ کر آپ نے فرمایا مجہکو جبریل نے آکر خبر دی کہ تیری
جوتیون مین پلیدی ہے مینے اسواسطے اتاری ہین جب تم مین سے کوئی مسجد مین آوے تو جوتیون
کو دیکہہ لے اگر ان مین پلیدی نظر آوے تو انکو زمین سے گہسکر صاف کرلے اور انہین مین نماز
پڑہے اسی مضمون کی اور بہی حدیثین ہین منیہ کی شرح کبیری مین لکہا ہے وفیھا الصلوۃ فی
النعلین تفضل علی صلوۃ الحافی اضعافا مخالفۃ للیھود کبیری شرح منیہ صفحہ ۲۴
ترجمہ جوتیون مین نماز پڑہنا کئی درجہ زیادہ فضیلت رکہتا ہے ننگے پاؤن نماز پڑہنے سے۔
واسطے مخالفت یہود کے اور ابو سعید خدری کی حدیث کے اخیر مین پلید جوتیون کو پاک کرنیکا بیان
بہی ہو چکا بعضے لوگ دوستانہ نصیحت کرتے ہین کہ یہہ امور اگرچہ سنت تو ہین مگر لوگ ان باتون

سے چڑتے اور شور کرتے ہین اسواسطے انکار کرنا بہتر ہے ارے مہربانون تہین مہربانی کرو چڑہنا اور شور
کرنا چہوڑدو چڑ ہنا تو کوئی فرض واجب سنت مستحب نہین جس کے چہوڑنے مین تمہارا کچہ نقصان ہوتا
ہے تہین بہی یہی طرف ضعیف نظر آئی ہے شور کرنے والون کو کیون نصیحت نہین کرتے ہو کہ شور
نہ کیا کرین امر شرع سے چڑہنا اور شور کرنا ایمان سے بعید ہے خدا اور رسول پر ایمان لائے ہو یا
رواج ملک پر تمہاری مصلحتون نے تو ملک سے دین کا نام بہی کہو دیا جواب سوال دوم بعد فوت
ہونیکے کلام کرنے سے قسم نہین ٹوٹتی اور طلاق نہین پڑتی کنز مین کہا ہے اِنْ ضَرَبْتُكَ اَوْ
كَسَوْتُكَ اَوْ كَلَّمْتُكَ اَوْ دَخَلْتُ عَلَيْكَ تَقَيَّدَ بِالْحَيٰوةِ - کنز ترجمہ کہ اگر کسی نے قسم کہائی
کہ اگر مین تجہکو مارون یا کپڑے پہناؤن یا تجہ سے کلام کرون یا تیرے پاس داخل ہون تو یہ سب
قسمین مقید ہونگی ساتہ زندگی کے اگر زندہ سے یہ کام کریگا تو قسم ٹوٹیگی مردہ سے کریگا تو نہ ٹوٹے گی - ہدایہ
مین کہا ہے مَنْ قَالَ اِنْ ضَرَبْتُكَ فَعَبْدِيْ حُرٌّ فَهُوَ عَلَى الْحَيٰوةِ ہدایہ ترجمہ جس نے کہا اگر
مین تجہکو مارون تو میرا غلام آزاد اگر زندہ کو مارے گا تو غلام آزاد ہو جاوے گا مرنیکے بعد مار یگا
تو آزاد نہین ہوگا مستخلص مین کہا ہے وَكَذٰلِكَ لَوْ قَالَ اِنْ كَلَّمْتُكَ فَعَبْدِيْ حُرٌّ فَكَلَّمَهٗ بَعْدَ
مَوْتِهٖ لَا يَحْنَثُ مستخلص ترجمہ اگر کسی نے کہا اگر مین تجہسے کلام کرون تو میرا غلام آزاد پہر
اُس کے مرنے کے بعد اس سے کلام کی تو قسم نہ ٹوٹے گی اور غلام آزاد نہ ہوگا - اور پہر ہدایہ مین کہا
ہے لِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ مِنَ الْكَلَامِ الْاِفْهَامُ وَالْمَوْتُ يُنَافِيْهِ ہدایہ ترجمہ کلام سے
مقصود ہوتا ہے سمجہانا اور موت اسکی منافی ہے مردہ نہ سنتا ہے نہ سمجہتا ہے اور مستخلص مین
کہا ہے کہ مارنے سے مقصود ہوتا ہے بدن کو درد پہونچانا اور مردہ اس قابل نہین پہر قبر کے
عذاب کا اعتراض کر کے اسکا جواب دیا ہے اور ایسا ہی ادنی سے لیکر ہر ایک فقہ کی کتاب
مین کتاب الایمان باب الیمین فی القتل والضرب وغیرہ نکالکر دیکہ لے جسکا جی چاہے صاحب
الغرائب فی تحقیق المذاہب امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے یون روایت کرتے ہین رَاَى الْاِمَامُ
اَبُوْ حَنِيْفَةَ مَنْ يَّاْتِي الْقُبُوْرَ لِاَهْلِ الصَّلَاحِ فَيُسَلِّمُ وَيُخَاطِبُ وَيَتَكَلَّمُ وَيَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ
هَلْ لَكُمْ مِنْ خَبَرٍ وَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ اَثَرٍ اِنِّيْ اَتَيْتُكُمْ وَ اَتَيْتُكُمْ مِنْ شُهُوْرٍ وَلَيْسَ سُؤَالِيْ مِنْكُمْ اِلَّا
الدُّعَاءَ فَهَلْ دَرَيْتُمْ اَمْ غَفَلْتُمْ فَسَمِعَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ يُخَاطِبُ بِهِمْ فَقَالَ هَلْ اَجَابُوْا

لکَ قالَ لا نقالَ سُحْقًا لَکَ وَ تَرِبَتْ یَدَاکَ کَیْفَ تُکَلِّمُ اَجْسَادًا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ جَوَابًا وَّلَا یَمْلِکُوْنَ
شَیْئًا وَّلَا یَسْمَعُوْنَ صَوْتًا وَّقَرَءَ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ۔ نقل از جامع التفاسیر نواب
قطب الدین خان حنفی ترجمہ کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا اُس شخص کو جو اولیاؤن
کی قبرون پر آتا ہے پہر انکو سلام کہتا ہے اور خطاب کرتا ہے اور اُن سے باتین کرتا ہے اور کہتا
ہے اے قبر والو تمکو کچہ خبر بہی ہے تمہارے پاس کچہ اثر ہے مین تمہاری پاس آیا ہون کئی مہینون
سے تمکو پکارتا ہون اور میرا سوال تم سے سوا دعا کے اور کچہ نہین سو تمنے کچہ معلوم بہی کیا ہے یا
غفلت ہی مین پڑے ہو پہر ابو حنیفہؒ نے اُسکا قبر والون سے باتین کرنا سنا پہر اُسکو کہا ان
اولیاؤن نے تجہکو کچہ جواب دیا اُس نے کہا کچہ نہین پہر امام نے اُسکو بد دعا دی کہ تو خدا کی رحمت
سے دور ہو وے تیرے دونون ہاتہ خاک مین ملین کیسی باتین کرتا ہے تو بدنون سے جو نہین طاقت
رکہتے جواب دینے کی اور مالک نہین کسی چیز کے اور سنتے نہین کوئی آواز اور پڑہی امام صاحب نے
یہہ آیت وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی سب کتابون مین
یہی لکہا ہے کہ مردے نہین سنتے اور ولی اور غیر ولی کا کہین فرق نہین کیا دونون کا ایک
حکم بتایا ہے جو نہ مانے وہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ساری فقہ کا منکر ہے بعضے نادان کہتے
ہین کہ اولیا کو مردہ کہنا نا جائز ہے اور اُسپر دلیل یہ لاتے ہین کہ اللہ تعالی نے شہیدون کو مردہ کہنے
سے منع کیا ہے اور پہر بحوالہ کتاب مسمّے بہ مجہول الاسم شہید اور ولی کا ایک حکم بتلاتے ہین سو یہہ انکا اتہام
امام صاحب کے اجتہاد کو روکتا ہے اسواسطے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کیطرف سے ایک ایسا جواب دیتا
ہون جسکا کوئی مقابلہ نہ کر سکے اور وہ یہہ ہے کہ شہادت ایک اعلی منصب اور رتبہ ہے جسکے واسطے خدا
و رسول اللہ کی کلام مین بڑے بہاری انعام اُخروی کا وعدہ دیا گیا ہے اور اُسکے احکام قرآن
حدیث فقہ مین مذکور ہین اور ولایت یعنی ولی ہونا کوئی منصب و رتبہ شرعی نہین بلکہ خیال نکلنے
کے مراتب مین سے صوفیہ کرام کی اصطلاح مین ایک مرتبہ کا نام ولایت ہے اور جس نے اس مرتبہ تک خیال
نکالا اُسکا نام ولی ہے مگر یہ اصطلاح ما نحن فیہ سے خارج ہے اور نہ خدا و رسول اللہ کی کلام مین اُسکے
واسطے کوئی وعدہ انعام اُخروی کا ہے اور نہ قرآن و حدیث و فقہ مین اُسکے کچہ احکام مذکور ہین۔
منیہ۔ کنز۔ قدوری۔ شرح وقایہ۔ ہدایہ۔ کہول کر دیکہو کہین کوئی ولایت کا مسئلہ بیان نہین کیا

پھر دونون کا ایک حکم کیونکر ہوسکتا ہے کس مجتہد کا یہ قیاس ہے جہان شہیدون کو مردہ کہنے سے
منع کیا ہے وہین ایک جگہہ یہ بہی فرمایا ہے کہ اَنْتُمْ لَاتَشْعُرُوْنَ یعنے تم اُنکی زندگی کو نہین جانتے
اور دوسری جگہہ فرمایا عِنْدَ رَبِّهِمْ یعنے زندہ ہین اپنے رب کے پاس تمہارے پاس تم اپنے ہاتہ سے شہیدون کو
قبرون ہین دفن کرتے ہو اُسکا ترکہ وارثون ہین تقسیم کرتے ہو اُس کی عورت پر عدت وفات
کا حکم لگاتے ہو بعد عدت کے جواز نکاح ثانی کا فتوی دیتے ہو کیا یہ احکام زندون پر بہی جاری
ہوسکتے ہین یارب العالمین ان لوگون کے دلون مین تیری عظمت بٹیہ جائے تیری کتاب
پاک کے معنے خراب کرنے سے اُنکو مانع ہو آمین یارب العالمین۔

سولہوان فتوی جان بوجھکر نماز چھوڑنے والے کے کفر کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اور ہم اُس کے بزرگ رسول پر درود بہیجتے
ہین ۔ وقت باقی ہے پڑہو یارو نماز ❊ استانی پہ رکہو فرق نیاز ❊ وقت باقی ہے اُٹہو کرلو وضو ❊
دین دنیا مین ہو با آبرو ❊ سب مسلمان جانتے ہین کہ بعد ایمان کے افضل عبادات نماز ہی اور پانچ
بار ہر دن ہین فرض ہے اور بڑی بڑی فضیلتین اسکے ادا کرنے مین وارد ہوئین اور سخت وعیدین
اس کی ترک مین آئی ہین چنانچہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پانچ نمازین ہین
کہ فرض کیا اللہ تعالی نے بندون پر پس جو شخص اچھی طرح کرے وضو اُن کا اور پڑہے اُنکو اُن کے
وقت پر اور پورا کرے رکوع اُن کا اور خشوع اُن کا ہوگا واسطے اُسکے نزدیک اللہ تعالی کے عہد
کہ بخشے اُسکو اور جو ایسا نہ کرے پس نہین ہے واسطے اُس کے نزدیک اللہ تعالی کے عہد چاہے اُس
کو بخشے چاہے اُسکو معذب کرے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حفاظت کرے
نماز پر وہ نماز اُس کے لیے نور اور دلیل اور نجات ہوگی قیامت کے دن اور جو حفاظت نہ کرے اُسپر
نہ اُس کے لیے وہ نور ہوگی نہ دلیل نہ نجات اور ہوگا وہ شخص قیامت کے دن ساتہ قارون اور فرعون
اور ہامان اور ابی بن خلف کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول سب سے قیامت کے دن
حساب نماز کا ہوگا اسیطرح اور احادیث و آیات ان مضامین سے بہری ہوئی ہین مگر باوجود اس
کے دیکہا جاتا ہے کہ بہت کم لوگ اُسکو ادا کرتے ہین حالانکہ اُس مین نہ کچہ خرچ ہوتا ہے نہ کچہ

مشقت بدنی لاحق ہوتی ہے بغرض آگاہی ناواقفین و بیداری غافلین کے ایک استفتا جو ذیل مین
مرقوم ہے یہان کے علماسے کیا گیا جسکا جواب ہر شخص پر بغور دیکھنا اور اُسپر عمل کرنا واجب ہی پس
مناسب ہے کہ سب لوگ ہمتین اپنی اس عملِ خیر مین مصروف کرین اور خود پابندی کر کے اپنے توابع
و احباب کو فہمایش کرین اور جو شخص نہ مانے اُس سے اختلاط اور ملاقات ترک کردین اور اپنے حقہ پانی
مین اُسکو شریک نہ کرین جس سے خدا و رسول بیزاری ظاہر فرماوین کیونکر اُسکو اپنا دوست سمجھنا اور
خورد و نوش مین شامل کرنا گوارا ہوگا اور سزا تو بے نمازکی بہت بڑی ہے مگر اس زمانہ مین اسیقدر
ممکن ہے اس مین غفلت و کوتاہی نہ کرنا چاہیے ع بے نمازون سے بنولتے نفور ✤ گم ہو انکی
غفلت و خواب و غرور ✤ اُنکے برتن مین نہ تم پانی پیو ✤ اپنے برتن مین نہ پانی انکو دو ✤ مت
کھلاؤ ساتھ مین اُنکو طعام ✤ خاک روبون سے بتر ہین اُنکے کام ✤ ہاتھ کا اُنکے نہین کھانا درست ✤
اُنکی دعوت مین نہین جانا درست ✤ حقہ و پان اُنکو ست دو زینہار ✤ دل چلو شاید اُسپر ایک بار ✤
زرد رو مین سرخرو ہو جائین اب ✤ ایک دم مین ہون نمازی کیا عجب ✤ اللہ تعالی سب مسلمانون
کو توفیق بخشے استفتا مع جواب ذیل مین نقل ہوتا ہے اصل اسکی عاجز کے پاس جامع مسجد مین
موجود ہے جس صاحب کو شک ہو تشریف لا کر ملاحظہ فرماوین فقط

استفتا

کیا فرماتے ہین علمار دین حق مین اس شخص کے جو بلا عذر شرعی فرض نماز کو ترک کرے شرعا اُسکا کیا
حکم ہے اور اُسکی ساتھ اختلاط اور ساتھ کھانا پینا اور بولنا کیسا ہے اور اگر زوجین مین ایک ایسا ہو
تو نکاح باقی رہیگا یا نہین اور صحبت حلال ہوگی یا حرام اور اولاد کیسی ہوگی اور اگر بعد مرنے اُس شخص
کے زجراً اُسکے جنازہ کی نماز نہ پڑہین تو کیسا ہے اور اگر نصیحت نماز سے برا مانے یا کوئی کلمہ استخفاف
یا انکار کا کہے تو کیا حکم ہے بَیِّنُوا تُوجَرُوا **جواب** تارک الصلوۃ عمداً کے باب مین علمار کے
اقوال مختلف ہین صحابہ مین حضرت عمرؓ و حضرت عبد اللہ بن مسعود و حضرت عبد اللہ بن عباس و حضرت
معاذ بن جبل و حضرت جابر بن عبد اللہ و حضرت ابو الدردا و حضرت ابو ہریرہ و حضرت عبد الرحمن بن
عوفؓ اور غیر صحابہ مین سے امام احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ و نخعی و ایوب السختیانی و ابو داؤد
الطیالسی و ابو بکر بن ابی شیبہ کا قول ہے کہ وہ شخص کافر ہو جاتا ہے اور حماد بن زید و مکحول و

وامام شافعی وامام مالک کے نزدیک کافر تو نہین ہوتا مگر قتل کیا جاوے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کفر اور قتل کا حکم نہین کیا جاتا مگر قید شدید مین رکھنا چاہیے اور خوب سزا دینا چاہیے اور اس قدر مارین کہ بدن سے خون بہنے لگے یہانتک کہ توبہ کرے یا اسی حالت مین مرجاوے (تفسیر مظہری ولفع المفتی ودرمختار) اور اس سے اختلاط خور ونوش وگفتگو ترک کردینا چاہیے کہ اس وقت بجای حبس اسیقدر ممکن ہے اور حبس کی غرض بھی یہی ہے کہ تنگ ہوکر توبہ کرے (حدیث کعب بن مالک کی اس باب مین دلیل ہے اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بنی اسرائیل معاصی مین واقع ہوے علما نے منع کیا وہ باز نہ آئے پس انکے پاس بیٹھنے لگے اور انکے ساتھ کھانے پینے لگے پس انکے دلون کا انکے دلون پر اثر پڑ گیا پس لعنت کی انپر اور بزبان داؤد اور عیسی بن مریم کے یہ اس وجہ سے ہوا کہ انہون نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کرتے تھے راوی کہتے ہین کہ آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اٹھ بیٹھے فرمایا کبھی تم کو نجات نہ ہوگی جبتک کہ اہل معاصی کو مجبور نہ کروگے رواہ الترمذی وابوداؤد اور جن علما نے اس شخص کو کافر کہا ہے انکے نزدیک نکاح باقی نہ رہیگا اور صحبت حرام ہوگی اور اولاد حرامی ہوگی معاذ اللہ منہ اور زجر کے لیے اگر اہل علم وفضل اسکے جنازہ کی نماز نہ پڑہین تو جائز ہے جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدیون وقاتل نفس پر نماز نہ پڑہی تھی اور جیسا فقہاء حنفیہ نے قطع طریق ومکابر وباغی وقاتل احد الابوین پر نماز پڑہنے سے بغرض انکی اہانت کی منع کیا ہے (درمختار) اور امام مالک سے منقول ہے کہ اہل فضل فساق پر (جیسے بے نماز) نماز نہ پڑہین تاکہ انکو عبرت ہو (نووی شرح مسلم) اور اگر نماز سے تنفر یا اعراض ظاہر کیا یا تحقیر واستہزا سے پیش آیا کافر ہوجائے گا کیونکہ اہانت حکم شرعی کی کفر ہے وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ كَتَبَهُ مُحَمَّدٌ أَشْرَفُ عَلِي عُفِيَ عَنْهُ [اشرف علی از گروہ اولیا] هُوَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ مصدقہ من مجیب مصیب کو کہ امر حق تو کر تحریر فرمایا جزاہ اللہ سبحانہ خیر الجزاء حررہ العبد الخاطی محمد عادل عاملہ اللہ تعالی بفضلہ الشامل واصلح حالہ بلطفہ الکامل فی العاجل والآجل [محمد عادل حاکم محکمہ شرعیہ] صح الجواب حررہ سید محمد احسان الحق عفی عنہ [محمد احسان الحق] هُوَ الْمُصِيبُ واقعی نماز کا ترک کرنے والا بحیثیت ترک صلوۃ ایسی ہی زجر وتوبیخ کا مستحق ہے جو مجیب مصیب نے تحریر فرمایا ہے کتبہ العبد الضعیف محمد علی [محمد علی] ذٰلِكَ الْجَوَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ حررہ العبد الراجی غفر لہ اللہ القوی محمد عبد الغفار اللکھنوی عفی عنہ [عبد الغفار] الجواب صحیح والمجیب نجیح احمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ دار

العلوم کانپور | جان احمد حسن دل بر تصحیح | جنکو ہی حب خدا عشق رسول ❊ کیون نہ کرینگے وہ یہ مضمون قبول ❊ کام جو ہوئیگا دل کی لاگ سی ❊ وہ بچا دیگا وہان کی آگ سی ❊ اور یہ بہی یاد رکہنا چاہیے کہ جو شخص اُن لوگونپر جنہون نے سنی نماز شروع کی ہے طعن و تشنیع کریگا وہ مناع للخیر مین داخل ہوگا جسکی مذمت قرآن مجید مین ہے بلکہ اس استہزا سے اُسکی زوال ایمان کا خوف ہی معاذ اللہ منہ ع بر رسولان بلاغ باشد و بس وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

التماس در حضور مومنان اہل علم و پاکباز ❊ عرض کرتا ہے یہ عبد اللہ بصد عجز و نیاز ❊ بے نمازی کو سناوین پڑہکے یہ پرچہ تمام ❊ اور ترغیب نماز اُنکو دلاوین صبح و شام ❊ پائینگے اللہ کی درگاہ سی اجر عظیم ❊ مومنون کو جو بتاوینگے صراط مستقیم ❊ **المشتہر** خیر خواہ عباد اللہ محمد عبد اللہ غفر لہ اللہ امام جامع مسجد۔

سترہوان فتوی یا شیخ عبد القادر جیلانی کا ورد کرنے اور بغداد کی طرف منہ کرکے گیارہ قدم چلنے اور پیران پیر کے نام کی گیارہوین کرنے والون وغیرہ مشرکون کے پیچہے نماز درست نہ ہونے کے بیان مین

کیا فرماتے ہین علمار دین و مفتیان شرع متین ان مسائل مین (اول) یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا حاضر ناظر جانکر ورد کرنا جائز ہے یا نہ اور اس ورد کا پڑہنے والا کیسا ہی (دوم) بغداد کی طرف جو منہ کرکے اور بعضی گلے مین کپڑا بہی ڈالکر دست بستہ ہوکر گیارہ قدم دیتے ہین اور پیران پیر سے استمداد اور استعانت کرتے ہین یہ لوگ کیسے ہین (سوم) گیارہوین جو واسطے ازدیاد مال اور استعانت اور استغاثہ کے مصائب مین کرتے ہین جائز ہے یا نہ اور اگر یہ اعتقاد محض ایصال ثواب کے کیا جاوے تو تعیین یوم کیسا ہی (چہارم) جو شخص ان افعال مذکورکا مجوز اور مفتی اور مروج اور مثبت اور مصر ہو وہ کیسا ہے اُس کے پیچہے نماز پڑہنی درست ہی یا نہ اور اہل سنت والجماعت اور مذاہب اربعہ سی کسی مذہب مین داخل ہے یا نہ (پنجم) جو لوگ افعال مذکور کے مرتکب اور معتقد ہون اُنکے ساتہ مخالطت اور مجالست اور مواکلت و مشاربت اور مناکحت درست ہی یا نہ۔ ان کے ساتہ السلام علیکم کرنا جائز ہے یا نہ (ششم) جو شخص ان افعال مذکورہ سی مانع ہو اُسپر فتوی تکفیر اور اتہام وہابیت و انکار ولایت اولیار اللہ کا لگانا کیسا ہے اور اُس مانع کے پیچہے نماز پڑہنی

درست ہو یا نہ بَیِّنُوْا بِالْاٰیَاتِ الْقُرْاٰنِیَّۃِ وَالْاَحَادِیْثِ النَّبَوِیَّۃِ وَالرِّوَایَاتِ الْفِقْھِیَّۃِ تُوْجَرُوْا **الجواب**
اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ قیود سوالات سائل سے صاف ظاہر ہے کہ جس کا یہ عقیدہ ہو وہ مشرک ہے کیونکہ غیر اللہ کو حاضر و ناظر
جاننا اور اُس کے نام کا مثل اسمائے الٰہی ورد و وظیفہ کرنا اور اُس سے حاجات طلب کرنا اور گیارہ قدم بسوی بغداد
بہ نیت توجہ جانب قبر غوث الاعظم مثل آداب نماز دست بستہ ہو کر چلنا اور بہ ہیئت قہقری اسی آداب سے کرنا کہ جسکو
اصطلاح مشرکین مبتدعین میں نماز غوثیہ اور ضرب الاقدام کہتے ہیں اور استمداد اور استعانت غیر اللہ سے کرنا
اور ایسے افعال شرکیہ مبدعیہ کا مرتکب ہونا طریقہ مشرکین کا ہے کیونکہ عقیدہ ثبوت علم غیب کا سوائے ذات باری
عز اسمہ علام الغیوب کے کسی نبی یا ولی یا غوث یا قطب یا پیر یا مرشد کے ساتھ رکھنا عین شرک ہے بدلیل آیات
بینات قرآن مجید و احادیث رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور روایات فقہیہ کے۔ اما الآیات قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ **ترجمہ** تو کہہ کوئی نہیں جانتا ان لوگوں
میں سے جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں غیب کو سوا اللہ کے اور وہ لوگ یہ بھی نہیں جانتے کب اٹھائے جاوینگے
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غَافِلُوْنَ **ترجمہ** اور اس
سے زیادہ گمراہ کون ہے جو پکارتا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا ایسے شخص کو جو نہیں قبول کرتا واسطے اس کے اور وہ ان
کی پکار سے بیخبر ہیں وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
ترجمہ اور نہ پکار تو سوائے اللہ کے اُس چیز کو جو نہ تجھے نفع دے نہ ضرر پس اگر تو نے یہ کام کیا پس تحقیق ظالموں
میں ہے وَاَمَّا الْاَحَادِیْثُ فَفِیْ حَدِیْثِ الْجَارِیَاتِ قَالَتْ اِحْدٰھُنَّ وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَّعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ فَقَالَ
دَعِیْ ھٰذِہٖ وَقُوْلِیْ الَّذِیْ کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ **ترجمہ** اما حدیثیں پس لونڈیوں کی حدیث میں ہے کہ ایک نے کہا اور
ہماری بیچ میں ایسے نبی ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں تو آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے اور وہی کہہ جو تو پہلے کہہ رہی تھی
وَعَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ مَنْ اَخْبَرَکَ اَنَّ مُحَمَّدًا یَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ
عِلْمُ السَّاعَۃِ الْاٰیَۃَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** اور حضرت عائشہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جو شخص
تجھے یہ خبر دی کہ محمد ان پانچ باتوں کو جانتے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا بیشک اللہ اسکو پاس ہے
علم قیامت کا آخر تک پس اس نے بڑا بہتان باندھا اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ کَذَا فِی الْمِشْکٰوۃِ **ترجمہ** رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم میں نہیں جانتا اللہ کی قسم میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ

کیا معاملہ کیا جاویگا میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ اسیطرح ہی مشکوۃ مین۔ اور بخاری اور مسلم مین حدیث
الافک مصرح ہے کہ جب منافقین نے بہتان حضرت عائشہ پر باندہا ایک مدت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس
کس قدر اہتمام تحقیق بارہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین رہا اور قلب مبارک سے شک ذنب کا اُن سے قبل از نزول
آیات براءت کے بارگاہ قدوس سے وہ رفع نہ ہوا جب آیات براءت نازل ہوئین تب یقین ہوا اگر علم غیب
آپ کو ہوتا تو اس قدر رنج وغم اور اہتمام شان حادثہ کیون ہوتا قصہ حدیث مین اس بات کو نذیر عریان ہے اور اور
حدیثین بہت ہین وَاَمَّا الرِّوَایَاتِ الْفِقْهِیَّۃِ قَالَ الْمُلَّا عَلِیُّ الْقَارِیُّ فِی شَرْحِ الْفِقْهِ الْاَکْبَرِ ثُمَّ اعْلَمْ
اَنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یَعْلَمُوا الْمُغَیَّبَاتِ لِمُعَارَضَۃِ قَوْلِہٖ تَعَالٰی قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ
اِلَّا اللّٰہُ۔ وَقَالَ فِی الْبَزَّازِیَّۃِ وَغَیْرِھَا مِنْ کُتُبِ الْفَتَاوٰی مَنْ قَالَ الْمَشَایِخُ حَاضِرَۃٌ تَعْلَمُ یَکْفُرُ وَقَالَ
الشَّیْخُ فَخْرُ الدِّیْنِ بْنُ سُلَیْمَانَ الْحَنَفِیُّ فِیْ رِسَالَتِہٖ وَمَنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَیِّتَ یَتَصَرَّفُ فِی الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰہِ وَ
اعْتَقَدَ بِہٖ ذٰلِکَ کَفَرَ کَذَا فِی الْبَحْرِ الرَّائِقِ۔ فَعُلِمَ اَنَّ عِلْمَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَزَلِیٌّ وَّاَبَدِیٌّ وَّ
مُحِیْطٌ بِمَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَشْیَاءِ بِفَضِّھَا وَتَضِیْضِھَا وَقُلِّھَا وَجُلِّھَا وَنَقِیْرِھَا وَ
قِطْمِیْرِھَا وَصَغِیْرِھَا وَکَبِیْرِھَا وَلَا یَخْرُجُ مِنْ عِلْمِہٖ وَقُدْرَتِہٖ شَیْءٌ لِاَنَّ الْجَھْلَ بِالْبَعْضِ وَالْعَجْزَ
عَنِ الْبَعْضِ نَقْصٌ وَّافْتِقَارٌ وَھٰذِہِ النُّصُوْصُ الْقَطْعِیَّۃُ نَاطِقَۃٌ بِعُمُوْمِ عِلْمِہٖ وَشُمُوْلِ قُدْرَتِہٖ فَھُوَ
بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ترجمہ اور یا بہر فقہی روایات ملا علی نے شرح فقہ اکبر مین لکھا۔
پھر جان لے کہ انبیا علیہم السلام غیب نہین جانتے واسطے معارضہ قول اللہ تعالی کے۔ کہہ دے کوئی نہین جانتا
اُن لوگون مین سے جو آسمانون مین ہین اور زمین مین غیب کو سوا اللہ تعالی کے۔ اور بزازیہ وغیرہ فقہ کی
کتابون مین ہے جو شخص یہ کہے کہ مشائخ کے ارواح حاضر ہین جانتے ہین وہ کافر ہو جاتا ہے اور شیخ
فخر الدین بن سلیمان حنفی نے اپنے رسالہ مین کہا جو شخص یہ گمان کرے کہ میت کامون مین تصرف کرتا
ہے سوائے اللہ کے اور اسپر اعتقاد کرے کافر ہو جاتا ہے اسیطرح ہے البحر الرائق مین پس معلوم ہوگیا
کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا علم ازلی ابدی ہے اور محیط ہے ساتھ اُس چیز کے جو ہو چکی اور جو ہو گی تمام اشیاء سے
کیا چھوٹی کیا بڑی کیا ادنے کیا اعلی اور اُسکے علم اور قدرت سے کوئی شے خارج نہین کیونکہ بعض چیزون
سے جاہل اور عاجز ہونا نقص اور احتیاج ہے اور یہ نصوص قطعیہ اُسکے عموم علم اور شمول قدرت کو ظاہر کرتی ہین
پس وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے پس یہ علم اور قدرت خاصہ ذات باری عالم الغیب

قادر مطلق کا ہے اُس مین شریک کرنا نبی کو یا ولی کو عین شرک ہی اور جو بعض امور غائبہ پر انبیاء علیہم السلام
یا اولیاء کرام کو انکشاف ہوا ہے سو محض بوحی و اعلام الہام الٰہی ہوا ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا یُحِیْطُوْنَ
بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ترجمہ اللہ تعالی نے فرمایا اور نہین احاطہ کرتے او رکسی چیز کے علم اُس کے
سے مگر جتنا وہ چاہے ۔ اور یہ علم جو باعلام حق سبحانہ وتعالی مقربان خاص الخاص کو ہوتا ہی
ذات سید کائنات علیہ الصلوات کو بہ نسبت اور انبیاء عظام اور اولیائے کرام کی اگرچہ بوجہ اکمل
ہے لیکن علم علام الغیوب سے مماثل نہین کما قال اللہ تعالی قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَلَآ
اَعْلَمُ الْغَیْبَ الاٰیۃ + وَقَالَ الْاِمَامُ فَخْرُ الدِّیْنِ الرَّازِیُّ رح فِیْ تَفْسِیْرِہِ الْکَبِیْرِ تَحْتَ اٰیَۃِ قُلْ
لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ الاٰیۃ اِنَّہٗ لَمَّا بَیَّنَ اَنَّہُ الْمُخْتَصُّ بِالْقُدْرَۃِ
فَکَذٰلِکَ بَیَّنَ اَنَّہُ الْمُخْتَصُّ بِعِلْمِ الْغَیْبِ وَالْاٰیَۃُ سِیْقَتْ لِاخْتِصَاصِہٖ تَعَالٰی بِعِلْمِ الْغَیْبِ
وَاَنَّ الْعِبَادَ لَا عِلْمَ لَھُمْ بِشَیْءٍ مِّنْہُ وَاَمَّا قَوْلُہٗ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ صِفَۃٌ لِاَھْلِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نَفْیٌ اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمْ عِلْمُ الْغَیْبِ انتہی مختصرًا ترجمہ اللہ تعالی نے فرمایا
کہہ دے مین تم سے یہ نہین کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہین اور نہ مین علم غیب کہتا ہون آخر آیت تک
اور امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر مین آیت قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ کے
تحت مین فرمایا ہے کہ تحقیق اللہ سبحانہ وتعالی نے جب یہ بیان کر دیا کہ وہ سبحانہ قدرت کے ساتھ مختص ہے تو اسی
طرح یہ بھی بیان فرمایا کہ علم غیب کے ساتھ بھی وہی سبحانہ وتعالی مختص ہے اور یہ آیت اللہ تعالی کے علم غیب کے
ساتھ مختص ہونے کے لیے بیان کی گئی اور نیز اس بیان کے لیے کہ بندون کو غیب مین سے کسی چیز کا علم نہین
ولیکن یہ قول اللہ تعالی کا وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ صفت ہے اہل سموات وارض کے لیے اس نے نفی کر دی
اس امر کی کہ انکو کچھ علم غیب ہو اختصار کے ساتھ تفسیر کبیر کا مضمون ختم ہوا **جواب سوال دوم** یہ گیارہ
قدم چلنا اصطلاح اہل شرک وبدعت مین اسکا نام صلوۃ غوثیہ ہے اور ضرب الاقدام بھی کہتے ہین یہ
بھی شرک ہے کیونکہ نماز خاص عبادت معبود حقیقی کی ہے وحدہ لاشریک لہ غیر کی عبادت بدنی ہو یا مالی
شرک ہے اور فاعل مشرک ہی **جواب سوال سیوم** گیارہوین جو معمول بہ اور مہتم بالشان اہل بدعت کی
بہ نیت نذر غیر اللہ اور تقرب غیر اللہ کی ہے یہ بھی شرک ہے کیونکہ عبادت مالی بھی خاص ہے معبود برحق کے لیے غیر کیلیے
حرام اور شرک ہے اور اگر نیت ایصال ثواب ہو تو خالصًا لوجہ اللہ دیگر بے تعیین یوم ایصال میت

کرین اور نام گیارہوین کا زائل کردینا واجب ہے کیونکہ یہ نام رکہا ہوا اہل شرک و بدعت کا ہے اگر کوئی خالص
نیت سے گیارہوین نام رکہہ کر ایصال کرے تو بہی اہل توحید و سنت کے نزدیک محل تہمت ہی اور مواضع تہمت
سے بچنا ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی جواب سوال چہارم جو شخص مجوز نذر و مفتی اور مروجان امور کا ہی
العیاذ باللہ منہ وہ راس المشرکین ہے یعنی اپنے تابعین مشرکین کا رئیس ہے اُس کے پیچھے نماز درست
نہین اور جبکہ دائرہ توحید و سنت سے وہ خارج ہوا تو کسی مذہب مین مذاہب اربعہ سے کب داخل ہا جواب سوال
پنجم جن لوگون کا یہ عقیدہ بد اور ایسے افعال شرکیہ بدعیہ ہین اُن سے معاملہ ترک کرنا چاہیے جب تک تائب
نہ ہون فقد جاء فی الحدیث من احب للہ و ابغض للہ و اعطی للہ و منع للہ فقد استکمل
الایمان ترجمہ حدیث شریف مین وارد ہو چکا ہے جس نے اللہ کے لیے دوستی کی اور اللہ کے لیے دشمنی کی
اور اُسی کے لیے دیا اور اُسی کے لیے نہ دیا تو اُس نے اپنا ایمان کامل کر لیا جواب سوال ششم جو شخص ان افعال
شنیعہ سے مانع ہے وہ موحد سنی محب اولیا ہی قابل امامت ہی اور اُسکی امامت اولی اور انسب ہے
اور اُسکی تکفیر خود مکفر کی تکفیر ہے واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم حررہ فقیر محمد حسین الدہلوی عفا اللہ عنہ

| فقیر محمد حسین |

کیف یکون عبد مساویا للہ جل جلالہ و عز اسمہ لان اللہ الکبیر المتعال
ذا العظمۃ والجلال موجد و معطی العلم للعباد و ہم الاخذون منہ والمحتاجون الیہ
فی الدنیا والاخرۃ کتبہ محمد ابراہیم الدہلوی ترجمہ بہلا بندہ اللہ جل جلالہ و عز اسمہ کے مساوی
کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ بزرگ بلند شان صاحب عظمت و بزرگی کا پیدا کرنے والا اور بندون کو
علم دینے والا ہے اور بندے اُس سے لینے والے اور اُسکی طرف محتاج ہین دنیا اور آخرت مین اسکو محمد
ابراہیم دہلوی نے لکہا | یقال لہ ابراہیم | | قادر علی عفی عنہ | قادر علی عفی عنہ اول اً معلوم کرنا
چاہیے کہ قرآن فرقان و کلام رحمن جو نازل اشرف المخلوقین پر ہوا تو محض اسی عقیدہ کی درستگی کے لئے
نازل ہوا ہے مشرکین کے عقائد بد تہے یعنے اللہ تعالی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ورنہ فی
زعمہم الباطل اپنے آپکو تابعین ابراہیم کہلاتے تہے اور حج بیت اللہ اور طواف و صوم وغیرہ عبادات
کرتے تہے ولیکن عقائد اُنکے بد تہے کہ انبیاء و اولیاء کی تصویرین اور مورتین بنا کر اُنکی تعظیم و نذر
و نیاز کیا کرتے تہے کما اخبر اللہ سبحانہ عنہم فی عدۃ مواضع ولیست بمخفیۃ علی من لہ ادنی مہر

من القرآن والحدیث جسطرح کہ آجکل کے مسلمان تمام عبادات یعنی صوم وصلوٰۃ وحج وغیرہ بجالاتے ہین اور اولیاء وانبیاء کے حق مین ایسے اعقاد رکھتے ہین جیسا کہ سائل نے بیان کیا اور مجیب استعملہ الله لما یحب ویرضاہ نے جواب دیا تو حقیقت مین یہ لوگ مشرک باللہ ہین وان صلوا وصاموا وزعموا انہم مسلمون جسطرح سے اللہ سبحانہ نے مشرکین مکہ کی عبادت قبول نہین فرمائی اور عقیدہ کی درستگی کا ارشاد فرمایا ویسے ہی جب تک آجکل کے مسلمان عقیدے ٹھیک موافق فرمان خدا اور رسول کے نہ کرینگے کوئی عبادت قبول نہ ہوگی واللہ اعلم حررہ العاجز ابو محمد عبد الوہاب الفنجابی

ابو محمد عبد الوہاب رسول اللہ الاوا لعیب خادم شرع

ایسا عقیدہ صریح کفر اور شرک ہے عبد الکریم بنگالی ایسا عقیدہ رکھنے والا رے سے اسلام مین ہی داخل نہین چار مذہب کا کیا ذکر ہے۔ کریم الدین عظیم آبادی الجواب صحیح۔ عبد الحمید عفی عنہ عظیم آبادی۔ وافعی جواب دونون مجیبون کا صحیح ہے رد شرک اور ندا غیر اللہ مین اور جہکنے کی طرف غیر اللہ کے شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے جہککر سلام علیک کرنیکو یا جواب دینے کو نہایت منع لکھا ہے اور لکھا ہے کہ بعض علما کو جہکتے ہوئے دیکھکر فریب مین نہ آوی حسبنا اللہ بس حفیظہ اللہ الجواب صحیح۔ محمد زین الدین ساکن شہر بدایون حنفی المذہب جواب بہت صحیح ہے ولی محمد فیض آبادی جو شخص ایسا عقیدہ رکھے یا رواج دیوے بلا ریب وہ مشرک ہے۔ مصطفے خان سوتری غلام حسین غلام حسین ضلع مونگیر ابو محمد نائب علی محمد دبیر الرحمن ابو عبد الرحمن هذا الجواب صحیح۔ محمد دبیر الرحمن بنگالی اس طرح کا اعتقاد رکھنے والا فتوے دینے والا چارون مذہب مین کافر اور مشرک ہے لاریب ولا شک فیہ۔ ابو اسمعیل یوسف حسین خانپوری پنجابی هذا الجواب صحیح بخش پوری ثم اعظم گڈہی۔ جواب صحیح ہے چارون امام علیہم الرحمۃ کے نزدیک بیشک ایسا عقیدہ شرک اور کفر ہے محمد عبد الغفور امرتسری محمد عبد الحکیم عفی عنہ

عفی عنہ محمد عبد السلام محمد ابو الحسن سعید محمد عبد الحمید جلیسری

ایسا اعتقاد رکھنا سراسر شرک اور کفر ہے اس کے معتقد کو ہرگز اسلام مین کچہ حصہ و نصیب نہیں ہے رحیم اللہ پنجابی اس عقیدے والا آدمی جیسا کہ سائل نے لکہا ہے بیشک کافر اور مشرک ہے چارون مذہب سے خارج ہونا تو درکنار ہے نور محمد جس شخص کا یہ عقیدہ ہو وہ شخص بلا شبہ مشرک ہے کما

ثبت رحمت اللہ دیناپوری المجیب مصیب نمقہ علی احمد بن مولوی محمد سام رودی عفا عنہ

الصمد جس شخص کا یہ عقیدہ ہے بلا شک سب اماموں اور صحابہ کے نزدیک کافر ہے۔ مسکین فضل الٰہی الجواب صحیح والرای نجیح محمد حمایت اللہ عفی عنہ جلیسری

فتویٰ جماعت کھڑی ہوجانے کے بعد سنتوں کا پڑہنا منع ہونے کا

کیا فرماتے ہین علمائے دیندار اس مسئلہ مین کہ بعد قائم ہونے جماعت فرض صبح کے دو رکعت سنتیں فجر کی مسجد کے اندر خواہ قریب صف کے یا دور صف سے پڑہنی مکروہ ہین یا نہین حنفی مذہب کی معتبر کتب سے زبان اردو مین جواب فرماوین اور اس باب مین کوئی حدیث صحیح جو دلالت کرے کراہت پر وارد ہوئی ہے یا نہین بیان کرو ثواب پاؤ گے **جواب** جب مسجد مین جماعت قائم ہو تو بعد اُس کے سنتین فجر کی مسجد مین پڑہنی مکروہ ہین خواہ صف کے پاس پڑہے یا دور صف سے پڑہے دونون صورتون مین مکروہ ہین کیونکہ اس مین مخالفت پائی جاتی ہے کہ امام جماعت کرا رہا ہے اور یہ شخص جدا جماعت سے سنت پڑہ رہا ہے جیسا کہ ہدایہ اور فتح القدیر حاشیہ ہدایہ اور درمختار اور فتاوی ولوالجیہ اور فتاوی عالمگیری اور محیط رضوی وغیرہ سے سمجھا جاتا ہے اور ہدایہ فقہ حنفی مین بہت معتبر کتاب ہے اور فتح القدیر بھی معتبر ہے چنانچہ علما حنفیہ پر مخفی نہین اور قریب صف کے پڑہنے مین اشد کراہت ہے جیسا کہ عملدرآمد جہلا کا ہے ایسا ہی فتح القدیر مین مذکور ہے اور دلیل کراہت کی بموجب حدیث کے ہے بیان حدیث کا آگے آویگا عبارت ہدایہ کی یہ ہے وَمَنِ انْتَهٰى اِلَى الْاِمَامِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِنْ خَشِيَ اَنْ تَفُوْتَهٗ رَكْعَةٌ وَيُدْرِكَ الْاُخْرٰى يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ وَاِنْ خَشِيَ فَوْتَهُمَا دَخَلَ مَعَ الْاِمَامِ لِاَنَّ ثَوَابَ الْجَمَاعَةِ اَعْظَمُ وَالْوَعِيْدُ بِالتَّرْكِ اَلْزَمُ وَالتَّقْيِيْدُ بِالْاَدَاءِ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ يَدُلُّ عَلَى الْكَرَاهَةِ فِي الْمَسْجِدِ اِذَا كَانَ الْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ **ترجمہ** جو شخص مسجد مین آیا اور امام جماعت کرا رہا ہے اور اُس شخص نے سنت فجر کی نہین پڑہی تھی پس اگر خوف ہو کہ ایک رکعت جاتی رہیگی اور دوسری رکعت ہاتھ آویگی تو سنت فجر کی نزدیک دروازہ مسجد کے اگر جگہ ملے تو ادا کرکے جماعت مین ملجاوے

اور جو خوف ہو کہ سنت پڑہنے مین دو رکعتین فرض کی جماعت سی فوت ہو جاوینگی تو جماعت میں
ملجاوی اور سنت کو اُس وقت چھوڑ دی اسلیے کہ ثواب جماعت کا بہت بڑا ہے اور اسکی ترک کرنیمیں
سخت وعید لازم آئی ہے اور قید ادا سنت کی نزدیک دروازہ مسجد کے دلالت کرتی ہے اوپر کراہت
پڑہنے سنت کی مسجد مین جس وقت کہ امام جماعت کراتا ہو ترجمہ ہدایہ کا تمام ہوا اور ایسا ہی فتح
القدیر اور در مختار وغیرہ کا مطلب ہے اور مراد نزدیک دروازہ مسجد سی خارج مسجد ہے یعنی خارج مسجد مین
قریب دروازہ مسجد کے کوئی جگہ اگر ہو تو وہان سنت ادا کر کے جماعت مین شامل ہو جاوے اور
جو کوئی جگہ نہ ہو تو جماعت فرض مین ملجاوی اور سنت مسجد مین نہ پڑہے کہ سنت مسجد کے اندر ادا کرنے
مین کراہت لازم آویگی کیونکہ ترک مکروہ کا مقدم ہے اداے سنت پر جیسا کہ فتح القدیر اور
در مختار وغیرہ سی صاف معلوم ہوتا ہے **قولہ** وَالتَّقْيِيْدُ بِالْاَدَاۤءِ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ يَدُلُّ عَلَى
الْكَرَاهَةِ فِي الْمَسْجِدِ اِذَا كَانَ الْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ لِمَا رُوِيَ عَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَا اُقِيْمَتِ
الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ وَلِاَنَّهُ يُشْبِهُ الْمُخَالَفَةَ لِلْجَمَاعَةِ وَالْاِنْتِبَاذَ عَنْهُمْ فَيَنْبَغِيْ اَنْ
لَّا يُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ اِذَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ مَكَانٌ لِاَنَّ تَرْكَ الْمَكْرُوْهِ مُقَدَّمٌ عَلٰى فِعْلِ
السُّنَّةِ غَيْرَ اَنَّ الْكَرَاهَةَ تَتَفَاوَتُ فَاِنْ كَانَ الْاِمَامُ فِي الصَّيْفِيِّ فَصَلَاتُهُ اِيَّاهَا فِي الشَّتْوِيِّ
اَخَفُّ مِنْ صَلٰوتِهَا فِي الصَّيْفِيِّ وَعَكْسُهُ وَاَشَدُّ مَا يَكُوْنُ كَرَاهَةً اَنْ يُّصَلِّيَهَا مُخَالِطًا لِلصَّفِّ
كَمَا يَفْعَلُهُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْجَهَلَةِ انْتَهٰى مَا فِيْ فَتْحِ الْقَدِيْرِ وَاِذَا خَافَ فَوْتَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ لِاشْتِغَالِهِ
بِسُنَّتِهَا تَرَكَهَا لِكَوْنِ الْجَمَاعَةِ اَكْمَلَ وَاِلَّا بِاَنْ رَجَا اِدْرَاكَ رَكْعَةٍ فِيْ ظَاهِرِ الْمَذْهَبِ وَقِيْلَ
التَّشَهُّدِ وَاعْتَمَدَهُ الْمُصَنِّفُ وَالشُّرُنْبُلَالِيُّ تَبَعًا لِلْبَحْرِ لٰكِنْ ضَعَّفَهُ فِي النَّهْرِ لَا يَتْرُكُهَا بَلْ يُصَلِّيْهَا
عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ اِنْ وَجَدَ مَكَانًا وَاِلَّا تَرَكَهَا لِاَنَّ تَرْكَ الْمَكْرُوْهِ مُقَدَّمٌ عَلٰى فِعْلِ السُّنَّةِ كَذَا
فِي الدُّرِّ الْمُخْتَارِ قَوْلُهُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ اَيْ خَارِجَ الْمَسْجِدِ كَمَا صَرَّحَ بِهِ الْقُهُسْتَانِيُّ كَذَا فِي
الشَّامِيِّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ كَذَا فِي الْعَالَمْگِيْرِيَّةِ وَذَكَرَ الْوَلْوَالِجِيُّ
اِمَامٌ يُصَلِّي الْفَجْرَ فِي الْمَسْجِدِ الدَّاخِلِ فَجَاۤءَ رَجُلٌ يُصَلِّي الْفَجْرَ فِي الْمَسْجِدِ الْخَارِجِ اخْتَلَفَ
الْمَشَايِخُ فِيْهِ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُكْرَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُكْرَهُ لِاَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ كَمَكَانٍ وَّاحِدٍ بِدَلِيْلِ
جَوَازِ الْاِقْتِدَاۤءِ لِمَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ الْخَارِجِ بِمَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ الدَّاخِلِ وَاِذَا اخْتَلَفَ

الْمَشَايِخِ فَالْاِحْتِيَاطُ اَنْ لَّا يَفْعَلَ انتھی مَا فِی الْبَحْرِ الرَّائِقِ **ترجمہ** اور مسجد کے دروازے کے پاس ادا
کرنے کی قید اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ جب امام نماز پڑہ رہا ہو تو مسجد مین پڑہنا مکروہ ہی بدلیل اس حدیث
کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ جب نماز کہڑی کیجاوی تو سوا سے فرض کے اور کوئی نماز نہین
اور دلیل عقلی اُسکی کراہت کی یہ ہی کہ یہ امر جماعت کی مخالفت اور علیحدگی کے مشابہ ہی پس مناسب ہی کہ
مسجد مین نہ پڑہی جاوی جب مسجد کے دروازی کے پاس کوئی جگہ نہ ہو کیونکہ ترک مکروہ فعل سنت
پر مقدم ہی مگر اتنی بات ہی کہ کراہت کی درجے متفاوت ہین مثلاً اگر امام صیفی یعنے گرمی والے طبقے
مین نماز پڑہتا ہو تو شتوی یعنے جاڑی والے طبقے مین سنت پڑہ لینے کی کراہت خفیف ہے اور
عکس اسکا بہی اسیطرح ہی اور سخت مکروہ ہے اس طرح پڑہنا کہ صف مین ملکر پڑہے چنانچہ بہتیرے
جاہل اسیطرح کرتے ہین (فتح القدیر) اور جب یہ خوف ہو کہ فجر کی سنت پڑہنے لگیگا تو فرض
کی دو نو رکعتین فوت ہو جاوینگی تو سنت کو چہوڑ دی کیونکہ جماعت کی تاکید) پڑہ کرہے۔ ورنہ اگر
ایک رکعت کو پالینے کی امید ہو تو سنت نہ چہوڑی ظاہر مذہب مین اور کہا گیا ہے چنانچہ مصنف
صاحب تنویر الابصار اور شرنبلالی نے بحر الرائق کی تبعیت سی اس امر کو ترجیح دی ہی کہ تشہد کے پا
لینے کی امید ہو تو سنت کو ترک نہ کرے بلکہ مسجد کے دروازی پاس پڑہ لے اگر جگہ پاوے کیونکہ
مکروہ کا ترک کرنا سنت کی ادا کرنے سے اچہا ہے اور صاحب بحر الرائق نے اس قول کو ضعیف
کہا ہی (در مختار) اور یہ جو کہا مسجد کے دروازے کے پاس تو اسکا مطلب یہ ہے کہ مسجد سے باہر
چنانچہ قہستانی نے اس امر کی تصریح کی ہے (شامی) سنت فجر کی دو رکعتین مسجد کے دروازے
کے پاس پڑہ لے پہر مسجد مین داخل ہو (عالمگیری) اور ولوالجی نے ذکر کیا کہ امام فجر کی نماز
مسجد کے اندر کے طبقہ مین پڑہ رہا ہے تو ایک مرد آکر باہر کے طبقہ مین پڑہنے لگا تو اس مین
علما کا اختلاف ہی بعضون نے کہا مکروہ نہین ہی اور بعض کہتے ہین مکروہ ہے اسلیے کہ یہ سب
ایک مکان کی طرح ہے اس دلیل سے کہ باہر کے طبقہ مین نماز پڑہنے والے کی اقتدا اندر کے طبقہ
مین پڑہنے والی کے ساتہ صحیح ہے اور جب مشائخ کا اختلاف ہو تو احتیاط اس مین ہے کہ نہ کرے
(بحر رائق)۔ اور دلیل کراہت کی سنت فجر کے پڑہنے مین وقت قائم ہونے جماعت کی
نزدیک صاحب ہدایہ اور صاحب فتح القدیر وغیرہ کے یہ حدیث ہی اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ

فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ ترجمہ جب قائم ہو جاوی نماز یعنے جب موذن اقامت شروع کرے تو اوس
وقت نماز پڑہنی درست نہین سوا فرض کے جیسا کہ نقل کیا ہے اس حدیث کو مسلم اور ترمذی اور
ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور احمد بن حنبل اور ابن حبان نے اور بخاری ترجمہ باب مین اس حدیث
کو لایا ہے اور ابن عدی محدث نے ساتہ سند حسن کے آگے اس کے یہ نقل کیا ہے کہ ای رسول خدا کے
اور نہ دو رکعت سنت فجر کی یعنے کسی نے پوچھا کہ اقامت کی وقت سنت فجر کی بہی نہ پڑہی فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب اقامت ہونے لگی تو سنت فجر کی بہی نہ پڑہے اور موطا امام
مالک مین اس طرح پر روایت ہی کہ چند شخص موذن کی اقامت سنکر دو رکعت سنتین فجر کی مسجد
مین پڑہنے لگی پس گہر سے مسجد مین تشریف لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا کیا دو نماز سنت
اور فرض اکہٹی ایک وقت خاص مین یعنے ازراہ انکار اور توبیخ و سرزنش کے یہ فرمایا کیا دو نماز
سنت و فرض اکٹہی پڑہتے ہو تم لوگ بعد اقامت کی جیسا محلی شرح موطا مین نقل کی ہے اور
دوسری حدیث انکار سنت فجر کی پڑہنے مین وقت قائم ہونے جماعت کی یہ ہے اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا وَقَدْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ یُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِہِ النَّاسُ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ اَرْبَعًا الصُّبْحَ اَرْبَعًا
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُحَیْنَةَ ترجمہ مقرر دیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ
سنت فجر کی پڑہ رہا ہے وقت قائم ہونے جماعت کی پہر جب فارغ ہوئے رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نماز فرض سے تو گرد ہوئے لوگ ساتہ اوس کے پس رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسپر توبیخ اور
انکار کیا کہ کیا چار رکعت فرض صبح کے تو پڑہتا ہے کیا چار رکعت فرض صبح کے تو پڑہتا ہے
روایت کیا اسکو بخاری نے عبداللہ بن بحینہ صحابی سے۔ اور صحیح مسلم وغیرہ مین عبداللہ بن بحینہ
سے یون روایت ہی قَالَ اُقِیْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُصَلِّیْ
وَالْمُؤَذِّنُ یُقِیْمُ فَقَالَ اَتُصَلِّی الصُّبْحَ اَرْبَعًا ترجمہ کہا عبداللہ بن بحینہ نے کہ اقامت ہوئی نماز
صبح کی پہر دیکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ سنت فجر کی پڑہنے لگا اور موذن تکبیر
کہہ رہا ہے پہر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ازراہ انکار کے کیا پڑہتا ہے تو چار
رکعت صبح کی آور صحیح مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین عبداللہ بن سرجس صحابی سے

یون روایت ہی قال دخل رجل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الغداۃ فصلی رکعتین فی جانب المسجد ثم دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا فلان بای الصلوتین اعتددت ابصلاتک وحدک ام بصلوتک معنا ترجمہ کہا عبداللہ بن سرجس صحابی نے کہ داخل ہوا ایک شخص مسجد مین حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ نماز صبح کے تھے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح مین امامت کرا رہے تھے پہر اُس شخص نے دو رکعت سنت فجر کی بیچ ایک جانب مسجد کے پڑہی پہر داخل ہوا وہ جماعت مین ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر جب سلام پہیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای فلانے ان دونون نمازون مین سے کونسی نماز کو فرض مین شمار کیا تو نے آیا جو نماز تنہا پڑہی تو نے اُسکو فرض ٹہیرایا یا جو نماز ہمارے ساتہ پڑہی تو نے اُس کو فرض شمار کیا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرزنش اور انکار کی راہ سے یہ بات فرمائی اُسکو پس اسحدیث سے بہی معلوم ہوا کہ سنت کا پڑہنا وقت قائم ہونے جماعت کے مکروہ اور ممنوع ہے اور ایک روایت عبداللہ بن بحینہ سے صحیح مسلم اور ابن ماجہ مین اس طرح ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر برجل یصلی وقد اقیمت صلوۃ الصبح فکلمہ بشیء لا ندری ما ہو فلما انصرفنا احطنا بہ نقول ماذا قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال لی یوشک ان یصلی احدکم الصبح اربعا ترجمہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ساتہ ایک مرد کے کہ وہ پڑہتا تہا سنتین فجر کی اُس حال مین کہ جماعت نماز صبح کی قائم ہوئی تہی پہر کلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مرد سے کہ ہمنے نہین معلوم کیا کہ کیا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ اُس سے پہر جب ہم لوگ نماز جماعت سے فارغ ہوئے تو گرد ہوئے اُس مرد کے اور کہا ہم نے کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجہ کو کہا اُس مرد نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے قریب ہے کہ پڑہیگا ایک تمہارا فرض صبح کے چار رکعت یعنی پڑہنا سنت کا وقت قائم ہونے جماعت کے برابر فرض کے ٹہرا تا ہے آخر سنت کو ہوتے ہوتے بمنزلہ فرض کے اعتقاد کروگے تو اس طرح کا اعتقاد سنت کو درجہ فرض تک پہونچاویگا سنت اور فرض مین امتیاز نہ رہیگا اور ایسا اعتقاد خلاف مرضی میری ہوگا اور جو اعتقاد کسی کا خلاف میری مرضی کے ہوگا وہ مردود اور

بدعت اور ضلالت ہے اِذا اُقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ حدیث مرفوع اخرجہ
مسلم والاربعۃ عن ابی ہریرۃ واخرجہ ابن حبان بلفظ اذا اخذ المؤذن فی الاقامۃ
واحمد بلفظ فلا صلوٰۃ الا التی اقیمت وھو اخص وزاد ابن عدی بسند حسن قیل
یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر توربشتی وھکذا فی القسطلانی مالک عن
شریک ابن عبد اللہ بن ابی نمر انہ سمع قوم الاقامۃ فقاموا یصلون ای لتطوع فخرج
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصلوتان ای السنۃ والفرض معا ای موصولا فی وقت
واحد اصلوتان معا وذلک فی صلوٰۃ الصبح فی الرکعتین اللتین قبل الصبح اعلم انہ
قد اختلف فی اداء سنۃ الفجر عند الاقامۃ فکرھہ الشافعی واحمد عملا بذلک الحدیث
وقالت المالکیۃ لا یبتدئ الصلوٰۃ بعد الاقامۃ لا فرضا ولا نفلا لحدیث اذا اقیمت الصلوٰۃ
فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ اذا اقیمت وھو فی الصلوٰۃ قطع ان خشی فوت رکعۃ والا اتم وا
استدل بعموم الحدیث من قال بقطع النافلۃ اذا اقیمت الفریضۃ وبہ قال ابو حامد و
غیرہ وخص آخرون النھی بمن ینشئ النافلۃ عملا بقولہ تعالی ولا تبطلوا اعمالکم ثم
زاد مسلم بن خالد عن عمرو بن دینار فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا
صلوٰۃ الا المکتوبۃ قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر اخرجہ ابن عدی
وسندہ حسن واما زیادۃ الا رکعتی الصبح فی الحدیث فقال البیہقی ھذہ الزیادۃ لا
اصل لھا کذا فی المحلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ
فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ وفی الباب عن ابن بحینۃ وعبد اللہ بن عمرو وعبد اللہ بن سرجس
وابن عباس وانس قال ابو عیسی حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن وکذا روی ایوب
وورقاء بن عمر وزیاد بن سعد واسمعیل بن مسلم ومحمد بن جحادۃ عن عمرو بن
دینار عن عطاء بن یسار عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی حماد بن زید و
سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار ولم یرفعاہ والحدیث المرفوع اصح عندنا وقد
روی ھذا الحدیث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر ھذا الوجہ رواہ
عیاش بن عباس القتبانی المصری عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ

وَالعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ الرَّجُلُ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَیَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِنْتَهٰی مَا فِی التِّرْمِذِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَرْقَاءُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَحَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ حَبِیْبٍ الْحَارِثِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِیَّاءُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ یَسَارٍ یَقُوْلُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا زَكَرِیَّاءُ بْنُ اِسْحَاقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَقِیْتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِیْ بِهٖ وَلَمْ یَرْفَعْهُ كَذَا فِیْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ مُخْتَصَرًا قَوْلُهٗ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَقِیْتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِیْ بِهٖ وَلَمْ یَرْفَعْهُ هٰذَا الْكَلَامُ لَا یَقْدَحُ فِیْ صِحَّةِ الْحَدِیْثِ وَرَفْعِهٖ لِاَنَّ اَكْثَرَ الرُّوَاةِ رَفَعُوْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ وَرِوَایَةُ الرَّفْعِ اَصَحُّ وَقَدْ قَدَّمْنَا فِی الْفُصُوْلِ السَّابِقَةِ فِیْ مُقَدِّمَةِ الْكِتَابِ اَنَّ الرَّفْعَ مُقَدَّمٌ عَلَی الْوَقْفِ عَلَی الْمَذْهَبِ الصَّحِیْحِ وَاِنْ كَانَ عَدَدُ الرَّافِعِ اَقَلَّ فَكَیْفَ اِذَا كَانَ اَكْثَرَ اِنْتَهٰی مَا قَالَ النَّوَوِیُّ فِیْ شَرْحِ مُسْلِمٍ وَهٰكَذَا فِیْ تَدْرِیْبِ الرَّاوِیْ ترجمہ جب نماز قائم کی جاوے تو سوای فرض کے اور کوئی نماز نہیں یہ حدیث مرفوع ہے جسکو مسلم اور چاروں سنن والوں نے ابوہریرہؓ روایت کیا اور ابن حبان نے اس لفظ سے نقل کیا کہ جب موذن اقامت شروع کرے اور امام احمد نے اس لفظ سے نکالا تو اور کوئی نماز نہیں مگر جس کے لیے اقامت ہوئی اور یہ خاص تر ہے اور ابن عدی نے بسند حسن اتنا زیادہ کیا۔ کہا گیا یا رسول اللہ فجر کی دو رکعتیں (یعنے سنت) بھی نہ پڑہے آپ نے فرمایا اور نہ فجر کی دو رکعتیں (نور پشتی) اور اسیطرح ہے قسطلانی میں۔ امام مالک نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے روایت کیا کہ ایک قوم نے اقامت سُنی تو کہڑے ہو کر نماز پڑہنے لگے یعنے نفل تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمانے لگے کیا دو نمازیں یعنے سنت اور فرض اکٹھے یعنے

ایک وقت مین ملاکر پڑہتے ہو) کیا دو نمازین اکٹھی ملاکر اور یہ (واقعہ) صبح کی نمازین تہا اُن دو رکعتون مین جو صبح سے پہلے ہوتی ہین جاننا چاہیے کہ تحقیق شان یہ ہے اقامت کے وقت فجر کی سنت ادا کرنے مین اختلاف ہے امام شافعی اور امام احمد تو بحکم اس حدیث کی اُسکو مکروہ جانتے ہین اور مالکیہ نے کہا اقامت ہوجانے کے بعد اور کوئی نماز شروع نہ کرے نہ فرض نہ نفل بدلیل اس حدیث کی کہ جب نماز کی اقامت کہی جاوے تو سوا فرض کے اور کوئی نماز نہین اور جب نمازی نماز پڑہ رہا ہو ادہر اقامت ہوجاوے تو اگر ایک رکعت کی فوت ہونیکا خوف ہو تو نیت توڑدے ورنہ تمام کرے اور جو لوگ نفلون کے توڑنے کے قائل ہین وہ اسحدیث کی عموم سے دلیل لیتے ہین اور ابو حامد وغیرہ اسی کی قائل ہین اور دوسرے علما نے نہی کو اس شخص کے ساتہ خاص کیا ہے جو نفل بعد اقامت کی شروع کرے اس آیت پر عمل کرنے کی واسطے کہ اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔ پہر مسلم بن خالد نے عمرو بن دینار سے اس حدیث مین یہ زیادہ کیا کہا گیا یارسول اللہ اور نہ فجر کی دو رکعتین آپ نے فرمایا نہ فجر کی دو رکعتین اسکو ابن عدی نے روایت کیا اور اسکی سند حسن ہے اور اسپر زیادت الا رکعتی الفجر کی اس حدیث مین پس کہا بیہقی نے اس زیادت کا کچہ اصل نہین اسیطرح ہے محلی مین ابوہریرہ رضی سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کی اقامت کہی جاوے تو اُس فرض کے سوا اور کوی نماز نہین ہوتی اور اس باب مین روایت ہے ابن بحینہ اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن سرجس اور ابن عباس اور انس رض سے ابوعیسی یعنے ترمذی نے کہا ابوہریرہ رض کی حدیث حسن ہے اور اسیطرح روایت کیا ایوب اور ورقا بن عمرو اور زیاد بن سعد اور اسمعیل بن مسلم اور محمد بن حجادہ نے عمرو بن دینار سے اُس نے عطا بن لیسار سے اُس نے ابوہریرہ رض سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا حماد بن زید اور سفیان بن عیینہ نے عمرو ابن دینار سے اور ان دونون نے اسکو مرفوع نہین کیا اور مرفوع حدیث ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے اور یہ حدیث روایت کی گئی ابوہریرہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوا اس وجہ کے اسکو عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابوسلمہ سے روایت کیا اُس نے ابوہریرہ سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ وغیرہ اہل علم کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ جب نماز کی اقامت کی جاوے تو آدمی سوا فرض کے اور کوئی نماز نہ پڑہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کا ترمذی ہے عطا بن لیسار سے روایت ہے اُس نے ابوہریرہ سے نقل کیا انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے

فرمایا جب نماز کی اقامت کہی جاوے تو سوای فرض کے اور کوئی نماز نہین اور محمد بن حاتم اور ابن رافع
نے ہمسے حدیث بیان کی دونون نے کہا ہم سے شبابہ نے کہا ہم سے ورقاء نے اسی اسناد سے
اور ہم سے یحیے بن حبیب حارثی نے بیان کیا کہا ہم سے روح نے کہا ہم سے زکریا بن اسحق نے کہا
کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہا مینے عطا بن یسار سے سُنا وہ ابوہریرہ سے نقل کرتے تہے
وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جب نماز کی اقامت ہو تو اور نماز نہین ہوتی سوای فرض کے ہم
سے عبد بن حمید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہمکو زکریا بن اسحاق نے خبر دی اسی اسناد
سے اسکی مثل اور ہم سے حسن حلوائی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہمکو حماد بن زید نے
خبر دی ایوب سے اُسنے عمرو بن دینار سے اُسنے عطا بن یسار سے اُن سے ابوہریرہ رض سے اُنہون نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل حماد نے کہا پہر مین عمرو بن دینار سے ملا تو اُسنے مجہے یہی حدیث سنائی اور
اسے مرفوع نکین کیا اسی طرح ہے صحیح مسلم مین اختصار کے ساتہ یہ جو کہا کہ حماد نے کہا پہر مین عمرو سے
ملا تو مجہے وہی حدیث بیان کی اور اُسنے مرفوع نہین کیا یہ کلام صحت حدیث اور اُسکے رفع مین
قدح نہین کرتا کیونکہ اکثر رواۃ نے اسکو مرفوع کیا ہے اور ترمذی نے کہا رفع کی روایت زیادہ صحیح
ہے اور پہلے ہم فصول سابقہ مین کتاب کے مقدمہ کے اندر کہہ آئے ہین کہ رفع مقدم ہے وقف پر بنابر
مذہب صحیح کے اگرچہ گنتی رفع کرنے والون کی کم ہو پہر کیونکر جب رفع کرنیوالون کی گنتی زیادہ ہو تو پہر
رفع کو ترجیح کیون نہ ہو ختم ہوا قول نووی کا شرح صحیح مسلم مین اور ایسا ہی ہے تدریب الراوی مین
اور معلوم کرنا چاہیے کہ جو ابراہیم حلبی شارح منیۃ المصلی شاگرد ابن الہمام وغیرہ نے طحاوی
وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود و ابو الدرداء صحابیون مین سے اور مسروق و حسن بصری و
ابن جبیر وغیرہ تابعین سے بعد قائم ہونے جماعت کے سنت فجر کے گوشہ مسجد مین پڑہ کر جماعت مین
شامل ہووے سو اس نقل سے سنت کا پڑہنا مسجد مین بعد اقامت صلوۃ کے جائز معلوم ہوتا ہی
پس یہ نقل صاحب ہدایہ اور صاحب فتح القدیر اور در مختار وغیرہ کی تقریر اور تحریر سے صحیح اور ثابت
نہین ہوتے کیونکہ جو ثابت ہوتی تو صاحب ہدایہ اور فتح القدیر کہ محقق حنفی مذہب کے ہین ضرور نقل کرتے
اُسکو حالانکہ نقل نہین کی بلکہ خلاف اس کے بلحاظ حدیث اِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا
الْمَكْتُوبَةُ کی سنت فجر کی مسجد مین پڑہنے کو مکروہ لکہا ہے چنانچہ بخوبی پہلے مذکور ہو چکا تو اس سے

معلوم ہوا کہ قول طحاوی وغیرہ کا جو ابراہیم حلبی مذکور نے نقل کیا ہو نزدیک صاحب ہدایہ اور صاحب
فتح القدیر وغیرہ کے پایہ اعتبار سے ساقط ہو والا ضرور نقل کرتے اور نیز فعل حضرت عمرؓ کا مخالف فعل
عبد اللہ بن مسعودؓ وغیرہ کے منقول ہے یعنے حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ ایک شخص سنت فجر کی پڑھ رہا ہے
وقت قائم ہونے جماعت کے تو اسکو مارا اور تعزیر دی اور عبد اللہ بن عمر نے دیکھا ایک شخص کو
کہ وقت اقامت موذن کے سنت فجر کی پڑھنے لگا تو اسکو کنکر مارا جیسا کہ بیہقی نے نقل کی اور
محلی شرح موطا میں مذکور ہے اور اگر بالغرض عبد اللہ بن مسعودؓ وغیرہ نے سنت فجر کی پڑھی ہو
تو جواب اسکا یہ ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ وغیرہ کو حدیث نہی کی نہیں پہونچی اور حدیث نہی کی نہ
پہونچنے میں کچھ تعجب نہیں کیونکہ مخفی رہا عبد اللہ بن مسعود پر ہاتھ کا گھٹنوں پر رکھنا رکوع میں اور
وہ ہمیشہ دونوں ہاتھ ملاکر ران میں رکھتے تھے موافق پہلے دستور کے اور مخالفت کی عبد اللہ
بن مسعودؓ نے سب صحابہ سے اس مسئلہ میں چنانچہ صحاح میں مذکور ہے حالانکہ رکھنا دونوں ہاتھوں
کا ملاکر ران میں منسوخ ہو چکا مگر عبد اللہ بن مسعود کو نسخ کی حدیث نہیں پہونچی حالانکہ رکوع
میں ہاتھ رکھنا گھٹنوں پر ہر وقت مدام معمول ہے ہر نماز میں اور یہ فعل ایسا مشہور عبد اللہ بن
مسعود پر مخفی رہا پس اسیطرح حدیث نہی سنت فجر کی پڑھنے میں بیچ مسجد کے وقت قائم
ہونے جماعت کی عبد اللہ بن مسعود اور ابو الدرداء کو نہ پہونچی اور اسیطرح عبد اللہ بن مسعود
اور ابو الدرداء بجای قراءت وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى کی والذکر والانثی پڑھتے تھے
حالانکہ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى قراءت متواترہ جمہور صحابہ کے نزدیک ہے اور یہی قراءت
متواترہ تمام قرآن مجید میں اور مصحف عثمانی میں اسیطرح سے مذکور ہے اور عبد اللہ بن مسعودؓ
اور ابو الدرداءؓ کو یہ قراءت متواترہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پہونچی جیسا کہ صحیح بخاری
اور صحیح مسلم وغیرہ میں یہ قصہ مذکور ہے پس بسبب لاعلمی اسحدیث نہی کے عبد اللہ بن مسعودؓ
اور ابو الدرداءؓ نے سنت فجر کی کبھی مسجد میں بر وقت قائم ہونے جماعت کی اگر پڑھی ہو تو
وہ معذور ہیں گے اور ہم پر انکا پڑھنا بمقابلہ حدیث صحیح کے کہ چھ سات صحابی سے منقول
ہے حجت نہیں ہو سکتی بموجب اس آیت کریمہ کے وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ
عَنْهُ فَانْتَهُوا ترجمہ اور جو چیز دی تمکو رسول نے پس لے لو اسکو اور عمل کرو اسپر اور جس چیز

سنت کو منع کیا پس باز رہنا اس سے اور نہ کرنا اسکو پس قول وفعل اور تقریر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے
واجب الاتباع ہے ہمت پر وقد روی عن عمر انہ کان اذا رای رجلا یصلی وھو یسمع
الاقامۃ ضربہ وعن ابن عمر انہ ابصر رجلا یصلی الرکعتین والمؤذن یقیم فحصبہ کذا
فی المحلی ترجمہ اور حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ جب کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ اقامت سنتے ہوئے
نماز پڑہتا ہو تو اُسے مارتے۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا وہ دو رکعت
(سنت فجر) پڑہ رہا ہے حالانکہ موذن اقامت کہہ رہا ہے تو ابن عمر نے اُسے کنکر مارا (محلی) اور
بعضے عالم حنفی درجواب حدیث نبی یوں تقریر کرتے ہیں کہ اس شخص نے کنارہ مسجد کے اوٹ میں
نہیں پڑہی تہی اس واسطے انکار اور زجر فرمایا اور اگر دور یا اوٹ میں پڑہتا تو مضائقہ نہیں تہا
تو حدیث صحیح مسلم انکے قول کو رد کرتی ہے جیسا کہ محلی میں موجود ہی ومن الحنفیۃ من قال انما
انکر النبی صلی اللہ علیہ وقال الصبح اربعا لانہ علم انہ صلی الفرض اولان الرجل
صلّٰہا فی المسجد بلا حائل فتشوش علی المصلین ویرد الاحتمال الاول قولہ صلی اللہ
علیہ لما فی الکتاب الصلوتان معا وما للطبرانی عن ابی موسی انہ صلی اللہ علیہ وسلم
رای رجلا یصلی رکعتی الغداۃ والمؤذن یقیم فاخذ منکبیہ وقال الا کان ھذا
قبل ھذا ویرد الثانی ما فی مسلم عن ابن سرجس دخل رجل المسجد وھو صلی اللہ
علیہ فی صلوۃ الغداۃ فصلی رکعتین فی جانب المسجد ثم دخل مع النبی صلی اللہ
علیہ فلما سلم النبی صلی اللہ علیہ قال یا فلان بای الصلوتین اعتددت
ابصلوتک وحدک ام بصلوتک معنا انتہی فانہ یدل علی ان اداء الرجل کانت
فی جانب لا مخالطا للصف وفی المحیط الرضوی اختلفوا فی الکراھۃ فیما اذا صلی
فی المسجد الخارج والامام فی الداخل فقیل لا یکرہ وقیل یکرہ لان ذلک کلہ کمکان واحد
فاذا اختلف المشائخ فیہ کان الاحوط ان لا یصلی کذا فی المحلی ترجمہ اور حنفیہ میں
سے بعض وہ علما ہیں جنہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انکار کیا اور فرمایا کیا
صبح کی نماز چار رکعت پڑہتا ہے تو اسکی وجہ یہی تہی کہ آپ کو معلوم تہا کہ وہ شخص فرض پڑہ چکا
ہے یا اس واسطے کہ اُس شخص نے مسجد میں بلا حائل پڑہ کر نمازیوں کو پریشان کیا تہا اور پہلا احتمال

کو رد کرتی ہے وہ روایت جو خود کتاب مین موجود ہے کہ فرمایا کیا دو نمازین اکٹھی اور وہ روایت جو طبرانی مین
ہے ابو موسیٰ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صبح کی دو رکعت سنت پڑہتے دیکھا اُس حال مین کہ
موذن اقامت کہہ رہا تہا تو آپ نے اُسکو کندہون کو پکڑا اور فرمایا یہ (یعنے سنت فجر) اس وقت سے پہلے
کیون نہ پڑہ لین اور دوسرے احتمال کو رد کرتی ہے مسلم کی روایت عبد اللہ بن سرجسؓ سے کہ ایک شخص مسجد مین
داخل ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑہ رہے تہے تو اُس شخص نے مسجد کے کونے مین دو
رکعتین پڑہین پہر آپکے ساتہ نماز مین شامل ہوگیا پس جب حضرتؐ فارغ ہوے فرمایا فلانے بہلا تم نے
کونسی نماز کو معتبر رکہا کیا جو نماز تمنے اکیلے پڑہی یا جونسی ہمارے ساتہ پڑہی کیونکہ یہ روایت اسی امر پر
دلالت کرتی ہے کہ اُس شخص نے مسجد کے کونے مین پڑہی تہی صف کے ساتہ ملکر نہین پڑہی تہی محیط
رضوی مین ہے کہ جب باہر صحن مسجد مین سنت پڑہے اور امام اندر مسجد مین نماز پڑہا رہا ہو تو اُس کے
مکروہ ہونے مین علما کا اختلاف ہے بعض تو کہتے مین مکروہ نہین بعض کہتے ہین مکروہ ہے کیونکہ ساری
مسجد ایک مکان کے حکم مین ہے پس جب مشائخ کا اختلاف ہوا تو احوط یہی ہے کہ نہ پڑہے اسی طرح ہے
محلی مین پس احادیث مذکورہ بالا سے صاف واضح ہوتا ہے کہ سنت فجر کی بعد کہڑے ہونے
جماعت فرض کے مطلقا نہ پڑہے نہ مسجد مین اور نہ خارج مسجد مین اور یہی مذہب ہے اہل علم اور سفیان
ثوری اور ابن المبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے جیسا کہ ترمذی سے واضح ہوتا ہے اور
مالکی مذہب سے بہی ایسا ہی سمجہا جاتا ہے جیسا کہ محلی شرح موطا سے معلوم ہوتا ہے اور ہدایہ و فتح القدیر
و در مختار سے پہلے مذکور ہو چکا کہ وقت اقامت کے مسجد مین سنت پڑہنی مکروہ ہے اور خارج مسجد مین
پڑہنی درست ہے بشرطیکہ دونون رکعت فرض کی نہ ہو جاوین لیکن بمضمون حدیث کے مطلق معلوم
ہوتا ہے نہ پڑہنا سنت کا خواہ مسجد مین ہو خواہ خارج مسجد کے ہو وقت قائم ہونے جماعت کے
فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْإِقَامَةِ نَافِلَةً وَإِنْ كَانَ يُدْرِكُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْإِمَامِ
وَرَدٌّ عَلَى مَنْ قَالَ إِنْ عَلِمَ أَنَّهُ يُدْرِكُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى أَوِ الثَّانِيَةَ يُصَلِّي النَّافِلَةَ انتهى مَا
قَالَ النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِ مُسْلِمٍ ترجمہ اس مین دلیل ہے اس امر پر کہ بعد اقامت کے نفل نہ پڑہے
اگرچہ امام کے ساتہ نماز مین شامل ہو سکتا ہو اور اس مین رد ہے اُس شخص پر جو کہتا ہے کہ اگر جانتا ہو کہ پہلی
رکعت یا دوسری رکعت پالیگا تو نفل (یعنے سنت فجر) پڑہ لے ختم ہوا قول نووی کا شرح صحیح مسلم سے

اور نہ پڑہنے سنت مین وقت قائم ہونے جماعت کی یہ حکمت ہی کہ دل جمعی سے ابتداے جماعت فرض مین
ملجاوی اور ثواب تکبیر اولی اور تکمیل فرض کی حاصل ہو اور صورت اختلاف کی نظاہر ہووی پس محافظت
فرض کے اوپر وجہ کمال کے مقتدی کو ضرور ہے اِنَّ الْحِکْمَةَ فِيْهِ اَنْ يَّتَفَرَّغَ لِلْفَرِيْضَةِ مِنْ اَوَّلِهَا فَيَشْرَعَ
فِيْهَا عَقِيْبَ شُرُوْعِ الْاِمَامِ وَاِذَا اشْتَغَلَ بِنَافِلَةٍ فَاتَهُ الْاِحْرَامُ وَفَاتَهُ بَعْضُ مُكَمِّلَاتِ الْفَرِيْضَةِ
فَالْفَرِيْضَةُ اَوْلٰى بِالْمُحَافَظَةِ عَلٰى اِكْمَالِهَا قَالَ الْقَاضِيْ وَفِيْهِ حِكْمَةٌ اُخْرٰى وَهُوَ النَّهْيُ عَنِ
الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْاَئِمَّةِ كَذَا قَالَ الْاِمَامُ النَّوَوِيُّ فِيْ شَرْحِ مُسْلِمٍ **ترجمہ** حکمت اس مین یہ ہی کہ فرض
کے لیے شروع سے فارغ ہو رہے پس امام کے شروع کرتے ہی اُسکے پیچھے شروع کردی اور جب نفلون مین
مشغول ہوگیا تو تکبیر اولی اُس سے جاتی رہیگی اور بعض فرض فوت ہوجاوینگے پس فرض کے اکمال پر محافظت
کرنی اولی ہے قاضی نے کہا اس مین ایک حکمت اور یہی ہے وہ امامون کی مخالفت کا منع ہونا اسی طرح
کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین اب آگے باقی رہی کلام اس مین کہ جس نے سنت فجر کی پہلے
نہ پڑہی ہو تو وہ سنت فجر بعد طلوع آفتاب کے پڑہے یا پہلے طلوع آفتاب کے پڑہے پس عبداللہ
ابن عمرؓ سے دونون طرح منقول ہے خواہ بعد طلوع آفتاب کے یا قبل طلوع کے مَالِكٌ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاتَهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ فَقَضَاهُمَا بَعْدَ اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ كَذَا فِيْ مُوَطَّا مَالِكٍ وَ
هٰكَذَا اَسْنَدَهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ جَاءَ اِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَكُنْ
صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَدَخَلَ مَعَهُمْ ثُمَّ جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ فَلَمَّا اَضْحٰى قَامَ فَصَلَّاهُمَا وَلَهُ مِنْ طَرِيْقِ عَطِيَّةَ
قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ قَضَاهُمَا حِيْنَ سَلَّمَ الْاِمَامُ مُحَلّٰى **ترجمہ** امام مالک سے روایت ہی کہ اُنکو پہونچی ہے
یہ بات کہ عبداللہ بن عمر کی فجر کی دو رکعت سنت فوت ہوگیئن تو بعد طلوع آفتاب کے اُنکو قضا کیا اسی
طرح ہے موطا امام مالک مین اور یہی طرح ابن ابی شیبہ نے نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے با اسناد نقل
کیا کہ ابن عمرؓ ایک قوم کے پاس گئے وہ نماز پڑہ رہے تھے ابن عمرؓ نے سنت کی دو رکعتین نہین پڑہی
تہین تو جماعت مین شامل ہوگئے پھر اپنے جاے نماز مین بیٹھے رہے جب دن چڑہ گیا کہڑے ہوئے اور سنت
کی دو رکعتین پڑہین اور ابن ابی شیبہ ہی نے عطیہ کے طریق سے نقل کیا کہ مینے ابن عمر کو دیکہا جب
امام نے سلام پھیرا اُس وقت سنت کو قضا کر لیا (محلی) اور نیز حدیث مرفوع آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے درباب قضاء سنت بعد طلوع آفتاب کے ابوہریرہؓ سے ترمذی مین موجود ہے اور کہا ترمذی

نے اور اُسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور ابن مبارک و اسحاق کا
ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَرْفُوْعًا مَنْ لَّمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ قَالَ
التِّرْمِذِیُّ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ الثَّوْرِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ
وَاِسْحَاقُ انْتَهٰی مَا فِی التِّرْمِذِیِّ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے مرفوعا روایت ہی کہ جس نے سنت فجر نہ پڑہی
ہون وہ بعد طلوع آفتاب کے پڑہ لے ترمذی نے کہا کہ اسی پر ہے عمل نزدیک اہل علم کے اور یہی قول
ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور ابن المبارک اور اسحق کا (ترمذی) اور ابوداؤد اور
ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ سے بعد فرض قبل طلوع آفتاب کے بہی پڑہنا سنت فجر کا واضح ہوتا ہے
کہ قیس بن عمر صحابی وقت اقامت جماعت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جماعت مین شامل
ہوئے اور بعد ادای فرض کے سنت فجر کی جلدی سے پڑہنے لگے اتنے مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم
جماعت سے فارغ ہوئے اور پایا قیس کو سنت پڑہتے ہوئے تو فرمایا اے قیس ٹہیر جا آیا دو نماز اکٹہی
پڑہتا ہے تو قیس نے کہا ای رسول خدا کے مینے سنت فجر کی پہلے نہین پڑہی تہی سو مینے یہ دو رکعت
سنت فجر کی پڑہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس نہین مضایقہ اس وقت یعنے جب کہ پہلی
تونے سنت فجر کی نہین پڑہی تہی اور بعد ادا فرض کے تونے پڑہی تو اُسکے پڑہنے کا مضایقہ
نہین تو اس کلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف واضح ہوا کہ بعد فرض صبح کے سنت فجر
کی پڑہنی روا ہے اور نفل پڑہنا مکروہ ہے جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے تو حدیث نہی سے سنت
فجر کی مستثنا اور خارج ہوئی اور نہی اسپر وارد نہین ہوتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیس کے سنت
پڑہنے پر خاموش رہے اور ایک روایت مین یون فرمایا کہ بامضایقہ اور ایک روایت مین مسکرائے
اور اسیواسطے ایک جماعت علمار مکہ معظمہ کی حدیث قیس پر عمل کرنے کو روا رکہتی ہے پس جو
شخص بعد ادار فرض کے سنت فجر کی پڑہنے کو شدت سے منع کرتے ہین تو قول اُن کا موجب حدیث
قیس کے مقبول نہ ہوگا کیونکہ اس مین وسعت پائی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت کار اس
حدیث کو مرسل کہینگے اور حدیث مرسل حنفی مذہب اور مالکی مذہب مین حجت ہی چنانچہ نور الانوار
اور توضیح وغیرہ مین مذکور ہے **باب** مَنْ فَاتَتْهُ مَتٰی یَقْضِیْهَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ
اَخْبَرَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ قَیْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم رَجُلًا یُصَلِّیْ بَعْدَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ رَکْعَتَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم صَلٰوۃُ الصُّبْحِ رَکْعَتَانِ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ لَمْ اَکُنْ صَلَّیْتُ الرَّکْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّیْتُهُمَا الْاٰنَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ یَحْیَی الْبَلْخِیُّ قَالَ قَالَ سُفْیَانُ کَانَ عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ رَوٰی عَبْدُ رَبِّهٖ وَیَحْیٰی اَبْنَا سَعِیْدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ مُرْسَلًا اَنَّ جَدَّهُمْ زَیْدًا صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم انتہی مافی ابی داؤد **بَابُ** مَاجَاءَ فِیْمَنْ تَفُوْتُهُ الرَّکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ یُصَلِّیْهِمَا بَعْدَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ جَدِّهٖ قَیْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلَّیْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم فَوَجَدَنِیْ اُصَلِّیْ فَقَالَ مَهْلًا یَا قَیْسُ اَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم اِنِّیْ لَمْ اَکُنْ رَکَعْتُ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا اِذًا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ لَا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ وَقَالَ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ سَمِعَ عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ مِنْ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَاِنَّمَا یُرْوٰی هٰذَا الْحَدِیْثُ مُرْسَلًا وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ مَکَّةَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ لَمْ یَرَوْا بَاْسًا اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَکْتُوْبَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَسَعْدُ بْنُ سَعِیْدٍ هُوَ اَخُوْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدِ الْاَنْصَارِیِّ وَقَیْسٌ هُوَ جَدُّ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ وَّیُقَالُ هُوَ قَیْسُ بْنُ عَمْرٍو وَّیُقَالُ هُوَ قَیْسُ بْنُ قَهْدٍ وَّاِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِیْثِ لَیْسَ بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیُّ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ قَیْسٍ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم خَرَجَ فَرَاٰی قَیْسًا انتہی مَا فِی التِّرْمِذِیِّ هٰکَذَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ فَقَطْ ترجمہ باب اُس شخص کا جس کی سنت فوت ہو جاوے اُسکو کس وقت پڑھے ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن نمیر نے سعد بن سعید سے اُس نے کہا مجھ سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی قیس بن عمرو سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا فجر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی نماز کی دو ہی رکعت ہیں اُس شخص نے کہا میں نے فجر کی پہلی دو رکعت سنت

نہین پڑہی تہین تواب انکو پڑہ لیا ہے پس آپ چپ ہو رہے ہم سے حامد بن یحیےٰ بلخی نے حدیث بیان کی
کہا سفیان نے کہا عطا بن ابی رباح یہی حدیث بیان کیا کرتے تہے سعد بن سعید سے ابو داود نے
کہا عبد اللہ اور یحیےٰ نے جو دونون سعید کے بیٹے ہین اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا کہ انکے دادا
یزید نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نماز پڑہی (ابوداود) **باب** اُس شخص کے بیان مین جس
کی فجر کی پہلی دو رکعت سنت فوت ہوجاوین تو فجر کی نماز کے بعد انہین پڑہ لے ہم سے محمد بن عمرو
سواق نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن محمد نے اُس نے سعد بن سعید سے اُس نے محمد بن ابرہیم
سے اُس نے اپنے دادا قیس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے ادہر نماز کی اقامت
ہوگئی تو مینے آپکے ساتہہ نماز پڑہ لی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہرے تو مجہے دیکہا مین نماز پڑہ
رہا ہون تو فرمایا ٹہیر جا ای قیس کیا دو نمازین اکٹہی مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے سنت فجر کی دو
رکعتین نہین پڑہی تہین تو فرمایا اس وقت مضایقہ نہین ابو عیسےٰ (ترمذی) نے کہا محمد بن ابرہیم
کی حدیث کو اس طرح ہم نہین پہچانتے مگر حدیث سعد بن سعید سے اور سفیان بن عیینہ نے کہا ہر
حدیث کو عطا بن ابی رباح نے سعد بن سعید سے سُنا اور یہ حدیث تو مرسلاً ہی مروی ہے اور اہل
مکہ سے ایک قوم اس حدیث کے ساتہ قائل ہین وہ کچہ مضایقہ نہین دیکہتے کہ آدمی دو رکعت سنت فجر
بعد فرض سورج چڑہنے سے پہلے پڑہ لے ابو عیسےٰ نے کہا اور سعد بن سعید وہ یحیےٰ بن سعید انصاری
کا بہائی ہے اور قیس وہ یحیےٰ بن سعید کا دادا ہے اور کہا جاتا ہے وہ قیس بن عمرو ہے اور کہا
جاتا ہے قیس بن قہد اور اس حدیث کا اسناد متصل نہین محمد بن ابراہیم تیمی نے قیس سے نہین
سنا اور بعضون نے اس حدیث کو سعد بن سعید سے روایت کیا اُس نے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی صلے
اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو قیس کو دیکہا تمام ہوا کلام ترمذی کا اسی طرح ابن ماجہ نے بہی
اسکو روایت کیا **اور** سنت فجر کی قضا نہین ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے
اور نزدیک امام محمد کے تا زوال قضا کرے اور بعضے کہتے ہین کہ جو قضا کریگا تو نفل ہون گے
نزدیک شیخین کے اور محسوب سنت ہونگی نزدیک امام محمد کے قضا کرنا چہوڑنے سے بہتر ہے

جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ولا یقضیہما اے سنۃ الفجر الا حال کونہا تبعا للفرض قبل الزوال
او بعدہ علی اختلاف المشائخ کما فے النہر ناشئ وقیل یقضی بعدہ اجماعا والکلام دال علی

انما اذا فاتت وصدها لا تقضي وہذا عندہما واما عند محمد فیقضیہما الی الزوال استحسانا وقیل لا خلاف فیہ فان عندہ لو لم یقض فلا شئ علیہ واما عندہما فلو قضی لکان حسنا وقیل الخلاف فی انہ لو قضی کان نفلا عندہا سنتہ عندہ کما فی جامع الرموز واللہ اعلم بالصواب فاعتبروا یا اولی الالباب

حسبنا اللہ | محمد علی | نذیر حسین محمد | حررہ السید شریف حسین

فتوی عورتون کو سونے کا زیور پہننے کا

سوال کیا فرماتے ہین علما دین اس مسئلہ مین کہ زیور سونے کا عورتون کو پہننا درست ہے یا نہین بعض لوگ کہتے ہین کہ حدیث مین منع آیا ہے **جواب** ارباب فطانت پر مخفی نہین کہ مباح ہونا زیور سونے اور چاندی کا عورتون کے حق مین چند آیات قرآن مجید سے دلالۃً واضح ہوتا ہے چنانچہ سورہ زخرف مین خدا تعالی فرماتا ہے اَوَمَنْ یُنَشَّؤُ فِی الْحِلْیَۃِ وَھُوَ فِی الْخِصَامِ غَیْرُ مُبِیْنٍ ترجمہ آیا آنکہ پرورده مے شود در زیور واو در صفت خصومت ظاہر نمیگردد کذا فی فتح الرحمن لشاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی اور ایسا شخص کہ پلتا رہے گہنے مین اور جہگڑے مین بات نہ کہہ سکے ترجمہ شاہ عبد القادر اور تفسیر ابن عباس مین مذکور ہے اَوَمَنْ یُنَشَّؤُ یُغَذّٰی وَیُرَبّٰی فِی الْحِلْیَۃِ حِلْیَۃِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَھُوَ فِی الْخِصَامِ فِی الْکَلَامِ غَیْرُ مُبِیْنٍ غَیْرُ ثَابِتِ الْحُجَّۃِ وَھُنَّ النِّسَاءُ انتہی فِیْہِ دَلِیْلٌ عَلٰی اِبَاحَۃِ الْحُلِیِّ لِلنِّسَاءِ وَاَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الذَّھَبِ لِلنِّسَاءِ فَلَمْ یَرَ بِہٖ بَاْسًا وَتَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ کَذَا فِیْ تَفْسِیْرِ الْاِکْلِیْلِ لِلشَّیْخِ جَلَالِ الدِّیْنِ السُّیُوْطِیِّ الْمَسْئَلَۃُ الثَّالِثَۃُ دَلَّتِ الْاٰیَۃُ عَلٰی اَنَّ الْحُلِیَّ مُبَاحٌ لِلنِّسَاءِ انتہی مَا فِی التَّفْسِیْرِ الْکَبِیْرِ مُخْتَصَرًا ترجمہ اور ینشؤ کا معنے ہے غذا دیا جائے پرورش پاوے فی الحلیۃ مین حلیہ سے مراد ہے زیور سونے چاندی کا وہو فی الخصام مین خصام سے مراد ہے کلام گفتگو۔ غیر مبین کا معنے ہے حجت نہ ثابت کر سکنے والا اور وہ عورتین ہین اس مین دلیل ہے عورتون کے لیے زیورون کے مباح ہونے پر ابن ابی حاتم نے ابو العالیہ سے نقل کیا کہ ان سے کسی نے عورتون کے لیے سونے کے زیور کا مسئلہ پوچہا تو انہون نے اُس مین کچہ مضایقہ نہ دیکہا اور یہ آیت پڑہی اسیطرح ہی تفسیر اکلیل مین جو شیخ جلال الدین سیوطی

کی تصنیف ہی مسئلہ تیسیر اس آیت مین دلیل ہے اس امر پر کہ عورتون کو زیور مباح ہین (تفسیر کبیر باختصار)
پس لفظ ینشؤ فی الحلیۃ سے مستفاد ہوا کہ حرص مفرط زینت زیور کی عورت کو جبلی اور خلقی ہے اور خدائی
تعالی نے اُسکی حرص مین اُنکو معذور رکھا اور اُسکی نہی نہین فرمائی بلکہ اس مین اباحت دلالۃً پائی گئی
کما لا یخفے علی المتامل المتفطن اور اس زینت کا بیان بخوبی سورۂ نور مین مذکور ہے **قولہ تعالے** وَ
لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا فَسَّرَہٗ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْوَجْہِ وَالْکَفَّیْنِ اَخْرَجَہٗ ابْنُ اَبِی
حَاتِمٍ فَاسْتَدَلَّ بِہٖ مَنْ اَبَاحَ النَّظَرَ اِلٰی وَجْہِ الْمَرْاَۃِ وَکَفَّیْھَا حَیْثُ لَا فِتْنَۃَ وَفَسَّرَہٗ ابْنُ مَسْعُوْدٍ
بِالثِّیَابِ وَفَسَّرَ الزِّیْنَۃَ بِالْخَاتَمِ وَالسِّوَارِ وَالْقُرْطِ وَالْقِلَادَۃِ وَالْخَلْخَالِ اَخْرَجَہٗ ابْنُ اَبِی
حَاتِمٍ اَیْضًا ترجمہ اللہ تعالی کا فرمانا اور نہ ظاہر کرین زینت اپنی مگر جو اُس سے ظاہر ہے ابن عباسؓ
نے اسکی تفسیر کی ساتھ مونہ اور دونون ہتھیلیون کے اسکو ابن ابی حاتم نے نقل کیا پس جن لوگون نے
عورت کا مونہ اور دونون ہتھیلیون کا دیکھنا مباح رکھا جہان فتنے کا اندیشہ نہ ہوا انہون نے
اس آیت سے دلیل لی اور ابن مسعودؓ نے اسکی تفسیر کی کپڑون کے ساتھ اور (نیز) زینت کی تفسیر کی ساتھ
انگوٹھی اور کنگن اور بالی اور ہنسلی اور جھانجھر کے اسکو ابن ابی حاتم نے نقل کیا **وقولہ تعالی**
وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِھِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِھِنَّ فِیْہِ النَّھْیُ عَنْ تَحْرِیْکِ رِجْلِھَا بِالْخَلْخَالِ
عَمَدًا لِیُسْمَعَ صَوْتُہٗ اِنْتَھٰی مَا فِی الْاِکْلِیْلِ لِلسُّیُوْطِیِّ ترجمہ اور یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا اور نہ مارین
اپنے پاؤن تاکہ معلوم ہو وہ چیز جو چھپاتی ہین اپنی زینت سے اس مین منع کرنا ہے حرکت دینے پاؤن
کے ساتھ جھانجھرون کے دیدہ دانستہ تاکہ اُسکا آواز سنا جاوے (اکلیل) اور تفسیر ابن عباسؓ مین
مذکور ہے وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اَلدُّمْلُوْجُ وَالْوِشَاحُ وَغَیْرُ ذٰلِکَ وَلَا یَضْرِبْنَ
بِاَرْجُلِھِنَّ اِحْدٰیھُمَا بِالْاُخْرٰی لِیَقْرَعَ الْخَلْخَالُ بِالْخَلْخَالِ اِنْتَھٰی قَالَ اَکْثَرُ الْمُفَسِّرِیْنَ
اَلزِّیْنَۃُ ھٰھُنَا اُرِیْدَ بِھَا اُمُوْرٌ ثَلٰثَۃٌ اَحَدُھَا الْاَصْبَاغُ کَالْکُحْلِ وَالْخِضَابِ بِالْوَسْمَۃِ فِیْ
حَاجِبَیْھَا وَالْغُمْرَۃِ فِیْ خَدَّیْھَا وَالْحِنَّاءِ فِیْ کَفَّیْھَا وَقَدَمَیْھَا وَثَانِیْھَا الْحُلِیُّ کَالْخَاتَمِ وَالسِّوَارِ
وَالْخَلْخَالِ وَالدُّمْلُجِ وَالْقِلَادَۃِ وَالْاِکْلِیْلِ وَالْوِشَاحِ وَالْقُرْطِ وَثَالِثُھَا الثِّیَابُ اِنْتَھٰی مَا فِی
التَّفْسِیْرِ النِّیْشَاپُوْرِیِّ وَالْکَبِیْرِ ترجمہ ولا یبدین زینتھن یعنی زینت سے مراد ہے بازو بند ہار وغیرہ
اور اپنے پاؤن نہ مارین یعنے ایک کو دوسرے کے ساتھ تاکہ ایک جھانجھ دوسری کے ساتھ ملکر آواز نہ کرے

اکثر مفسرین نے کہا زینت سے مراد اس جگہ تین امور ہین ایک رنگ جیسے سرمہ مہندی وسمہ اپنے ابرو پر اور
غازہ رخساروں پر اور مہندی ہاتھوں پاؤن کی ہتھیلیوں مین دوسرے زیور جیسے انگوٹھی کنگن جھانجھ
بازوبند ہنسلی سر بند ہار بالی تیسرے کپڑے لباس (تفسیر نیشاپوری وکبیر) اور سورہ رعد مین
خدا تعالی فرماتا ہے وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ وازانچہ میگدازند ش
در آتش بطلب پیرایہ یا بطلب رخت خانہ (فتح الرحمن) اور جس چیز کو دہونکتے ہین آگ مین واسطے
زیور کے یا اسباب کے ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ طَلَبَ حِلْيَةٍ تَلْبَسُونَهَا يَقُولُ مَثَلُ الْحَقِّ مَثَلُ الذَّهَبِ وَ
الْفِضَّةِ يُنْتَفَعُ بِهَا كَذٰلِكَ الْحَقُّ يُنْتَفِعُ بِهِ صَاحِبُهُ انتهى مَا فِي تَفْسِيرِ ابْنِ عَبَّاسٍ ابْتِغَاءَ
حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ أَيْ بِطَلَبِ اتِّخَاذِ حِلْيَةٍ وَهِيَ مَا يُتَزَيَّنُ بِهِ كَالْحُلِيِّ الْمُتَّخَذَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ
الْفِضَّةِ قَوْلُهُ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ قَالَ أَهْلُ الْمَعَانِي الَّذِي يُوقَدُ عَلَيْهِ لِابْتِغَاءِ حِلْيَةٍ الذَّهَبُ
وَالْفِضَّةُ وَالَّذِي يُوقَدُ عَلَيْهِ لِابْتِغَاءِ الْأَمْتِعَةِ الْحَدِيدُ وَالنُّحَاسُ وَالرَّصَاصُ وَالْأُسْرُبُّ
كَذَا فِي التَّفْسِيرِ الْكَبِيرِ وَالْمَقْصُودُ مِنْ ذٰلِكَ بَيَانُ مَنَافِعِهَا كَذَا فِي الْبَيْضَاوِيِّ وَالْحُلِيُّ بِضَمِّ
الْحَاءِ وَكَسْرِ اللَّامِ وَالْيَاءِ الْمُشَدَّدَةِ أَصْلُهُ حُلُوْيٌ فُعِلَّلَ جَمْعُ حَلْيٍ بِالْفَتْحِ اسْمٌ لِكُلِّ مَا يُتَزَيَّنُ
بِهِ مِنْ مَصَاغِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَذَا فِي نِهَايَةِ الْجَزَرِيِّ ترجمہ ابتغاء حلیہ سے مراد ہے زیور کی
طلب جسکو پہنتے ہو اللہ تعالی فرماتا ہے حق کی مثال سونے چاندی کی طرح ہے کہ اُس سے فائدہ
اٹھایا جاتا ہے اسیطرح حق کے ساتھ صاحب حق فائدہ اٹھاتا ہے (عباسی) ابتغاء حلیۃ او متاع
یعنے زیور بنانے کی خواہش کے واسطے اور زیور وہ ہے جس سے زینت کی جاوے جمال بڑہایا
جاوے جیسے زیور جو چاندی سونے سے بنائے جاتے ہین اہل معانی نے کہا جس چیز پر زیور بنانے
کے واسطے آگ جلائی جاتی ہے وہ سونا اور چاندی ہے اور جس چیز پر متاعین بنانے کے واسطے
آگ جلائی جاتی ہے وہ لوہا تانبا رانگ سیسا ہی اسیطرح ہے تفسیر کبیر مین اور مقصود اس سے اس کے
منافع کا بیان ہے اسیطرح ہے بیضاوی مین اور حلی ساتھ ضم حا مہملہ اور کسرہ لام اور یای مشددہ
کے اسکا اصل حلوی تہا پہر اس مین تعلیل کی گئی جمع ہے حلی بالفتح کی نام ہے ہر چیز کا جس کے ساتھ
زینت حاصل کی جاتی ہے سونے چاندی سے بناکر اسیطرح ہے نہایہ جزری مین اور خاص کرنا
چاندی کو تخصیص بلا مخصص اور مخالف سوق آیات قرآنیہ کے ہے کما لا یخفی علی المتامل الماہر

اور اباحت زیور سونیکی عورتون کو عموماً ثابت ہوتی ہے صحیح بخاری اور مسلم سے **بَابُ الْعَرْضِ فِي**
الزَّكوٰةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَ
سِخَابَهَا كَذَا فِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ حلی یعنے زیور عام ہے سونیکا ہو یا چاندی کا **کقولہ تعالے**
مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا الآیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کو فرمایا کہ صدقہ یعنے زکوۃ نکالو اگرچہ
زیورون سے تمہاری ہو۔ اور زیور دونون طرح کا ہوتا ہے اَلْخُرْصُ بِالضَّمِّ وَيُكْسَرُ حَلْقَةُ الذَّهَبِ وَ
الْفِضَّةِ أَوْ حَلْقَةُ الْقُرْطِ وَالْحَلْقَةُ الصَّغِيرَةُ كَذَا فِي الْقَامُوسِ خرص بالضم والکسر حلقہ زر و نقرہ
کذا فی الصراح و سخاب بکسر سین مہملہ و خاء معجمہ قلادہ یعنے گردن بند فارسی یعنے جو زیور گلے مین پہنا
جاتا ہے ہر عرف مین پس سخاب بہی عام ہے سونیکا ہو یا چاندی وغیرہ کا ہر شخص حسب مقدور بناتا
ہے زینت کے واسطے و قرط بالضم گوشوارہ پس گوشوارہ بہی عام ہے چاندی کا ہو یا سونیکا مرصع و جڑاؤ
ہو یا نہ ہو اور امام بخاری نے کتاب اللباس مین ذکر کیا ہے **بَابُ الْخَاتَمِ لِلنِّسَاءِ** وَكَانَ عَلَى
عَائِشَةَ خَوَاتِيمُ الذَّهَبِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ
مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَيْنِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فَصَلَّى
قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَأَتَى النِّسَاءَ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ
الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ انتهى هَكَذَا فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ قَالَ ابْنُ دُرَيْدٍ كُلُّ مَا عُلِّقَ
مِنْ شَحْمَةِ الْأُذُنِ فَهُوَ قُرْطٌ سَوَاءٌ كَانَ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ خَرَزٍ انتهى مَا نَقَلَ النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِ مُسْلِمٍ
ترجمہ باب ہے انگوٹھی کا واسطے عورتون کے عائشہ پر سونے کی انگوٹھیان تہین ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا
کہا ہمکو ابن جریج نے خبر دی کہا ہمکو حسن بن مسلم نے خبر دی طاوس سے ابن عباسؓ سے کہا مین عیدین
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ حاضر ہوا تو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑہی ابو عبد اللہ نے کہا
ابن وہب نے ابن جریج سے زیادہ کیا پس آپ عورتون کے پاس آئے پس عورتین اپنی چہاپین انگوٹھیان
بلال کے کپڑے مین لگین ڈالنے (صحیح مسلم) ابن درید نے کہا جو کچہ نرمہ کان مین لٹکایا جاوے اُسے
قرط کہتے ہین خواہ سونے کی ہو خواہ چاندی کی یا منکون کی (نووی شرح صحیح مسلم) اور امام بخاری
نے **بَابُ حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الْأَهْلِ** (باب اپنے گہر والون سے اچہی طرح گذران کرنا) کا منعقد کیا
گیارہ عورتون کے قصہ مین قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ

أُذُنَيَّ ترجمہ کہا گیا ہوین نے شوہر میرا ابوزرع ہے پس کیا خوب شخص ابوزرع ہے ہلادیا اور بھاری کردیا
زیوروں سے میری دونوں کانوں کو بعد بیان تمام حدیث کی حضرت عائشہؓ فرماتی ہین قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنْتُ لَکِ کَاَبِیْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ انتہی مَا فِیْ صَحِیْحِ الْبُخَارِیِّ وَصَحِیْحِ مُسْلِمٍ مُخْتَصَرًا
ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تیرے لیے ایسا ہون جیسا ابوزرع ام زرع کیلیے البخاری مسلم
باختصار پس ابوزرع کے قصہ سے صاف واضح ہوا کہ اُس مرد نخیر صاحب ثروت اور دولت نے ام
زرع کے دونوں کانومین بلے بالیان سونے اور چاندی کی بنادی تہین بلکہ سور دیدح اور اہتمام
زینت خاص زیور سونے کو مقتضی اور مرجح ہے اور بہر ذی مقدور چاندی کے زیور کو عیب رکہتا ہے
خصوصا کان کے زیور مین اسی بنا پر حضرت عائشہ کے پاس خواتیم ذہب کی تہین اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات مبارک کو ساتھ ابوزرع کے تشبیہ دی اور امام نووی شارح مسلم نے تحت
جملہ اَنَاسَ مِنْ حُلِیٍّ اُذُنَیَّ کے لکہا ہے مَعْنَاہُ حَلَّانِیْ قِرَطًا وَشُنُوْفًا فَهِیَ تَتَحَرَّكُ لِكَثْرَتِهَا
انتہی کَلَامُ الشَّارِحِ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ السِّکِّیْتِ اُذُنَیَّ وَفَرْعَیَّ وَفَرْعَا الْاِنْسَانِ یَدَاهَا وَالْحُلِیُّ
حِیْنَئِذٍ یَعُمُّ الْقُرْطَ وَالشَّنَفَ وَالسِّوَارَ وَالْمِعْضَدَ وَتَنْکِیْرُ حُلِیٍّ وَشَحْمٍ لِلتَّکْثِیْرِ کُلُّهُ مِنَ
الْفَائِقِ ترجمہ اسکا معنے یہ ہے کہ اُس نے میرے کانوں مین بالیان اور مرکیان ڈالین پس اُنکی کثرت
کی وجہ سے کان ہلتے ہین شارح کا کلام ختم ہوا اور ابن سکیت کی روایت مین ہے اوذنی وفرعی یعنے
میری ہر دو کان اور دونوں فرع کو زیور سے بہر دیا فرع سے مراد ہین انسان کے دونوں ہاتہ اور زیور
اُس وقت عام ہے بالی گوشوارہ کنگن اور بازوبند کو شامل ہے اور حلی اور شحم کا نکرہ لانا تکثیر کے
واسطے ہے (فائق) بالی نوعی از زیور کہ از سیم و زر سازند و در گوش آویزند پس اگر در نرمہ گوش
آویزند بعربی آنرا قرط بضم قاف و سکون راء مہملہ و طاء مہملہ گویند و اگر در اعلاے گوش آویزند
بعربی آنرا شنف بفتح شین معجمہ و سکون نون و فا در آخر گویند و بفارسی ہمہ را گوشوار و گوشوارہ
و آویزہ گوش گویند کذا فی نفائس اللغات الغرض حدیث صحیح بخاری اور مسلم سے حلی عام مستفاد
ہوتا ہے سونے کی قسم سے ہو یا چاندی کی قسم سے اور تخصیص چاندی بلا مخصص اور بلا مرجح باطل ہے
بلکہ ہو بدا انتہا طلائی اُسکے تحریر ہوتی ہین فِیْ اَبِیْ دَاؤُدَ فِیْ بَابِ الْکَنْزِ مَا هُوَ وَزَکٰوۃِ الْحُلِیِّ
حَدَّثَنَا اَبُوْ کَامِلٍ وَحُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَۃَ الْمَعْنٰی اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيْظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا اَتُعْطِيْنَ زَكٰوةَ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالَ اَيَسُرُّكِ اَنْ يُّسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَاَلْقَتْهُمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ انتهى مَا فِيْ اَبِيْ دَاوٗدَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ قَالَ الْحَافِظُ عَبْدُ الْعَظِيْمِ الْمُنْذِرِيُّ لَعَلَّ التِّرْمِذِيَّ قَصَدَ الطَّرِيْقَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرَهُمَا وَاِلَّا فَطَرِيْقُ اَبِيْ دَاوٗدَ لَا مَقَالَ فِيْهَا ثُمَّ بَيَّنَهَا رَجُلًا رَجُلًا كَذَا فِي الْمُحَلّٰى شَرْحِ مُوَطَّا مَالِكٍ قَالَ فِيْ فَتْحِ الْقَدِيْرِ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ بْنُ قَطَّانٍ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ فِيْ مُخْتَصَرِهٖ اِسْنَادُهٗ لَا مَقَالَ فِيْهِ وَاَيْضًا اَخْرَجَ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ وَاِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ كَذَا فِي الْمُحَلّٰى **بَابٌ** فِي الْحَرِيْرِ لِلنِّسَاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِيْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ فِيْ سُنَنِهٖ وَفِي النَّسَائِيِّ فِيْ بَابِ تَحْرِيْمِ لُبْسِ الذَّهَبِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَحَلَّ لِاِنَاثِ اُمَّتِي الْحَرِيْرَ وَالذَّهَبَ وَحَرَّمَهٗ عَلٰى ذُكُوْرِهَا انتهى تَحْرِيْمُ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِيْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ انتهى مَا فِي النَّسَائِيِّ **ترجمہ** ابوداؤد میں ہے اِس باب میں کہ کنز کیا ہے اور زیور کی زکوۃ کا بیان ہم سے ابوکامل اور حمید بن مسعدہ نے بیان کیا کہ خالد بن حارث نے اُن سے حدیث بیان کی کہا ہم سے حسین نے حدیث بیان کی عمرو بن شعیب سے اُس نے اپنے باپ سے اُنھوں نے اپنے دادا سے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اسکے ساتھ اُسکی لڑکی تھی اور اُسکی لڑکی کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے کنگن تھے حضرت نے اُس سے فرمایا کیا تو اسکی زکوۃ دیا کرتی ہے اُس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تجھے خوش آتا ہے کہ اسکے بدلے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے آگ کے دو کنگن پہنائے راوی نے کہا اُس نے

دونون کنگن اُتار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ڈالدیے اور کہا یہ اللہ اور رسول کے لیے ہین (ابوداؤد اور ایسطرح اسکو نسائی نے روایت کیا حافظ عبد العظیم منذری نے کہا شاید ترمذی نے اُنہین دو طریق کا ارادہ کیا جنکو خود ذکر کیا ورنہ ابوداؤد کے طریق مین کچہ کلام نہین پہر اُس طریق کے ایک ایک راوی کا حال بیان کیا (محلی شرح موطا امام مالک) فتح القدیر مین کہا ہی ابوالحسن بن قطان نے کہا اسکی اسناد صحیح ہے منذری نے اپنی مختصر مین کہا اسکی اسناد مین کچہ کلام نہین نیز ابوداؤد نے ام سلمہ سے روایت کیا وہ کہتی ہین مین سونے کے زیور پہنا کرتی تہی تو مینے کہا یا رسول اللہ کیا یہ کنز ہے آپنے فرمایا جو مال نصاب زکوۃ کو پہونچے پس اُسکی زکوۃ ادا کی جاوے تو وہ کنز نہین اور اسکی اسناد عمدہ ہے (محلی)

باب عورتون کو ریشم پہننے کے بیان مین عبداللہ بن زریر سے روایت ہی اُس نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے فرماتے سنا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشم کو اپنے داہنے ہاتہ مین لیا اور سونیکو بائین ہاتہ مین پہر فرمایا یہ دونو میری امت کے مردون پر حرام ہین اسکو ابوداؤد نے اپنی سُنن مین روایت کیا اور نسائی مین سونا پہننے کے حرام ہونے کے باب مین ابوموسی اشعریؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے میری امت کی عورتون کے لیے ریشم اور سونا حلال کیا ہی اور مردون پر حرام انتہے مردون پر سونیکا حرام ہونا عبداللہ بن زریر سے روایت ہی کہ اُنہون نے حضرت علیؓ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کو داہنے ہاتہ مین لیا اور سونے کو بائین ہاتہ مین پہر فرمایا یہ دونون میری امت کے مردون پر حرام ہین (نسائی) اس حدیث کو نسائی نے چار طریق سے روایت کیا ہے علی مرتضیٰؓ اور ایک طریق ابوموسی اشعریؓ سے اور ابن ماجہ نے بہی اس حدیث کو حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے اور نیز حضرت عائشہؓ سے قَالَتْ اَهْدَى النَّجَاشِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقَةً فِيهَا خَاتَمُ ذَهَبٍ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ فَاَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِعُودٍ وَاِنَّهُ لَمُعْرِضٌ عَنْهُ اَوْ بِبَعْضِ اَصَابِعِهِ ثُمَّ دَعَا بِابْنَةِ ابْنَتِهِ اُمَامَةَ بِنْتِ اَبِي الْعَاصِ فَقَالَ تَحَلَّيْ بِهٰذَا يَا بُنَيَّةُ انتهى ما في ابن ماجة **ترجمہ** حضرت عائشہ کہتی ہین نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہدیہ بہیجا ایک حلقہ اُس مین سونے کی انگشتری تہی جس مین حبشی نگینہ تہا تو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی سے لیا حالانکہ آپ اُس سے اعراض کرنے والے تہے یا بعض انگلیون سے پکڑا پہر آپنے اپنی نواسی امامہ بنت ابوالعاص کو بلا کر فرمایا لو بیٹی یہ

یہ زیور پہنو (ابن ماجہ) ابوداود نے بھی بَابُ مَاجَاءَ فِي الذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ ترجمہ باب اس بیان میں جو عورتوں کے لیے سونے کے باب میں وارد ہوا) کا منعقد کیا ہے حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ حِلْيَةٌ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ أَهْدَاهَا لَهُ فِيهَا خَاتَمُ ذَهَبٍ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ قَالَتْ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِعُودٍ مُعْرِضًا عَنْهُ أَوْ بِبَعْضِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ دَعَا أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ ابْنَةَ زَيْنَبَ فَقَالَ تَحَلَّيْ بِهَذَا يَا بُنَيَّةُ انتهى

ترجمہ ہم کو ابن نفیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے کہا ہم سے یحیے بن عباد نے بیان کیا اپنے باپ سے انہوں نے عباد بن عبداللہ سے انہوں نے عائشہ رض سے انہوں نے کہا حضرت کے پاس جو نجاشی نے ایک زیور ہدیہ بھیجا اُس میں انگوٹھی تھی سونے کی جس میں حبشی نگینہ تھا کہتی ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے منہ پھیرے ہوئے ایک لکڑی سے پکڑا یا بعض انگلیوں سے پھر امامہ بنت ابو العاص کو بلایا جو زینب کی بیٹی تھیں پھر فرمایا لو بیٹی یہ زیور پہنو

قَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي بَابِ مَا جَاءَ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلرِّجَالِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي وَأُحِلَّ عَلَى إِنَاثِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأُمِّ هَانِئٍ وَأَنَسٍ وَحُذَيْفَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَجَابِرٍ وَأَبِي رَيْحَانَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ انتهى ما في الترمذي وفي المشكوة رواه أحمد وأبو داود والنسائي انتهى وفي بلوغ المرام عن أبي موسى عن رسول الله صلى الله عليه قال أحل الذهب والحرير لإناث أمتي وحرم على ذكورهم رواه أحمد والنسائي والترمذي وصححه انتهى ترجمہ ترمذی نے کہا اس باب میں جو کچھ وارد ہوا سونے اور ریشم میں واسطے مردوں کے ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نے نافع سے انہوں نے سعید بن ابی ہند سے انہوں نے ابو موسی اشعری سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشم اور سونے کا پہننا میری امت کے مردوں پر حرام کیا گیا عورتوں پر حلال کیا گیا۔ اور اس باب میں حضرت عمر اور حضرت علی اور عقبہ بن عامر اور ام ہانی

اور انسؓ اور حذیفہؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ اور عمران بن حصینؓ اور عبد اللہ بن زبیرؓ اور جابرؓ اور ابی ریحانہ اور
ابن عمر اور براء ؓ سے روایت ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے (ترمذی) اور مشکوۃ میں ہو اسکو احمد ابو داؤد
نسائی نے روایت کیا۔ اور بلوغ المرام میں ابو موسی اشعریؓ سے روایت ہو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے نقل کیا آپنے فرمایا حلال کیا گیا سونا اور ریشم میری امت کی عورتون کیلیے اور حرام
کیا گیا اُنکے مردون پر اسکو احمد اور نسائی اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے صحیح کہا حلال
ہونا سونے اور حریر کا عورتون کو اور حرام ہونا ان دونون کا مردون پر سولہ صحابیون سے مروی ہے
چنانچہ واقفان حدیث پر مخفی نہین وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عِنْدَ أَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَابْنِ حِبَّانَ بِلَفْظِ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِي
يَمِيْنِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِي زَادَ ابْنُ مَاجَةَ
حِلٌّ لِإِنَاثِهِمْ وَبَيَّنَ النَّسَائِيُّ الْاِخْتِلَافَ فِيْهِ عَلٰى يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ قَالَ الْحَافِظُ وَهُوَ
اخْتِلَافٌ لَا يَضُرُّ وَنَقَلَ عَبْدُ الْحَقِّ عَنِ ابْنِ الْمَدِيْنِيِّ أَنَّهُ قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ مَعْرُوْفُوْنَ
انْتَهٰى مَا فِي نَيْلِ الْأَوْطَارِ لِلْعَلَّامَةِ الشَّوْكَانِيِّ ترجمہ اور اس باب مین روایت ہو علی بن ابی طالبؓ سے
نزدیک احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن حبان کے اس لفظ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ریشم کو داہنے ہاتھ مین لیا اور سونے کو بائین ہاتھ مین پھر فرمایا یہ دونون میری امت کے مردون
پر حرام ہین ابن ماجہ نے اتنا زیادہ کیا اور اُنکی عورتون کے لیے حلال ہین اور نسائی نے اس مین یزید
ابن حبیب پر اختلاف بیان کیا۔ حافظ نے کہا یہ اس قسم کا اختلاف ہے جو مضر نہین اور عبد الحق نے
ابن مدینی سے نقل کیا کہ اُس نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور اسکے رجال معروف ہین (نیل الاوطار)
ہرگاہ علی بن مدینی نے اس حدیث کی تحسین کی اور اسکے راویون کو معروف بالعدالۃ کہا تو پھر
اسکی تضعیف کون کرسکتا ہے عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيُّ الْبَصْرِيُّ ثِقَةٌ ثَبْتٌ إِمَامٌ أَعْلَمُ أَهْلِ
عَصْرِهِ بِالْحَدِيْثِ وَعِلَلِهِ حَتّٰى قَالَ الْبُخَارِيُّ مَا اسْتَصْغَرْتُ نَفْسِي إِلَّا عِنْدَهُ وَقَالَ شَيْخُهُ
ابْنُ عُيَيْنَةَ أَتَعَلَّمُ مِنْهُ أَكْثَرَ مِمَّا يَتَعَلَّمُ مِنِّي وَقَالَ النَّسَائِيُّ كَأَنَّ اللّٰهَ خَلَقَهُ لِلْحَدِيْثِ
كَذَا فِي التَّقْرِيْبِ لِلْعَسْقَلَانِيِّ ترجمہ علی بن عبد اللہ مدینی بصری ثقہ ثبت امام ہے اپنے اہل زمانہ
مین سے حدیث اور علل حدیث کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے یہانتک کہ امام بخاری نے کہا مَین نے اپنے آپ کو

کہین چھوٹا نہین سمجھا مگر اُسکے پاس اور اُسکی استاد ابن عیینہ نے کہا جتنا علی بن مدینی مجہ سی سیکہتا ہے اُس سو زیادہ مین اُس سے سیکہتا ہون اور نسائی نے کہا گویا اللہ نے اُسی حدیث کی لیے پیدا کیا (تقریب) پس تحریر یا سبق سی استعمال زیور سونے کا عورت کی حق مین بلا ریب ثابت ہوا اور حدیث وعید نار کی باعتبار نفس استعمال زیور سونے کے عورتون کو معارض اور مقابل دلائل مذکورہ بالا کے ہرگز نہین ہوسکتی چند وجوہ سے وجہ اول یہ کہ دلائل جواز بنظر قوت اور کثرت کی ارجح و اکثر ہین اور حدیث وعید نار مرجوح اور کمتر کیونکہ دلیل جواز پر آیات قرآنیہ اور حدیث بخاری و مسلم وغیرہ شاہد عدل ہین بخلاف حدیث وعید نار کے کما لا تخفے علی المتتبع الماہر وجہ دوم یہ کہ حدیث حرمت کی عورت کی حق ہین منسوخ ہے بدلیل آیات قرآنیہ و حدیث شیخین اور روایت سولہ سترہ صحابی کی اسلیے کہ اکثر پر منسوخ کا مخفی رہنا نہایت مستبعد اور خلاف عادت ہی بنا بر اس کے محی السنۃ بغوی وغیرہ نے حدیث وعید نار کو منسوخ کہا ہے شرح السنۃ مین قَالَ الْبَغَوِیُّ هٰذَا الْحَدِیْثُ مَنْسُوْخٌ بِحَدِیْثِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَ الْحَرِیْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِیْ کَذَا فِی الْمِرْقَاةِ وَغَیْرِہٖ ترجمہ بغوی نے کہا یہ حدیث ابو موسی اشعری کی حدیث سی منسوخ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا اور ریشم میری امت کی عورتون کے لیے حلال ہی اسیطرح ہے مرقاۃ وغیرہ مین اور شیخ جلال الدین سیوطی شرح نسائی مین لکھتے ہین یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اَمَا لَکُنَّ فِی الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّیْنَ اَمَا اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْکُنَّ امْرَاَةٌ تَحَلَّتْ ذَهَبًا تُظْهِرُہٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِیْثِ اِنَّ هٰذَیْنِ حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ حِلٌّ لِاِنَاثِهَا قَالَ ابْنُ شَاهِیْنَ فِیْ نَاسِخِهٖ کَانَ فِیْ اَوَّلِ الْاَمْرِ یَلْبَسُ الرِّجَالُ خَوَاتِیْمَ الذَّهَبِ وَغَیْرَ ذٰلِکَ وَکَانَ الْحَظْرُ قَدْ وَقَعَ عَلَی النَّاسِ کُلِّهِمْ ثُمَّ اَبَاحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ دُوْنَ الرِّجَالِ فَصَارَ مَا کَانَ عَلَی النِّسَاءِ مِنَ الْحَظْرِ مُبَاحًا لَهُمْ فَنَسَخَتِ الْاِبَاحَةُ الْحَظْرَ وَحَکَی النَّوَوِیُّ فِیْ شَرْحِ مُسْلِمٍ اِجْمَاعَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی ذٰلِکَ انتہی ما فی زَهْرِ الرُّبٰی عَلَی الْمُجْتَبٰی لِلشَّیْخِ الْحَافِظِ جَلَالِ الدِّیْنِ السُّیُوْطِیِّ وَالثَّانِیْ اَنَّ النِّسَاءَ اَحْوَجُ اِلَی التَّزْیِیْنِ لِیَرْغَبَ فِیْهِنَّ اَزْوَاجُهُنَّ وَلِذٰلِکَ جَرَتْ عَادَةُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جَمِیْعًا بِاَنْ یَکُوْنَ تَزْیِیْنُهُنَّ اَکْثَرَ مِنْ تَزْیِیْنِهِمْ فَوَجَبَ اَنْ یُرَخَّصَ لَهُنَّ اَکْثَرَ مِمَّا یُرَخَّصُ لَهُمْ

وَلِذٰلِکَ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اُحِلَّ الذَّھَبُ وَالْحَرِیْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِیْ وَحُرِّمَ عَلٰی ذُکُوْرِھَا انتہٰی
مَا فِیْ حُجَّۃِ اللّٰہِ الْبَالِغَۃِ لِلشَّیْخِ الشَّاہِ وَلِیِّ اللّٰہِ الْمُحَدِّثِ الدِّھْلَوِیِّ **ترجمہ** ای جماعت
عورتون کیا تمہارے لیے چاندی مین وہ چیز نہین جس سے تم زیور پہنو سنو تم مین سے کوی عورت نہین
جو سونے کا زیور پہنے اُسی ظاہر کرتی ہو مگر اُس کے ساتھ عذاب دیجاویگی یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اِس
حدیث کی کہ یہ دونون میری امت کی مردون پر حرام ہین عورتون کے لیے حلال ہین ابن شاہین نے
اپنی کتاب ناسخ مین کہا اول امر مین مرد سونے کی انگوٹھیان وغیرہ پہنا کرتے تہے اور ممانعت سبب
لوگون پر (کیا مرد کیا عورت) واقع ہوئی پہر اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کے لیے
مباح کیا نہ مردون کے لیے پس جو عورتون پر ممانعت تہی وہ مباح ہوگئی پس اباحت نے حظر
کو منسوخ کردیا اور نووی نے شرح صحیح مسلم مین اسپر مسلمانون کا اجماع نقل کیا انتہے اور دوسری
بات یہ ہے کہ عورتین تزئین کی محتاج ہین تاکہ اُنکے خاوند اُنکی طرف رغبت کرین اور اسی لیے عرب
وعجم سب لوگون کی عادت اس طرح جاری ہوئی ہے کہ عورتون کی زینت مردون سے زیادہ ہو
پس لازم ہوا کہ عورتون کو مردون سے زیادہ رخصت دیجاوے اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کہ سونا اور حریر میری امت کی عورتون کے لیے حلال ہے مردون پر حرام ہے (حجۃ
اللہ البالغہ) **در موطا** امام مالک مذکورست کہ عبد اللہ بن عمرؓ زیور طلائی میپوشانید دختران
وکنیزان خود را پس نمے برآورد از زیور ایشان زکوۃ مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ
کَانَ یُحَلِّیْ بَنَاتَہٗ وَجَوَارِیَہُ الذَّھَبَ ثُمَّ لَا یُخْرِجُ مِنْ حُلِیِّھِنَّ الزَّکٰوۃَ انتہٰی **ترجمہ**
امام مالک نے نافع سے روایت کی کہ عبد اللہ بن عمر اپنی بیٹیون اور لونڈیون کو سونے کا زیور پہنایا
کرتے تہے پہر اُنکے زیور سے زکوۃ نہین نکالتے تہے **وجہ سوم** یہ کہ وعید نار مخض لبس حلی ذہب
کے نہین فرمائی بلکہ یہ وعید نار بمجاورت قصد ریا ونمود وتکبر وافتخار اور پر امثال روزگار اور
باعث اظہار زینت دسنگار بطرز تبرج جاہلیت کے ہے کہ یہ شعار اہل اتراف واغنیا ئے
باسراف ہر زمانہ مین ہوتا چلا آیا ہے پس اتصاف امور خارجیہ مذکورہ بالا کا ملبس ذہب موجب
وعید نار کا اسپر فرمایا ہے اسلیے کہ لباس حریر وحلی ذہب مین اکثر واغلب عجب وریا وتکبر
وتبختر پایا جاتا ہے بخلاف زیور چاندی کے کہ اکثر اہل اتراف کی نزدیک نہایت بے قدر مقصو

ہوتا ہے عرفا اور باعث نشو نما اسی تکبر و ریا کے نباس فاخرہ اور حلی ذہب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ ترجمہ جس نے شہرت کا کپڑا اپہنا اُسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ذلت کا کپڑا اپہنا ویگا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ پس اس حدیث مین لباس شہرت وریا و فخار کا موجب لباس مذلت آخرت ہوا نہ نفس لباس نہ زینت کا چنانچہ فرمایا اللّٰہُ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ ترجمہ اللہ صاحب جمال ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے پھر فرمایا مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَّهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ ترجمہ جس نے زینت کا کپڑا چھوڑ دیا باوجود قدرت کے اور ایک روایت مین ہے تواضع کے لیے اُسکو اللہ تعالیٰ کرامت اور بزرگی کا جوڑا اپہنا ویگا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا از مشکوٰۃ مقصود شارع کا یہ ہے کہ اکثر لباس فاخرہ اور حلی ذہب بیش قیمتی موجب تکلیف و تردد و جانفشانی در دنیا و سبب نسیان و غفلت در آخرت متصور ہے اور بقدر حاجت روائی بلا ارادہ ریا موجب رفاہت و آسانی دارین ہے بنا براسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ترجمہ ای بنی آدم ہم نے تمپر ایسی پوشاک اتاری جو تمہاری عیبون کو چھپالے اور زینت کی (پوشاک بھی اور پرہیزگاری کا لباس وہ بہتر ہے۔ پس خیر الامور اوسطہا موقع و مزیہ ہے اور ایسی اظہار ریا و افتخار کے باعث عبدالرحمن نسائی نے باب الکراہۃ للنساء فی اظہار الحلی والذہب باندھا ہے اور روایت کی اخت حذیفہ صحابی سے ساتھ دو طریق کے قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُحَلّٰى ذَهَبًا تُظْهِرُهٗ اِلَّا عُذِّبَتْ انتہى مَا فِي النَّسَائِيِّ مُخْتَصَرًا بِقَدْرِ الْحَاجَةِ ترجمہ کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا پس فرمایا ای عورتون کی جماعت سنو تحقیق شان یہ ہے کہ تم مین سے کوئی عورت نہین جو سونے کا زیور پہنے اسکو ظاہر کر کے مگر عذاب کیجاویگی النسائی باختصار۔ پس لبس ذہب موصوف بصفت اظہار ریا و تکبر و افتخار موجب وعید بار فرمایا چنانچہ جملہ تظہرہ کا کہ صفت ذہب واقع ہوا اسپر صریح دال ہے نہ مطلق نفس لبس ذہب بلا ریا و افتخار کے کما لا یخفی علی المتامل الذکی الماہر اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گاہ گاہ اپنے اہل کو پہننے حریر اور حلی سے مطلقا منع فرماتے تھے بنا بر ترغیب
و ترہیب کے عن عقبۃ ابن عامر یخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمنع اھلہ الحلیۃ والحریر
ویقول ان کنتم تحبون حلیۃ الجنۃ وحریرھا فلا تلبسوھا فی الدنیا رواہ النسائی ترجمہ
عقبہ بن عامر سے روایت ہے وہ خبر دیتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل وعیال کو زیور اور ریشم
پہننے سے منع فرماتے تھے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ اگر تم جنت کا زیور اور ریشم پہننا چاہتی ہو تو دنیا
مین اُسے مت پہنو اسکو نسائی نے روایت کیا۔ اور اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات
کو شب کو جگاتے تھے اور فرماتے تھے من یوقظ صواحب الحجرات یارب کاسیۃ فی الدنیا
عاریۃ فی الاخرۃ کما رواہ البخاری ترجمہ کون ہے جو حجرون والیون کو جگا وے۔ اہل دنیا
مین بہت ایسی ہین جو اوڑھے پہنے ہین آخرت مین وہ ننگیان ہونگی اسکو بخاری نے روایت کیا۔ یہ
بنا بر ترغیب عبادت اور نماز تہجد اور اعراض عن الدنیا اور ترہیب مواخذہ آخرت کے ارشاد فرماتے
تھے نہ لباس زینت سے علی الاطلاق منع کرتے تھے کہ حرام مطلقا ہو جاوے کہ یہ خلاف نقل وعقل
کے ہے لقولہ تعالی قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ الایۃ کہہ کس نے حرام کی زینت اللہ کی
جو اُس نے اپنے بندون کے لیے پیدا کی لکن زرق برق واسراف مفرط زائد از حاجت ضروری
مضر قرب منزلت ورفع درجات آخرت نہ حرام مطلق موجب دخول نار کا ہوسی اسواسطے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ صدیقہ کو فرمایا یا عائشۃ ان اردت اللحوق بی فلیکفک
من الدنیا کزاد الراکب وایاک ومجالسۃ الاغنیاء رواہ الترمذی کما فی المشکوۃ
ترجمہ ای عائشہ اگر تو چاہتی ہے میری ساتھ ملنا آخرت مین) تو چاہیے دنیا سے تجھے کفایت
کرے جیسے سوار کا توشہ اور پرہیز کر دولتمندون کی ہمنشینی سے اسکو ترمذی نے روایت کیا مشکوۃ
وجہ چہارم وعید نار بہ نسبت اُن لوگون کی ہے جو مدام لذات ونفاست وحرص دنیا مین
بطلب ثیاب فاخرہ وزیور نفیس بیش قیمتی باسراف تام واتراف تمام متنافس اور منہمک ومستغرق
رہتے ہین اور فراہم اور جمع کرتے ہین لذات اور طرائف دنیا کے خواہ بوجہ حلال یا حرام میسر ہو
رات دن غلطان وپیچان ہو کر اور اپنے کو مرفہ حال ظاہر کرکے داعیہ غمط وتکبر وفخر وتعلی کا
ہم اقران فقرا ومساکین پر پیش نظر اور ملحوظ خاطر رکھکر نازان وفرحان ہوتے ہین اور شہوات

دنیا مین اللہ اور رسول کو بھول جاتے ہین اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کیا اور امت کو سنایا وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا خصوصاً عورات ناقصات عقل حرص و ہوائے دنیا مین مرتی ہین اور سونے کے زیور خوشنما پر جان دیتی ہین اور زیور بھاری بیش قیمتی مرکوز خاطر انکے ہوتا ہے اور انکی حرص و ہوا مین سفتون اور باختہ ہوش و حواس رات دن اسی خیال مین مبتلا اور حرص بیہودہ شوہر و احسان فراموش رہتی ہین وَيَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ اور بے شکری کرتی ہین خاوند کی اور ناشکری کرتی ہین احسان کی اگر تو زمانہ بھر اُن مین ایک کیطرف احسان کرتا رہے پھر تجھ سے کچھ (احسان کی کمی) دیکھے تو کہتی ہے مینے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہین دیکھی اور باعث ہی اتراف مفرط کے چاہتی رہتی ہین ؎ گل خورشید ٹیکا ہو قمر اِنگا ہو بازو کا ؎ اور قدر قلیل ضروری سونے کے زیور پر اکتفا نہین کرتین بلکہ اکثار اور تعدد زیورات وزنی و بیش بہا پر خواہش کرتی ہین جو اس صورت مین اسراف و اتراف کی پابند رہتی ہین مثلاً جو زیور دو تین تولہ مین بن سکتا ہے اسپر راضی نہین ہوتین جب تک پانچ چھ تولہ کا نہ ہو حالانکہ زیور تولہ بھر کا اور دو تولہ چار تولہ کا زیب و زینت مین مساوی ہے اسپر قناعت نہین کرتین بلکہ دوہرے تہرے زیور سے زیب و زینت کی طلبگار رہتی ہین اسی حرص کا ثمرہ آرایش نقش و نگار ہے عورتون کی مترقی کہتی ہین ؎ یار کی بالی کا جھمکا قدرت اللہ ہے ؎ عقد پروین کان مین زہرہ کے زیور ہوگیا اور یہی کہتے ہین ؎ تیری زیور کے نگین رات کو ایسے چمکے ؎ ایک جگنی سے ہے سیکڑون جگنو پیدا ؎ پس طلب اکثار زیب و زینت حد اور تعمق اتراف مفرط البتہ موجب غفلت و نسیان دار آخرت ہوتا ہے تعریف اسراف یہ کہ اَلتَّجَاوُزُ عَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي حَقِّهِ أَنْ يَتَجَاوَزَ ترجمہ بڑھ جانا اس چیز سے جس کے حق بڑھنا نہ تھا۔ اور یہ خصلت و عادت مذموم ہے شرعاً و عقلاً خدا تعالیٰ نے سورہ فرقان مین عباد الرحمن کی خصلتون مین سے ایک خصلت یہ بیان فرمائی ہے وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ترجمہ اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے مین تو نہ اسراف کرتے ہین نہ تنگی، اور دوسرے مقام مین فرمایا إِنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ

النَّارِ الآية بیشک مسرف لوگ دوزخی ہین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ وَمَخِيلَةٌ كَمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا مَا لَمْ يُخَالِطْ إِسْرَافٌ وَلَا مَخِيلَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی انہون نے کہا جو چاہے کہا جو چاہے پہن جو چاہے جب تک دو باتین تجھ سے چوک جاوین اسراف اور تکبر اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور عمرو بن شعیب سے روایت ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاؤ پیو جب تک اسراف اور تکبر کی ملاوٹ نہ ہو اسکو احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور جب مباح چیز مین مثلاً اسراف و اتراف و خیلا و ریا پایا گیا تو وہ چیز محظور اور ممنوع ہوئی شرعًا یعنے محظور لغیرہ ہوئی لا لعینہ اور اسی حرص شدید و اتراف مزید پر انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ كَمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ترجمہ ہلاک ہو دینار کا بندہ درہم کا بندہ اور کملی کا بندہ (بخاری بروایت ابی ہریرہ) پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی اسراف کبیر و اتراف کثیر پر نہی کی لبس الذہب الا مقطعا سے کما رواہ النسائی قَالَ فِي النِّهَايَةِ أَرَادَ الشَّيْءَ الْيَسِيرَ وَكَرِهَ الْكَثِيرَ الَّذِي هُوَ عَادَةُ أَهْلِ السَّرَفِ وَالْخُيَلَاءِ انْتَهَى كَذَا ذَكَرَ الشَّيْخُ جَلَالُ الدِّينِ السُّيُوطِيُّ فِي شَرْحِ النَّسَائِيِّ ترجمہ نہایہ مین ہی مقطع سے مراد ہے تہوڑی چیز آپ نے بہت سونے کو مکروہ رکہا جو اہل اسراف و متکبرین کی عادت ہی اور در اصل مین بہی کلام ہے اہل حدیث کو بنظر اسناد کے اور بیان اسکا بالفعل متعذر ہے نووی شارح مسلم نے باب باندہا ہے تَحْرِيمُ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ وَنَسْخُ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ وَأَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى إِبَاحَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ وَأَجْمَعُوا عَلَى تَحْرِيمِهِ عَلَى الرِّجَالِ إِلَّا مَا حُكِيَ عَنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ أَبَاحَهُ وَعَنْ بَعْضٍ أَنَّهُ مَكْرُوهٌ لَا حَرَامٌ وَهٰذَانِ النَّقْلَانِ بَاطِلَانِ مَعَ إِجْمَاعِ مَنْ قَبْلَهُ عَلَى تَحْرِيمِهِ مَعَ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي حِلٌّ لِإِنَاثِهَا انتہی ترجمہ مردون پر سونے کی انگوٹھی کا حرام ہونا اور اول اسلام مین جو اسکی اباحت تھی وہ منسوخ ہوگئی اور مسلمانون کا اجماع ہے اسپر کہ سونے کی انگوٹھی عورتون کے لیے مباح ہے اور مردون پر اسکے حرام ہونے پر بہی سب مسلمانون کا اتفاق ہے

مگر جو منقول ہے ابوبکر بن عمر بن محمد بن حزم سے کہ اُس نے مباح رکھا ہے اور بعض سے منقول ہے کہ وہ مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہ دونوں نقلیں باطل ہیں باوجود اجماع پہلے علما کے اسکی تحریم پر باوجود فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے اور ریشم میں کہ یہ دونوں میری اُمت کے مردوں پر حرام ہیں عورتوں کے لیے مباح ہیں انتہے۔ اور ہماری نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وعید نار نفس لبس حلی ذہب پر نہیں فرمایا بلکہ کثیر و مفرط پر کہ موجب سرف وخیلا اور ریا و فخر کا ہوتا ہے وَكَمْ مِنْ شَيْءٍ يُكْرَهُ أَوْ يَحْرُمُ بِمُجَاوَرَةِ شَيْءٍ آخَرَ كَمَا تَقَرَّرَ عِنْدَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَالْمُجْتَهِدِيْنَ كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى الْمُتَأَمِّلِ الْمَاهِرِ بِالنُّصُوْصِ

ترجمہ اور بہت چیزیں مکروہ یا حرام ہوتی ہیں دوسری چیز کی مجاورت سو جیسے مقرر ہو چکا ہے محدثین و مجتہدین کے نزدیک چنانچہ تامل کرنے والے نصوص کے ماہر پر یہ بات مخفی نہیں۔ اور ہماری اس تحریر کی مؤید تحریر محدث علامہ شاہ ولی اللہ دہلوی کی بھی حجۃ اللہ البالغہ میں ہے اَللِّبَاسُ وَالزِّيْنَةُ وَالْأَوَانِيْ وَنَحْوُهَا اعْلَمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى عَادَاتِ الْعَجَمِ وَتَعَمُّقَاتِهِمْ فِي الْاِطْمِينَانِ بِلَذَّاتِ الدُّنْيَا فَحَرَّمَ رُؤُوسَهَا وَأُصُولَهَا وَكَرِهَ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ عَلِمَ أَنَّ ذٰلِكَ مُفْضٍ إِلَى نِسْيَانِ الدَّارِ الْآخِرَةِ مُسْتَلْزِمٌ لِلْإِكْثَارِ مِنْ طَلَبِ الدُّنْيَا فَمِنْ تِلْكَ الرُّؤُوسِ اللِّبَاسُ الْفَاخِرُ فَإِنَّ ذٰلِكَ أَكْبَرُ هَمِّهِمْ فَخْرِهِمْ وَالْبَحْثُ عَنْهُ مِنْ وُجُوْهٍ مِنْهَا الْإِسْبَالُ فِي الْقُمُصِ وَالسَّرَاوِيْلَاتِ فَإِنَّهُ لَا يُقْصَدُ بِذٰلِكَ السَّتْرُ وَالتَّجَمُّلُ اللَّذَانِ هُمَا الْمَقْصُوْدَانِ فِي اللِّبَاسِ وَإِنَّمَا يُقْصَدُ بِهِ الْفَخْرُ وَإِرَاءَةُ الْغِنٰى وَنَحْوُ ذٰلِكَ وَالتَّجَمُّلُ لَيْسَ إِلَّا فِي الْقَدْرِ الَّذِيْ يُسَاوِي الْبَدَنَ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلٰى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَمِنْهَا الْجِنْسُ الْمُسْتَغْرَبُ النَّاعِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمِنْهَا الثَّوْبُ الْمَصْبُوْغُ بِلَوْنٍ مُطْرِبٍ يَحْصُلُ بِهِ الْفَخْرُ وَالْمُرَاءَاةُ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَصْفَرِ وَالْمُزَعْفَرِ وَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ مِنْ ثِيَابِ أَهْلِ النَّارِ وَالْمَذْمُوْمُ الْإِمْعَانُ فِي التَّكَلُّفِ وَالْمُرَاءَاةُ وَالتَّفَاخُرُ بِالثِّيَابِ وَكَسْرُ قُلُوْبِ الْفُقَرَاءِ وَفِي أَلْفَاظِ الْحَدِيْثِ إِشَارَاتٌ إِلٰى هٰذِهِ الْمَعَانِيْ كَمَا لَا يَخْفٰى عَلَى الْمُتَأَمِّلِ وَمَنَاطُ الْأَجْرِ رَدْعُ النَّفْسِ عَنِ اتِّبَاعِ دَاعِيَةِ الْغَمْطِ وَالْفَخْرِ وَمِنْ تِلْكَ الرُّؤُوسِ الْحُلِيُّ الْمُتْرَفَةُ وَهٰهُنَا أَصْلَانِ أَحَدُهُمَا أَنَّ الذَّهَبَ هُوَ الَّذِيْ يُفَاخِرُ بِهِ الْعَجَمُ

وَيُفضِي جَرَيانُ الرَّسمِ بِالتَّحَلِّي بِهِ اِلى الاِكثارِ مِن طَلَبِ الدُّنيا دُونَ الفِضَّةِ وَلِذٰلِكَ شَدَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ فِي الذَّهَبِ وَقَالَ وَلٰكِن عَلَيكُم بِالفِضَّةِ فَالعَبُوا بِهَا وَالثَّانِي اَنَّ النِّسَاءَ اَحوَجُ اِلى تَزَيُّنٍ لِيَرغَبَ فِيهِنَّ اَزوَاجُهُنَّ وَلِذٰلِكَ جَرَت عَادَةُ العَرَبِ وَالعَجَمِ جَمِيعًا بِاَن يَكُونَ تَزَيُّنُهُنَّ اَكثَرَ مِن تَزَيُّنِهِم فَوَجَبَ اَن يُرَخَّصَ لَهُنَّ اَكثَرَ مِمَّا يُرَخَّصُ لَهُم وَلِذٰلِكَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالحَرِيرُ لِلاِنَاثِ مِن اُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُورِهَا انتَهٰى مَا فِي حُجَّةِ اللّٰهِ البَالِغَةِ بِقَدرِ الحَاجَةِ **ترجمہ** لباس اور زینت اور برتن اور اسکی مثل جاننا چاہیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عجم کی عادات اور لذات دنیا میں نہایت چین کے ساتھ لگنے کے تعمق کیطرف نظر کرکے اُنکے سرون اور اصول کو حرام کردیا اور جو اُس سے کم درجہ کی تہین اُنکو مکروہ رکھا کیونکہ آپ جانتے تہے کہ یہ دار آخرت سے نسیان کیطرف پہونچانے والی ہین دنیا طلبی کی کثرت کی مستلزم ہین پس ان روس ہین سے لباس فاخرہ ہے کیونکہ یہ اُن عجم والون کا بڑا مقصود اور فخر کی چیز تہی اور اس مین بحث کئی وجوہ سے ہے ایک تو کرتون یا جامون مین اسبال یعنے بہت لمبا کرنا کیونکہ اس اسبال سے پردہ پوشی اور تجمل جو کہ لباس سے مقصود ہونے چاہیین اُنکے مقصود نہین ہوتے بلکہ اُنکا مقصد صرف فخر اور تونگری کی شان کا دکہانا ہوتا ہے اور اسکی مثل اور تجمل صرف اُسی قدر مین ہے جو بدن کے مساوی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن اُس شخص کیطرف نہ دیکہیگا جو تکبر کی راہ سے اپنے تہبند کو کہینچے اور فرمایا ہو من کے تہبند کی جگہ اُسکی پنڈلیون کے نصف تک ہی۔ اور ایک وجہ جنس عجیب غریب شان دار کپڑون مین سے ہے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے ریشم دنیا مین پہنا وہ اُسکو قیامت کے دن نہ پہنیگا اور ایک وجہ ان مین سے کپڑا رنگا ہوا ساتہ رنگ طرب انگیز کے جس کے ساتہ فخر اور دکہلاوا حاصل ہوتا ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کسنب کے رنگے ہوئے اور زعفران کے رنگے ہوئے سے اور فرمایا یہ دوزخیون کے کپڑے ہین اور مرسوم اور مدار یہ ہے کہ تکلف کی تہ کو پہونچ جاوے اور دکہلاوا اور فخر کپڑون کے ساتہ اور غریبون کا دل شکستہ کرنا اور حدیثون کے الفاظ مین ان معانی کی طرف اشارات موجود ہین چنانچہ تامل کرنیوالے پر پوشیدہ نہین اور اجر کا دارومدار نفس کے روکنے پر ہے دوسرون کے حقیر سمجہنے اور فخر و بڑائی مارنے کی خواہش کی پیروی کرنے سے اور انہین روس سے ہین زیور نعمت پروردگی کے اور اس مقام مین در اصل ہین ایک

اصل یہ ہے کہ سونا وہ چیز ہے جس کے ساتھ عجم والے فخر کرتے ہین اور زیور پہننے کی رسم کا جاری ہونا
پہونچاتا ہے کثرت سے دنیا طلبی کیطرف اور چاندی مین بات نہین اسیواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے سونے مین تشدد فرمایا اور (چاندی کے باری مین) فرمایا لیکن چاندی پس اُسکو ساتھ کھیلا کرو
دوسرا اصل یہ ہے کہ عورتین زینت کی طرف زیادہ محتاج ہین تاکہ اُنکے خاوند اُنکی طرف رغبت کرین
اسی لیے عرب وعجم سب کی عادت اس طرح جاری ہوئی ہے کہ عورتون کی زینت مردون کی زینت
سے اکثر ہو پس مناسب ہوا کہ عورتون کو بہ نسبت مردون کے زیادہ زینت کی رخصت دیجاوے
اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا اور ریشم میری امت کی عورتون کے لیے حلال
ہین اور اُنکے مردون پر حرام ہین (حجۃ اللہ البالغہ لقدر حاجت) پس تقریر شاہ ممدوح علیہ الرحمۃ سے
بھی واضح ہوا کہ اسراف واتراف کثیر واکثار مفرط کہ سبب بائو تفاخر ہوتا ہے منہی عنہ وسبب وعید
نار ہی نہ بلا اسراف واکثار مفرط کما لا تخفی علی المتامل الماہر بکلام الشیخ المحدث اور جو حدیثین وعید
نار کی لبس ذہب پر ابوداؤد وغیرہ مین وارد ہین سو وہ اوپر اتراف مفرط واکثار مزید کے محمول ہین
بنا بر توفیق وتطبیق درمیان احادیث کثیرہ جواز وسیان حدیثون عدم جواز کی یا حدیثین عدم جواز کی
منسوخ ہین تقریر بالا لبغوی وابن شاہین ونووی وشیخ جلال الدین سیوطی ونیز تحریر شاہ صاحب
موصوف سے پہلے واضح ہوا لیکن جناب شاہ صاحب اکثار کو منع کرتے ہین بنا بر تقوی کے نہ بنا بر
فتوی کے کہ خلاف اجماع مسلمین مستلزم نہو اور اسیطرح تقریر مولانا محمد اسمعیل شہید مرحوم کی
تقویۃ الایمان مین بنا بر تقوی کے نہ بنا بر فتوی کیونکہ تردیدات وتنویعات وتحقیقات فائدہ
سے انکے موجب تاکید وعید نار کے ایک توجیہ پر جزماً وقطعاً نہین ہوسکتی ہان بظاہر حدیث
احتیاطاً ہوسکتی ہے لیکن نسخ اشہر اسکو آیا ہے مولانا موصوف علیہ الرحمۃ پہلے ابوداؤد سے
وعید کی حدیث نقل کرکر فائدہ مین اُسکے یون فرماتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے
کا بالا دریان نتھ لڑی کنگن چوڑیان ہنسلیان عورتون کو پہننا حرام ہے مگر اور حدیثون
سے معلوم ہوتا ہے کہ سونا پہننا عورتون کو جائز ہے اور مردون کو دونون کا استعمال کرنا حرام
ہے خواہ دونون ملے ہوئے ہون خواہ علیحدہ علیحدہ تو ان مضمون کو یون سمجھا چاہیے کہ یا یہ
مطلب ہے کہ چاندی کا زیور عورتون کی پہننا مطلق درست ہو اور سونا اگر ذرا ہو جیسے کڑے ہنسلیان

بالی نتھہ تو وہ نادرست ہے اور اگر اس مین چاندی ملی ہو یا ملمع ہو یا جڑاو ہو تو جائز اور مباح ہے یا یہ
مطلب ہے کہ سونا بھی مطلق مباح ہے مگر استعمال اسکا اچھا نہین جیسے طلاق جائز ہے اچھی نہین یا
یہ حدیث اس زیور کے حق مین ہے جسکی زکوٰۃ نہ دی الی آخر ما فی تقویۃ الایمان - پس مولانا ممدوح

کے نزدیک بھی بنا بر توجیہات ثلثہ کے تقوی کی وجہ سے اچھا نہین فاذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
کمالا تخفے اور واضح ہو کہ ابو داؤد نے وعید نار مین حدیثین نقل کی ہین مگر ان مین منظر استناد
کے کلام ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ یَعْنِی بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ اَسِیْدِ
ابْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ الْبَرَّادِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُحَلِّقَ حَبِیْبَہٗ حَلْقَۃً مِّنْ نَّارٍ فَیُحَلِّقْہُ حَلْقَۃً مِّنْ ذَھَبٍ وَّمَنْ اَحَبَّ
اَنْ یُّسَوِّرَ حَبِیْبَہٗ سِوَارًا مِّنْ نَّارٍ فَلْیُسَوِّرْہُ سِوَارًا مِّنْ ذَھَبٍ وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِالْفِضَّۃِ فَالْعَبُوْا
بِھَا ترجمہ ہم سے محمد بن سلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن محمد نے انھون نے اسید بن ابی
اسید براد سے انھون نے نافع بن عباس سے انھون نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص یہ چاہے کہ اپنی پیاری کو آگ کا حلقہ پہنائے تو چاہیے کہ اسے سونے کا حلقہ پہنائے
اور جو شخص چاہے اپنے محبوب کو آگ کا کنگن پہنائے تو اُسے سونے کا کنگن پہنائے لیکن چاندی
کو لازم پکڑو پس اس سے کھیلو - اس طریق مین عبد العزیز اگرچہ صدوق تھا لیکن کتب غیر سے حدیث
کرتا تھا اور خطا واقع ہوتی تھی عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ صَدُوْقٌ کَانَ یُحَدِّثُ عَنْ کُتُبِ
غَیْرِہٖ فَیُخْطِیُٔ مِنَ الثَّامِنَۃِ (مِنَ التَّقْرِیْبِ) اُسَیْدُ بْنُ اَبِیْ اُسَیْدٍ الْبَرَّادُ مِنَ الْخَامِسَۃِ مَاتَ
فِیْ اَوَّلِ خِلَافَۃِ مَنْصُوْرٍ (مِنَ التَّقْرِیْبِ) اسید بن ابی اسید براد پانچوین طبقہ سے ہے منصور
کی خلافت کے شروع مین وفات پائی (تقریب) اور روایت عبد العزیز کی اسید بن ابی اسید سے اس جگہہ
معنعن ہے انکی ملاقات کا ثبوت ہونا چاہیے ولو مرۃً تو احتمال انقطاع کا ہوا پس بسبب خطا
اور احتمال انقطاع کے قابل احتجاج کے نہ رہی دوسرا طریق یہ ہے حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا
اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنِ امْرَأَتِہٖ عَنْ اُخْتٍ لِّحُذَیْفَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اَمَا لَکُنَّ فِی الْفِضَّۃِ مَا تَحَلَّیْنَ بِہٖ اَمَا اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْکُنَّ امْرَأَۃٌ
تُحَلّٰی ذَھَبًا تُظْھِرُہٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِہٖ انتہی ترجمہ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے

ربعی بن حراش سے وہ اپنی زوجہ سے وہ حذیفہ کی بہن سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای گروہ عورتون کے کیا
تمہارے لیے چاندی مین وہ بات نہین جس سے تم زیور بہنو سن رکھو تم مین سے کوئی عورت نہین جو سونیکا زیور پہنے
حالانکہ اُسے ظاہر کرتی ہو مگر اُسکی ساتھ عذاب دیجاویگی اس روایت مین زوجہ ربعی بن حراش مجہول الاسم والعدالۃ
والضعف ہے زَوجۃُ ربعی بن حراش عن امرأتہ لم اقف علی اسمہا کذا فی التقریب۔ **اَخبرنا** اِسحاقُ بنُ
شَاہِینَ الواسطیُّ قالَ اَخبرنا خالدٌ عن مُطَرِّفٍ ح واَخبرنا اَحمدُ بنُ حَربٍ قالَ اَخبرنا اَسباطُ
عن مُطَرِّفٍ عن اَبی الجَہمِ عن اَبی زَیدٍ عن اَبی ھُرَیرۃَ قالَ کُنتُ قاعِدًا عِندَ النَّبیِّ صلَّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ فاَتَتہُ امرَاَۃٌ
فقالَت یا رسُولَ اللّٰہِ سِوارانِ من ذَھبٍ قالَ سِوارانِ من نارٍ قالَت یا رسُولَ اللّٰہِ طَوقٌ من ذَھبٍ قالَ
طَوقٌ من نارٍ قالَت قُرطانِ من ذَھبٍ قالَ قُرطانِ من نارٍ قالَ وکانَ عَلَیہا سِوارانِ من ذَھبٍ فَرَمَت
بِہما اِلی اٰخرِ ما فی النسائی **ترجمہ** ہمکو اسحاق بن شاہین واسطی نے خبر دی کہ ہمکو خالد نے خبر دی مطرف سے
(دوسری سند) اور ہمکو احمد بن حرب نے کہا ہمکو اسباط نے خبر دی مطرف سے اُنہون نے ابو الجہم سے اُنہون نے
ابو زید سے اُنہون نے ابو ہریرہؓ سے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تہا اتنے مین آپکے پاس ایک عورت
آئی اور عرض کیا یا حضرت سونے کے دو کنگن (کیا حکم رکھتے ہین) آپنے فرمایا آگ کی دو کنگن ہین اُس نے عرض
کیا یا حضرت سونے کا طوق آپنے فرمایا آگ کا طوق اُس نے کہا سونیکی دو بالیان آپنے فرمایا آگ کی دو بالیان
ابو ہریرہ نے کہا اور اُس عورت کے سونے کے دو کنگن پہنے تہے پہر اُن دونون کو پہینکدیا آخر تک (نسائی) ان دونو
طریق مین ابو زید راوی مجہول ہے اَبُو زَیدٍ شیخٌ لِاَبِی الجَہمِ مجہولٌ من الثالثۃ کذا فی التقریب پس
یہ دونو طریق قابل اعتبار و اعتماد کے نہ رہے کیونکہ راوی مجہول سے سند حدیث کی بے اعتبار ہوجاتی ہے کما
لایخفی علی الماہر بہذا الفن اور جو بعض عالم نے حدیث حلت ذہب للنساء مین بسبب جہالت راوی کے
مابین یزید بن ابی حبیب اور علی کے کلام کی ہے وہ محض غلط ہے کیونکہ نسائی نے خود اس وہم کو دفع کیا ہے تحریم
الذھب علی الرجال **اَخبرنا** قُتَیبۃُ قالَ حدَّثنا اللَّیثُ عن یَزیدَ بنِ اَبی حَبیبٍ عن اَبی
اَفلحَ الھمدانیِّ عن اَبی رَزینٍ انَّہ سَمِعَ علیَّ بنَ اَبی طالبٍ یقولُ اِنَّ نبیَّ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علیہِ وسلَّمَ اَخذَ
حَریرًا فجعلہُ فی یمینہِ واَخذَ ذَھبًا فجعلہُ فی شمالہِ ثُمَّ قالَ اِنَّ ھٰذَینِ حرامٌ علی ذُکورِ اُمَّتی اَخبرنا
عیسَی بنُ حمّادٍ اَخبرنا اللَّیثُ عن یَزیدَ بنِ اَبی حَبیبٍ عن ابنِ اَبی الصَّعبۃِ عن رجلٍ
مِن ھمدانَ یُقالُ لہُ اَبُو صالحٍ عنِ ابنِ زُرَیرٍ انَّہ سَمِعَ عَلیَّ بنَ اَبی طالبٍ یقولُ اِنَّ رسولَ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِيْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهٗ اَفْلَحُ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِيْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحَدِيْثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ اِلَّا قَوْلَهٗ اَفْلَحُ فَاِنَّ اَبَا اَفْلَحَ اَشْبَهُ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ اَبِيْ اَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ذَهَبًا فِيْ شِمَالِهٖ وَحَرِيْرًا فِيْ يَمِيْنِهٖ فَقَالَ هٰذَا حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِاِنَاثِ اُمَّتِيْ وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا انتہی رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ مردون کو سونا حرام ہونا ہمکو قتیبہ نے خبر دی کہا ہمسے لیث نے حدیث بیان کی یزید بن ابی حبیب سے اُنہون نے ابو افلح ہمدانی سے اُنہون نے ابن زریر سے اُنہون نے حضرت علی سے سُنا فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم لیا اور اُسے داہنے ہاتھ مین کیا اور سونا لیکر بائین ہاتھ مین پکڑا پھر فرمانے لگے یہ دونون میری اُمت کے مردون کو حرام ہین ہمکو عیسے بن حماد نے خبر دی کہا ہمکو لیث نے خبر دی یزید بن ابی حبیب سے اُنہون نے ابن ابی صعبہ سے ایک مرد سے ہمدان مین سے جسے کہا جاتا ہے ابو صالح اُنہون نے ابن زریر سے اُنہون نے سنا حضرت علی سے فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کو داہنے ہاتھ مین لیا اور سونے کو بائین ہاتھ مین پھر فرمایا یہ دونون میری اُمت کی مردون پر حرام ہین ہمکو محمد بن حاتم نے خبر دی کہا ہمسے حبان نے حدیث بیان کی کہا ہمکو عبد اللہ نے خبر دی لیث بن سعد سے کہا مجھسے یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا ابن ابی صعبہ سے اُنہون نے ہمدان کی ایک مرد سے جسے افلح کہا جاتا تھا اُنہون نے ابن زریر سے اُنہون نے حضرت علی سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کو داہنے ہاتھ مین لیا اور سونے کو بائین ہاتھ مین لیا پھر فرمایا یہ دونون میری اُمت کے مردون پر حرام ہین کہا ابو عبد الرحمن نسائی نے

عبداللہ بن مبارک کی حدیث صواب کے نزدیک تر ہو مگر اسکا قول (افلح) کیونکہ اسکے بدل ابو افلح درست ہے معلوم ہوتا
ہے ہمکو عمرو بن علی نے خبر دی کہا ہم سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی کہا ہمکو محمد بن اسحاق نے خبر دی یزید
ابن ابی حبیب سے انہون نے عبد العزیز بن ابی صعبہ سے انہون نے ابو افلح ہمدانی سے انہون نے عبداللہ بن زرین
غافقی سے کہا مینے حضرت علیؓ سے سنا فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو بائین ہاتھ مین لیا
اور ریشم کو داہنے مین پہر فرمایا یہ میری امت کے مردون پر حرام ہین ہمکو علی بن حسین درہمی نے خبر دی کہا ہم
سے عبد الاعلی نے بیان کیا سعید سے انہون نے ایوب سے انہون نے نافع سے انہون نے سعید بن ابی ہند سے انہون نے
ابو موسی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا اور ریشم میری امت کی عورتون کے لیے حلال ہین مردون
پر حرام ہین (نسائی) اور واضح ہو کہ یہ حدیث بطریق متعددہ صحیحہ مروی ہے کما لا یخفی علی الماہر اور حدیث نہی
عن لبس الذہب الا مقطعا سے جو لوگ دلیل پکڑتے ہین اسکا جواب تین طرح پر ہے اول یہ کہ اُس کے روات کا
حال معلوم نہین تا کہ انکی ثقاہت اور عدم ثقاہت کے سبب سے اس پر صحت اور عدم صحت کا حکم لگا کر دلیل
پکڑی جاوے دوم یہ کہ بر تقدیر تسلیم صحت کے یہ نہی حق مین عورتون کے نہین جیسا کہ ابو داؤد نے سمجھا بلکہ حق
مین مردون کے ہے جیسا کہ نسائی نے سمجھا اور باب تحریم الذہب علی الرجال مین اس حدیث کو لایا اور دلیل ہماری
قول کی دوسری روایت نسائی کی ہے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ یَعْنِی وَالذَّہَبِ
اِلَّا مُقَطَّعًا ترجمہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پہننے ریشم کے سے یعنے اور سونے کے بھی
پہننے سے مگر ٹکڑے ٹکڑے۔ کیونکہ حریر کی نہی تو خاص مردون کے حق مین ہے اور عورتون کو حلال ہے بدلیل
احادیث صحیحہ وصریحہ بخاری و مسلم کے تو نہی ذہب کی بھی جو اسپر معطوف ہے مخصوص برجال ہوگی اور
مقطعا کے معنے ریزہ ریزہ کردہ شدہ کے ہین یعنی کپڑون وغیرہ پر جو ستارے سونے کے اور ٹکڑے حریر کے
لگاتے ہین قولہ اِلَّا مُقَطَّعًا بِفَتْحِ الطَّاءِ الْمُشَدَّدَةِ اَیْ مُکَسَّرًا قِطَعًا صِغَارًا اَمْثَالَ الضَّبَابِ عَلَی
الْاَسْلِحَةِ وَالْخَوَاتِیْمِ الْفِضِّیَّةِ وَاَعْلَامِ الثِّیَابِ کَذَا ذَکَرَہٗ بَعْضُ الشُّرَّاحِ مِنْ عُلَمَائِنَا کَذَا فِی الْمِرْقَاۃِ
ترجمہ الا مقطعا ساتھ زبر طاء شدہ دہ کے یعنی کاٹا ہوا چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جیسے ہتیارون پر اور چاندی
کی انگوٹھیون پر اور کپڑون کے پلو اسیطرح ذکر کیا بعض شراح نے ہماری علما مین سے (مرقاۃ) سوم یہ کہ بر
تقدیر تسلیم کرنے نہی کے حق مین عورتون کے یہ نہی بنا بر احتیاط اور تنزیہ کے ہی کہ شئے یسیر پر مانند
خاتم وغیرہ کے قناعت کرین اور زیادہ حرص نہ کرین جیسا کہ اسکو تفصیل اور بسط سے ثابت کیا ہے

اور اس نہی کی صارف عن التحریم احادیث کثیرہ صحیحہ ہین جو ذکر کی گئین یہ بھی اس تقدیر پر کہ نہی عورتون کے حق
مین تسلیم کی جاوے ورنہ اصل تو وہی ہے جو ہم نے بیان کیا کہ نہی مخصوص برجال ہے جیسا کہ نسائی کی روایت
اسپر دال ہے اور واضح ہو کہ بعد تمام ہونے اس تحریر کے شرح ابن قیم ابوداؤد کی بھی ملگئی پس اس شرح سے
بھی تایید اور ترسیم تحریر بالا کی کیجاتی ہے بَابٌ فِی الذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ ذکر حدیث اَیُّمَا امْرَاَۃٍ جَعَلَتْ
فِی اُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ ثم قَالَ الْمُنْذِرِیُّ وَاَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ قَالَ ش قَالَ ابْنُ الْقَطَّانِ وَعِلَّةُ
هٰذَا الْخَبَرِ اَنَّ مَحْمُوْدَ بْنَ عَمْرٍو رَاوِیَهٗ عَنْ اَسْمَاءَ مَجْهُوْلُ الْحَالِ وَاِنْ کَانَ قَدْ رَوٰی عَنْهُ جَمَاعَةٌ وَ
رَوَی النَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ سِوَارَانِ مِنْ نَارٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ
قُرْطَانِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ قُرْطَانِ مِنْ نَارٍ قَالَ وَکَانَ عَلَیْهَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا فَقَالَتْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا لَمْ تَزَیَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا یَمْنَعُ اِحْدٰکُنَّ اَنْ تَصْنَعَ
قُرْطَیْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تُصَفِّرُهٗ بِزَعْفَرَانٍ اَوْ بِعَبِیْرٍ قَالَ ابْنُ الْقَطَّانِ وَعِلَّتُهٗ اَنَّ اَبَا زَیْدٍ رَاوِیَهٗ عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَجْهُوْلٌ لَا یُعْرَفُ رَوٰی عَنْهُ غَیْرُ اَبِی الْجَهْمِ وَلَا یَصِحُّ هٰذَا وَفِی النَّسَائِیِّ عَنْ ثَوْبَانَ
قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَیْرَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ یَدِهَا فَتَخٌ فَدَخَلَتْ عَلٰی فَاطِمَةَ
تَشْکُوْا اِلَیْهَا الَّذِیْ صَنَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَزَعَتْ فَاطِمَةُ سِلْسِلَةً فِیْ عُنُقِهَا
مِنْ ذَهَبٍ قَالَ هٰذِهٖ اَهْدَاهَا اَبُوْ حَسَنٍ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالسِّلْسِلَةُ فِیْ یَدِهَا فَقَالَ
اَیَسُرُّكِ اَنْ یَقُوْلَ النَّاسُ اِبْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِیْ یَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ یَقْعُدْ
فَاَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ بِالسِّلْسِلَةِ اِلَی السُّوْقِ فَبَاعَتْهَا وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا غُلَامًا وَقَالَ مَرَّةً عَبْدًا وَذَکَرَ
کَلِمَةً مَعْنَاهَا فَاَعْتَقَتْهُ فَحُدِّثَ بِذٰلِكَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْجٰی فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ قَالَ ابْنُ الْقَطَّانِ وَ
عِلَّتُهٗ اَنَّ النَّاسَ قَدْ قَالُوْا اِنَّ رِوَایَةَ یَحْیٰی عَنِ ابْنِ سَلَّامٍ مُنْقَطِعَةٌ عَلٰی اَنَّ یَحْیٰی قَدْ قَالَ حَدَّثَنِیْ
ابْنُ سَلَّامٍ وَقَدْ قِیْلَ اِنَّهٗ دَلَّسَ ذٰلِكَ وَلَعَلَّهٗ کَانَ اِجَازَةَ زَیْدِ بْنِ سَلَّامٍ فَجَعَلَ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا زَیْدٌ
وَفِی النَّسَائِیِّ اَیْضًا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْنَعُ اَهْلَهُ الْحَرِیْرَ وَالْحِلْیَةَ
وَیَقُوْلُ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْیَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِیْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوْهَا فِی الدُّنْیَا فَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِیْ
هٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ فَطَائِفَةٌ سَلَکَتْ بِهَا مَسْلَكَ التَّضْعِیْفِ وَعَلَّلَهَا کُلَّهَا کَمَا تَقَدَّمَ وَطَائِفَةٌ

ادعت ان ذلك كان في اول الاسلام ثم نسخ واحتجت بحديث ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال احل الذهب والحرير للاناث من امتي وحرم على ذكورها قال الترمذي حديث صحيح ورواه ابن ماجة في سننه من حديث علي وعبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم و طائفة حملت احاديث الوعيد على من لم تؤد زكوة حليها فاما من ادت فلا يلحقها هذا الوعيد واحتجوا بحديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان امراة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعها ابنة لها وفي يد ابنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال لها اتعطين زكوة هذا قالت لا قال ايسرك ان يسورك الله بهما يوم القيمة سوارين من نار قال فخلعتهما والقتهما الى النبي صلى الله عليه وسلم قالت هما لله ورسوله وبما روى ابوداود عن ام سلمة قالت كنت البس اوضاحا من ذهب فقلت يا رسول الله اكنز هو فقال ما بلغ ان تؤدى زكوته فزكي فليس بكنز وهذا من افراد ثابت بن عجلان والذي قبله من افراد عمرو بن شعيب و طائفة من اهل الحديث حملت احاديث الوعيد على من اظهرت حليها وتبرجت بها دون من تزينت بها لزوجها وبه قال النسائي في سننه وقد ترجم على ذلك الكراهة للنساء في اظهار الحلي والذهب ثم ساق احاديث الوعيد والله اعلم ثم ذكر احاديث ميمون القناد فيه نهى عن لبس الذهب الا مقطعا الى قول المنذري فيه الانقطاع في موضعين ش وقد رواه النسائي من بيهس بن فهدان عن ابي شيخ الهنائي عن معاوية وقد تقدم الكلام على هذا الاسناد في الحج ورواه عن ابي شيخ عن ابي حمان انه سمع معاوية ورواه النسائي ايضا من حديث بيهس بن فهدان اخبرنا ابو شيخ قال سمعت ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الذهب الا مقطعا وقد روى في حديث اخر احتج به احمد في رواية الاثرم من تحلى بخربصيصة كوي بها يوم القيمة فقال الاثرم فقلت اي شيء خربصيصة قال شيء صغير مثل الشعيرة وقال غيره من عين الجرادة وسمعت شيخ الاسلام يقول حديث معاوية اباحة الذهب مقطعا هو في التابع غير الفرد كالزر والعلم ونحوه وحديث الخربصيصة هو في الفرد كالخاتم وغيره فلا تعارض بينهما والله اعلم ما نهى حرره العاجز السيد محمد نذير حسين عافاه الله في الدارين ترجمه باب بیان میں سونے کے واسطے عورتوں کے ذکر کی یہ حدیث جو

عورت اپنی کان مین سونے کی بالی ڈالے پہر کہا منذری نے اور اسکو نسائی نے بہی نکالا کہا شارح نے
ابن قطان نی کہا اس حدیث کی علت یہ ہی کہ محمود بن عمرو اسکا راوی اسمار سی مجہول الحال ہے اگرچہ اُس سے جماعت
نے روایت کیا اور نسائی نے ابوہریرہ سی روایت کیا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہا تہا اتنے
مین ایک عورت آپکے پاس آئی اور کہنے لگی یارسول اللہ سونے کے دو کنگن (کا کیا حکم ہے) آپنے فرمایا آگ
کے دو کنگن کہنے لگی سونے کا طوق آپنے فرمایا آگ کا طوق اُس نے کہا سونے کی دو بالیان آپنے فرمایا آگ
کی دو بالیان کہا اور اُسپر سونے کے دو کنگن تہے تو اُنکو پہینکدیا پہر کہا یارسول اللہ عورت جب اپنے
خاوند کے لیے زینت نہ کرے تو اُسکے پاس بے قدر ہوجاتی ہے آپنے فرمایا تم مین سے ایک کو کیا منع کرتا ہی
اس سے کہ چاندی کی دو بالیان بنائے پہر انکو زعفران وغیرہ سے رنگ لے ابن قطان نے کہا اسکی علت یہ
ہے کہ ابو زید اُسکا راوی ابوہریرہ سی مجہول ہے نہین پہچانا جاتا اُس سے غیر ابی جہم نے روایت کیا اور یہ صحیح
نہین اور نسائی مین ثوبانؓ سی روایت ہی کہ ہبیرہ کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اُسکے
ہاتہ مین انگوٹہی تہی پہر فاطمہ کے پاس گئی شکایت کرتی ہوئی اس امر کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے
کیا تو فاطمہ نے اپنی گردن مین سے سونیکی ایک زنجیری سی نکالی اور کہا یہ ابوالحسن نے انکے پاس ہدیہ بہیجی
اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور زنجیری اُنکے ہاتہ مین تہی فرمایا کیا تجہے خوش کرتا ہی یہ کہ لوگ کہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اُسکے ہاتہ مین آگ کی زنجیری ہے پہر حضرت تشریف لے گئے بیٹہے
نہین تو فاطمہ نے زنجیری بازار مین بہیجی اور اسکو فروخت کیا اور اُسکی قیمت سے ایک غلام خریدا پہر اور کوئی
کلمہ ذکر کیا جسکا معنے یہ ہی پہر اُسکو آزاد کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی تو فرمایا اللہ کا شکر جس نے
فاطمہ کو آگ سی نجات دی ابن قطان نی کہا اسکی علت یہ ہے کہ لوگ کہتے ہین یحیی کی روایت ابن سلام سے
منقطع ہے اور بعضے نے کہا مجہ سی ابن سلام نے حدیث بیان کی کہا گیا ہے اُس نے اس مین تدلیس کی ہو
اور شاید کہ زید بن سلام کی اجازت ہو تو وہ کہنے لگا ہم سے زید نے حدیث بیان کی اور نسائی مین عقبہ
ابن عامر کی بہی یہ حدیث آئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل کو ریشم اور زیور سے منع کرتے تہے اور فرماتے
تہے اگر تم جنت کا زیور اور ریشم چاہتے ہو تو دنیا مین مت پہنو تو ان حدیثون مین لوگون نے اختلاف کیا
پس ایک گروہ نے تو تضعیف کا مسلک اختیار کیا اور ان سب حدیثون کو معلول بنایا چنانچہ پہلے گزرا
اور ایک گروہ نے دعوی کیا کہ یہ اول اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور ابو موسیٰؓ کی حدیث سے دلیل لی وہ

بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ سونا اور ریشم میری امت کی عورتون کے لیے حلال کیے گئے ہین
اور مردون پر حرام کیے گئے ہین ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور ابن ماجہ نے اسکو اپنی سنن مین حضرت
علی اور ابن عمر کی حدیث سے روایت کیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک گروہ نے وعید کی احادیث کو اُس شخص
پر حمل کیا جو زیور کی زکوٰۃ نہ ادا کرے سوا اُسکے جو ادا کرے اُسکو یہ وعید نہین لاحق ہوتا اور اُنھون نے دلیل لی عمرو
بن شعیب کی حدیث سے اُس نے اپنے باپ سے اُنھو اُس کے دادا سے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئی اور اُس کے ساتھ اُسکی بیٹی تھی اُسکی بیٹی کے ہاتھ مین سونے کے دو موٹے موٹے کنگن تھے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا اسکی زکوٰۃ دیا کرتی ہے اُس نے کہا نہین آپنے فرمایا کیا تو پسند
کرتی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالی تجھے آگ کے دو کنگن پہناوے۔ راوی نے کہا پھر اُس نے دونو
کنگن اتار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ڈالدیے اور کہا یہ دونون اللہ اور اُس کے رسول کا
مال ہے اور نیز دلیل لی ہے اس حدیث سے جو ابو داؤد نے روایت کی ام سلمہؓ سے کہا مین سونے کے
کنگن پہنا کرتی تھی تو مینے کہا یا رسول اللہ یہ کنز مین داخل ہے آپنے فرمایا جو نصاب زکوٰۃ کو پہونچے
اور اُسکی زکوٰۃ دیجاوے تو وہ کنز نہین اور ثابت بن عجلان کے افراد سے ہے اور اس سے پہلے حدیث
عمرو بن شعیب کی افراد سے ہے اور اہل حدیث کی ایک گروہ نے وعید کی حدیثون کو اُسپر عمل کیا جس نے
اپنے زیور کو ظاہر کیا اور زینت دکھلائی نہ اُسپر جس نے اپنے خاوند کے واسطے زینت کی اور یہی قول
ہے نسائی کا اپنی سنن مین اور اسی کے مطابق ترجمہ باندھا (کراہت واسطے عورتون کے زیور اور
سونے کے ظاہر کرنے مین) پھر وعید کی حدیثون کو بیان کیا۔ اور اللہ خوب جانتا ہے۔ پھر ذکر کی میمون
کی حدیث اُس مین نہی ہے پہننے سونے کے سے مگر ٹکڑے ٹکڑے "تا قول منذری تک کہ اُس مین انقطاع
ہے دو جگہ مین (شارح کہتا ہے) اور اسکو نسائی نے روایت کیا بیہس بن قہدان سے اُنھون نے ابو شیخ
ہنائی سے اُنھون نے معاویہ سے اور اس اسناد پر جو کلام ہے وہ پہلے ذکر ہو چکی کتاب الحج مین۔ اور اسکو
روایت کیا ابو شیخ سے اُنھون نے ابو حمان سے اُنھون نے سنا معاویہ سے اور اسکو نسائی نے بھی روایت کیا
بیہس بن قہدان سے کہا ہمکو ابو شیخ نے خبر دی کہا مینے ابن عمر سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا پہننے سونے کے سے مگر ٹکڑے ٹکڑے اور دوسری حدیث مین روایت کیا گیا جس سے احمد نے
دلیل لی اثرم کی روایت مین جو زیور پہنے ساتھ خرلصیصہ کے داغ دیا جاویگا ساتھ اُسکے دن قیامت

کے اثرم نے کہا مینے پوچھا خرالصیصہ کیا چیز ہے کہا ایک چھوٹی سی چیز ہے مثل جوکے اور اس کے
غیر نے کہا عین الجرادہ سے اور مینے سنا شیخ الاسلام کو کہتے تہے معاویہ کی حدیث نے سونے کے
ٹکڑون کو مباح کردیا وہ تابع چیز مین ہے نہ مستقل مین جیسے بٹن بلو وغیرہ اور خرالصیصہ کی حدیث مستقل
مین ہے جیسے انگوٹھی وغیرہ پس ان دونون مین تعارض نہین۔ اور اللہ خوب جانتا ہے۔ اسکو تحریر
کیا عاجز سید محمد نذیر حسین نے

حسبنا اللہ حفیظ ۹۱ ۱۲ | زشرف کونین سید شریف حسین ۹۲ ۱۲ | اثر محمد سید نذیر حسین ۱۲ | ملا عبد الواحد خان محمد عبد الصمد بن | حافظ محمد داؤد سلمہ الودود

احمد بن عبد الحکیم | عفا اللہ عنہ عبد اللہ | سعد بن حمد بن عتیق | محمد عبد الغنی ۵۹ ۱۲ | التقلین محمد لطف حسین ۹۲ ۱۲ خادم شریعت رسول

عفی عنہ قادر بخش ۷۹۹ | ابو طاہر عبد الرحمن | محمد مظہر الحق ابن شاہ مولوی محمد ممتاز الحق الحیدرآبادی

صحیح بخاری مترجم اردو با اسناد و با اعراب

ہمارے احباب پر مخفی نہین کہ ہمارا کارخانہ مطبع احمدی لاہور محض خدمت احادیث سید المرسلین و اشاعت علوم خاتم النبیین
کے لیے وضع ہوا ہے چنانچہ کتب حدیث صحاح ستہ کا ترجمہ اردو از تصنیف جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب
سلمہ المخاطب نواب وقار نواز جنگ بہادر جو عوام اہل اسلام کو حدیث کا مطلب سمجھائی اسی کارخانہ کی بدولت تمام
ہندوستان مین شائع ہوچکا ہے چنانچہ سنہ حال مین اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری جسکی جلالت پر تمام امت
محمدیہ کا اجماع ہے) ایک نئی طرز سے شائع ہوئی ہے یعنے قرآن مجید کی طرح اصل کتاب مع تراجم الابواب اسانید و
تعلیقات جلی قلم سے خوشخط با اعراب بلا کسی قسم کے انتخاب کے لکھوائی گئی ہے اور مین السطور ترجمہ لکھا گیا ہے اور
حاشیہ پر ضروری فوائد چڑہائے گئے ہین کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے اصل عربی کتاب کی سطرین رنگین
ہیں کتابت اعلیٰ درجہ کی اور چھپائی بہت صاف
ہے۔ رہا ترجمہ سو اسکی عمدگی مین تو کسیکو کلام نہین۔ کیونکہ مولانا عم فیضہ کا مترجم لاثانی ہوتا تمام ہندوستان
مین مانی ہوئی بات ہے۔ پارہ پارہ مستقل کتاب کی صورت مین علیحدہ لوح و ٹائیٹل پیج کے ساتھ چھاپا گیا ہے کامل
کتاب تیس پارے تیار ہین جو صاحب کامل کتاب یک مشت خریدنا چاہین وہ کامل کتاب یکجا خرید
سکتے ہین کامل کتاب کی قیمت للعہ روپیہ مقرر ہے لیکن جو صاحب کامل کی درخواست بھیجین ان
کو بجائے قیمت پینتالیس روپیہ کے بیس روپیہ کو کامل بخاری دیجائیگی اور جو صاحب یکبارگی اتنی

اتنی قیمت ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے ہوں وہ ایک ایک یا دو دو یا تین تین پارے ماہ بماہ بھی خرید سکتے ہیں اصل قیمت ہر پارہ کی ایک روپیہ آٹھ آنہ مقرر ہوئی ہے۔ مگر جو صاحب اپنا نام نامی رجسٹر خریداران صحیح بخاری میں درج کرا کر ماہ بماہ پارہ خریدنا منظور کریں اُن کو نصف قیمت پر دیا جائیگا یعنے بجائے ایک روپیہ آٹھ آنہ کے صرف بارہ آنہ (۱۲/) فی پارہ اُن سے لیے جائینگے۔ اور یہ رعایت نصف قیمت کی اُنہیں صاحبوں کے لیے ہے جو کامل کتاب خواہ بکمشت یا خواہ بتفاریق پارہ پارہ خریدنا منظور کریں۔ ماہ بماہ پارہ خریدنے میں مطالعہ بافراغت ہو سکتا ہے۔ اور اصل مقصود اس کتاب کا پڑھنا اور مطالعہ کرنا ہے۔ کیونکہ امام بخاری رح نے اس کتاب کے پڑھنے والے کے حق میں دُعا خیر کی ہے۔ اور امام بخاریؒ مستجاب الدعوات تھے تو اُن کی یہ دعا بھی بفضلہ تعالےٰ ضرور قبول ہوئی ہوگی۔ روایت ہے کہ امام بخاریؒ نے دو مرتبہ دعا کی تیر بہدف کی طرح قبول ہوئی۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں اسکے بعد مینے دعا کرنا چھوڑ دی کہ کہیں میری نیکیوں کا ثواب کم نہ ہو جاوے۔ اور اس کتاب کے مطالعہ کرنے اور پڑھنے سے یہ فائدہ ہی کہ اس کتاب کے پڑھنے والا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی کتاب کا پڑھنے والا ہوتا ہے۔ چنانچہ ابو سہل محمد بن احمد مروزی سے باسناد مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابو زید مروزی سے سُنا وہ کہتے تھے میں رُکن اور مقام کے بیچ میں کھڑا تھا مینے خواب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا اے ابو زید رض تو کب تک شافعیؒ کی کتاب پڑھاویگا اور میری کتاب نہیں پڑھاتا مینے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ کی کون سی کتاب ہے۔ آپ نے فرمایا جامع محمد بن اسمعیل بخاریؒ کی۔ پس سمجھ لینا چاہیے کہ جس کتاب کے پڑھنے پڑھانے کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ترغیب دیں اُس کے پڑھنے میں کیا کچھ سعادت ہوگی۔ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس سعادت کے حاصل کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ اور اب جو اس سعادت کا حاصل کرنا ایسا سہل ہو گیا ہے کہ اُستاد کی بھی حاجت نہیں۔ جلی خوش خط کتاب لکھی گئی ہے۔ حرف حرف پر اعراب لگایا گیا ہے۔ اور کلمہ کلمہ کے نیچے معنے ہندی با محاورہ مطلب خیز لکھے گئے ہیں۔ اور جہاں مطلب ترجمہ سے واضح نہیں ہوا وہاں مختصر سا فائدہ حاشیہ پر لکھ کر مطلب کھولدیا گیا ہے۔ پس اب بھی جو شخص اس سعادت عظمےٰ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی کتاب کے پڑھنے اور امام بخاری رح کی دُعا خیر کا فیض حاصل کرنے سے محروم رہے واقعی اُس کے حال پر کمال افسوس ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسی محرومی سے امان دے آمین ثم آمین۔ اور بحکم حدیث نبوی صلعم الدین النصیحۃ جن مسلمانوں پاس یہ اشتہار پہونچے اُن کو لازم ہے کہ جہاں تک اُن کی رسائی ہو اس اشتہار کی اشاعت کریں اور لوگوں کو اس کتاب کے خریدنے اور پڑھنے کی ترغیب دیں اور اپنے متعلقین کو نصیحت کریں کہ عمر عزیز کے اوقات فراغت کو ناولوں اور قصوں کے دیکھنے میں ضائع نہ کریں۔ بلکہ اسکے عوض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی کتاب پڑہیں۔ کہ ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے۔ اس کتاب کی بابت اور دوستوں کو بھی ضرور اطلاع دیں +

نوٹ۔ جو صاحب کامل کتاب بکمشت طلب کریں وہ مبلغ دو روپیہ پیشگی مطبع ہذا میں بھیجدیں۔ اگر پیشگی روپیے نہ آئے تو نہ خط کا جواب دیا جاویگا اور نہ کتاب روانہ کی جاویگی +

بنظیر کتاب مشکوٰۃ المصابیح با اعراب محض عربی معرا و مترجم اردو

بحواشی جدیدہ و مفیدہ

کتاب مشکوٰۃ المصابیح تو کوئی نئی کتاب نہیں ہی جس کی بذریعہ اشتہارات تشہیر کیجاوے۔ بلکہ اس جامع کتاب صحاح وسنن کے لُبّ لباب کو تو خالق وہاب نے وہ مقبولیت عامہ اور شہرت تامہ عطا فرمائی ہی جو بیان سے باہر ہے۔ کیونکہ اسلامی دنیا میں جہانتک نظر اُٹھا کے دیکھا جائے ہر ملک ہر ضلع ہر شہر ہر قصبہ میں یہ کتاب سرچشمہ ہدایت و صواب داخل درس اولو الالباب ہے۔ عرب و عجم۔ روم و شام۔ ہند و سندھ۔ بنگالہ و آسام۔ خراسان و افغانستان و ترکستان وغیرہ وغیرہ جمیع بلاد اسلام میں یہ کتاب مشہور و معروف مقبول و موصوف ہے اور ہر دینی یونیورسٹی کے کورس میں یہ کتاب داخل ہے۔ اس کا اُردو ترجمہ کرا کر قرآن مجید کیطرح اصل کتاب خوشخط بااعراب بین السطور ترجمہ اور مختصر ضروری فوائد حاشیہ پر بہت سی معتبر کتابوں سے جیسے مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح مصنفہ علی بن سلطان محمد معروف بہ ملا علی قاری اور اشعۃ اللمعات فی شرح المشکوٰۃ مصنفہ شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی۔ و مظاہر حق شرح مشکوٰۃ مصنفہ جناب نواب قطب الدین صاحب مرحوم و مغفور دہلوی۔ نووی شرح صحیح مسلم و نیل الاوطار شرح منتقے الاخبار مصنفہ قاضی محمد بن علی شوکانیؒ وغیرہ متعدد کتابوں سے نہایت تحقیق سے انتخاب کر کے مناسب مقاموں پر لکھے گئے ہیں۔ اور خریداروں کی سہولت کے واسطے کتاب کی آٹھ جلدیں کی گئی ہیں۔ اور باوجودیکہ ان آٹھ جلدوں کی ضخیم کتاب کے ترجمہ و انتخاب حواشی و کتابت و چھپوائی پر بہت زیادہ کچھ خرچ ہو گیا ہے۔ تاہم بنظر افادہ عام اس کی قیمت بہت ارزان کی گئی ہے یعنے آٹھ آنہ فی جلد اور کامل مجموعہ آٹھ جلد کی قیمت چار روپے مقرر کی ہے حالانکہ محض عربی کتاب بلا ترجمہ و بلا اعراب جو صرف ایک ہی جلد میں ہے چار روپیہ کو فروخت ہوتی ہے۔ اور یہ اُس سے چوگنی کتاب آٹھ جلد والی بھی چار روپے کو ملے تو شائقین کو سمجھنا چاہیے کہ یہ کتاب چوتھائی قیمت پر ہاتھ لگ گئی۔ اُمید ہے کہ اس بے بہا اور گرانقیمت کتاب کو ارزاں قیمت دیکھ کر بہت جلد خرید فرماویں گے۔ یہ کتاب مثل بخاری شریف کے حنا شدہ ہو کر کامل چھپ گئی ہے +

نوٹ ہر ایک جلد علیحدہ علیحدہ بھی بقیمت آٹھ آنہ (۸/) فی جلد مل سکتی ہے جو جلد چاہیں علیحدہ بھی خرید فرما سکتے ہیں + محصولڈاک بذمہ خریدار ہے

بخاری و مشکوٰۃ کے ملنے کا پتہ۔ خاکسار شیخ احمد پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مالک و مہتمم مطبع احمدی بازار کشمیری لاہور

تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان مصنفہ مولوی وحید الزمان صاحب سلمہٗ حیدرآبادی

قرآن کریم کا متکفل سعادت کونین و فلاح دارین ہونا تو سب اہل اسلام کے نزدیک مسلم امر ہے مگر اس کی سعادت و فلاح کا حاصل ہونا اس پر موقوف ہے کہ انسان اُس کے مضامین اور مطالب کو سمجھے۔ ورنہ بغیر فہم معانی یہی مثال ہے ؎ آن تہی مغز را از آن چہ خبر ۔ کہ بر و بیزم است و یا دفتر ۔ اسی لیے علمار اسلام متقدمین و متاخرین تب قرآن و تفہیم مضامین کے لیے اپنے اپنے وقت کے مناسب تفاسیر و تراجم لکھتے رہے شکر اللہ سعیہم الجمیل حال میں جناب مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی المخاطب نواب وقار نو ... بہادر نے ہر مبتدی کو سہولت سے قرآن پاک کے مضامین پر حاوی ہونے کے لیے اپنے اجتہاد سے ایک نیا طریق نکالا۔ وہ طریق یہ ہے کہ مولوی صاحب نے قرآن کریم کے مضامین کے سو باب مقرر کیے۔ ہر باب کے عنوان کے مطابق جتنی آیات قرآن مجید میں اپنے اپنے موقعہ پر متفرق آئی ہیں سب کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اثبات توحید و صفات الٰہی و دیگر اعتقادیات و ایمانیات کے ابواب کو مقدم کیا ہے۔ پھر اخلاق پھر احکام پھر قصص وغیرہ کے ابواب مناسب ترتیب سے مرتب کیے ہیں۔ اور ہر آیت کا بامحاورہ ترجمہ بالمقابل دوسرے کالم میں لکھ دیا ہے۔ اس ترتیب و تبویب سے کئی فوائد سوچے گئے ہیں۔ اوّل یہ کہ اہل اسلام جو کچھ غفلت اور کچھ ضروریات زمانہ کے اقتضا سے اپنے خورد سال بچوں کو مدارس سرکاری میں تعلیم دلواتے ہیں۔ اور پرانے طریق کی مذہبی تعلیم کی انکو فراغت نہیں ملتی۔ چونکہ اہل زمان جدت پسند ہیں اگر جدت کے شوق سے چند اوراق اس تبویب کے بھی مطالعہ کرینگے تو یقین ہے کہ قرآن کریم کے انوار باہرہ سے اُن کے باطن و قلوب ضرور نورانی ہو جاوینگے اور فساد عقیدہ سے بچے رہینگے دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر کسی آیت کے متعلق علاوہ ترجمہ کے زیادہ تحقیق منظور ہو تو سہولت کے ساتھ اس تبویب کے ذریعے وہ آیت تفاسیر سے نکال سکتے ہیں۔ کیونکہ ہر آیت کی بابت پر پارہ۔ سورت۔ و رکوع کا نمبر لکھ دیا گیا ہے۔ تیسرا فائدہ یہ ہوگا کہ واعظین اور مصنفین کو اپنے مُدعا پر استدلال و استشہاد کرنے کے لیے ہر مضمون کی آیات یکجا ملنے سے بڑی مدد ملیگی۔ چوتھا فائدہ یہ ہوگا کہ مخالفین اسلام کو چونکہ مضامین قرآن پر اطلاع نہیں ہوتی وہ قرآن کریم پر اعتراض کرتے ہیں کہ فلاں مضمون کی نسبت جتنی تاکید کرنی چاہیے تھی اتنی قرآن شریف میں نہیں کی گئی۔ اور مجیب صاحبوں کو بھی چونکہ بعض اوقات اس مضمون کی تمام یا اکثر آیات مستحضر نہیں ہوتیں اس لیے وہ جواب شافی نہیں دے سکتے پس اس تبویب سے وہ اُس مضمون کی آیات یکجا پاکر سہولت سے اُن کو قائل کر سکیں گے۔ چونکہ یہ کتاب تمام فرق اسلامی وغیرہ کے کار آمد ہے لہٰذا باوجود عمدہ لکھائی چھپائی کاغذ و صحت کے قیمت بسہولت خریداران کے لیے بہت کم رکھی گئی ہے۔ یعنے ایک روپیہ بارہ آنہ (ع۱۲) علاوہ محصول ڈاک ۔

ناظرین کی واقفیت کے لیے مضامین قرآن مجید کے سو باب جو مولوی صاحب نے مقرر کیے ہیں اُن کی فہرست مضامین ذیل میں شائع کر دی گئی ہے :-

فہرست ابواب تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان

تمت

... مشتہرہ ... محمد ... مرحوم تاجر کتب و مالک و مہتمم مطبع احمدی بازار کشمیری لاہور

لغات الاحادیث والاخبار

جس کا تاریخی نام

انوار اللغۃ ہے اور باعتبار نسبت الی المولف اسکا لقب وحید اللغات ہے

شائقین حدیث خیر الانام و عاشقین فہم کلام آنسرور علیہ الصلوۃ والسلام کو بشارت ہو کہ مطبع احمدی لاہور نے بعد اشاعت ک
صحاح ستہ وغیرہ با ترجمہ اردو ایک اور عجیب و غریب کتاب کا طبع کرانا شروع کر دیا ہے جو درحقیقت صحاح ستہ وغیرہ تمام ح
کتابوں کی شرح ہے - اور پھر ایسی جامع کتاب ہے کہ اسمیں کوئی حدیث نہیں چھوٹی - یہانتک کہ امامیہ مذہب کی
کُل احادیث اسمیں مندرج ہیں - اور یہ کتاب جس کا تاریخی نام **انوار اللغۃ** ہے بعد حروف تہجی اٹھائیس
حصوں پر منقسم ہے - ہر حصہ میں ایک ایک حرف کی لغات لکھی گئی ہیں - مثلاً پہلا حصہ کتاب الالف
اس میں وہ تمام لغات آگئی ہیں جن کے مادہ کے اول میں ہمزہ ہے ابتدا میں وہ لغات ہیں جنکے پہلا حرف ہمز
بار موحدہ - پھر وہ لغات جن کا دوسرا حرف تار مثناۃ فوقیہ ہے علی ہذا القیاس اسی ترتیب سے اس حرف کی تمام لغات
مندرج ہیں اور ہر لغت کا معنے باوضاحت لکھہ کر جن جن احادیث میں وہ لفظ آیا ہے اسکے متعلق فقرہ کو نقل کر کے اسکا ت
شستہ بامحاورہ لکھہ دیا گیا ہے اور معنی بھی ایسا عام فہم کیا گیا ہے کہ ہر خاص و عام کو حدیث کا مطلب سمجھنے میں کوئی د
باقی نہ رہے - جس شخص کے پاس یہ کتاب ہو اسکو کسی استاد کی حاجت نہیں وہ حدیث کی جس کتاب کا چاہے مطالعہ
کر دے - اور جس لفظ یا فقرہ میں اسکو کسی طرح کا اشکال پیدا ہو وہ اس کتاب سے حل کر لے - یہ کتاب درحقیقت صرف علم لغت
کتاب نہیں بلکہ ایک شرح عظیم ہے کل کتب حدیث کی جس کی نظیر مذہب اسلام میں آج تک نہ سنی گئی نہ دیکھی گئی - اور
مقصود بالذات اس کتاب میں حل لغات و استیعاب و جمع احادیث ہے اسلیے جرح و تعدیل و صحت و سقم احادیث سے اسمیں کوئی بحث نہ
کیگئی اس امر کے لیے دوسری کتابیں موجود ہیں - اور اسکی اشاعت کا طریق یہ کہا گیا ہے کہ ہر ہر حصہ مستقل کتاب کی صورت میں شائع
ابتدا ۱۹۰۸ء سے ہر ماہ شمسی کے اخیر میں ایک ایک حصہ تیار ہو کر اگلے مہینے کی یکم کو ان سب حضرات کے نام بصیغہ وی پی پیکٹ روانہ کیا جاوے ج
اپنا نام نامی رجسٹر خریداران کتاب مبارک انوار اللغۃ میں درج کرا کر ہمیں وی پی بھیجنے کی اجازت دے چکے ہیں - چنانچہ اب پہلا حصہ حرف الالف اخیر ماہ جنو
میں مکمل ہو کر یکم فروری کو سب اصحاب فرمایش کنندگان کے نام روانہ کیا گیا اور دوسرا حصہ اخیر ماہ فروری میں مکمل ہو کر یکم مارچ کو ر
جاویگا - علی ہذا القیاس ہر ماہ انگریزی کی پہلی تاریخ ایک حصہ روانہ ہوتا رہیگا - حصہ اول کی قیمت رعایتی چار آنہ (۴؍) مقرر ہے اسکے بعد
حصہ چھپتا جاویگا اسکی قیمت بلحاظ حجم مقرر ہوا کریگی جن صاحبوں کو اس کتاب کی خواہش ہو جلدی درخواست بھیجیں + وما علینا الا البلاغ

انوار اللغۃ کے ملنے کا پتہ :- خاکسار شیخ احمد پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مالک و مہتمم مطبع احمدی بازار کشمیری لا

تمام دُنیا میں مُطبّر اَور زیادہ فوائد والی حمائل شریف مُترجم اُردو سلیس

جس کے حواشی میں تفسیر بالاحادیث والآثار پر اقتصار کیا گیا ہے نہایت ارزان قیمت سے خرید فرمایئں

شقان فہم کلام ربانی و مشتاقان حلاوت ایمانی کو مژدہ ہو کہ مطبع احمدی لاہور نے اپنے فرائض منصبی کی تعمیل کی غرض سے بعد طبع صحیح الکتب
تاب اللہ صحیح بخاری مترجم و محشے اردو کے بفضل الٰہی ترقی کے زینہ پر قدم رکھا یعنے خدمت حدیث رسول الثقلین کی تکمیل کے بعد خدمت کلام خالق
ن پر کمر ہمت چست کر کے حمائل شریف طبع کی ہے جسکی مثل پہلے کہیں نہیں ہوگی جس میں مفصلہ ذیل اوصاف موجود ہیں **اول** - ترجمہ حضرت مولانا
فیع الدین صاحب کا بین السطور لکھا گیا جو نہایت سلیس و مطلب خیز ہے - نہ محض تحت اللفظ ہے جسکی مراد سمجھنے کیلیے کسیقدر عربی مذاق کی ضرورت پڑتی ہے
کل مرادی ہے جس سے ترجمہ ترجمہ معلوم نہ ہو بلکہ بین بین ہے کہ مطلب بھی وضاحت سے سمجھا جاتا ہے اور حد ترجمہ سے بھی قدم باہر نہیں نکلتا -
م - حواشی میں فوائد موضح القرآن حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب جو نہایت چیدہ مضامین ہیں بالاستقصا لیے گئے ان کے
وہ اور مضامین مفیدہ ضروریہ اہلسنت کی تفاسیر معتبرہ سے مثل تفسیر حافظ ابن جریر و تفسیر حافظ عماد الدین ابن کثیر و تفسیر جامع البیان و
بر در منثور و معالم التنزیل و تفسیر خازن و کتب حدیث سے مثل صحیح بخاری و فتح الباری شرح صحیح بخاری وغیرہ کتب صحاح سے منتخب کیے گئے -
م تقطیع ایسی متوسط رکھی گئی ہے کہ سفر و حضر دونوں میں کام آسکے - نہ بہت بڑی تقطیع رکھی گئی کہ کلانی حجم کیوجہ سے آدمی کو سفر میں
انا دشوار ہو - نہ ایسی چھوٹی تقطیع رکھی گئی کہ عمر رسیدہ حضرات بغیر عینک کے تلاوت نہ کر سکیں **چہارم** خوشخطی و صفائی طبع و صحت کا
س اہتمام کیا گیا ہے - **پنجم** - اول میں فہرست مضامین قرآن شریف اضافہ کیگئی ہے جس سے حضرات واعظین و مناظرین کو بوقت استدلال اپنے
ئے دلائل نکالنے میں کافی مدد ملیگی **ششم** - علاوہ فہرست مضامین قرآن مجید کے مضامین حواشی کی فہرست بھی لگا دی گئی ہے جس سے معلوم ہوسکتا ہے
واشی میں کون کون سے مسائل کون کون سے صفحہ میں بحوالہ تفاسیر و کتب معتبرہ حدیث بیان کیے گئے ہیں **ہفتم** - بسم اللہ الرحمن الرحیم جہاں جہاں
ہ کے اول آئی ہے وہ علیحدہ علیحدہ طغرا میں لکھی گئی ہے **ہشتم** - ہر ہر منزل جہاں سے شروع ہوتی ہے وہ صفحہ بیل بوٹوں سے سجایا گیا ہے تاکہ ہر ایک
یکھتے ہی معلوم ہو جائے کہ ہر ایک منزل یہاں ختم ہوئی اور دوسری منزل شروع ہو گئی - **نہم** - ہر پارہ صفحہ کے آخر ختم ہوتا ہے اور شروع صفحہ سے دوسرا
شروع ہوتا ہے تاکہ اگر کوئی صاحب ہر پارہ علیحدہ علیحدہ جلد کرانا چاہیں تو ہر تیس پارے علیحدہ علیحدہ جلد ہو سکیں - **دہم** - آخر میں رسالہ
ئل القرآن لگایا گیا ہے جس میں قرآن شریف پڑھنے اور یاد کرنے اور اسپر عمل کرنے کی خوبیاں اور آداب تلاوت وغیرہ مسائل لکھے گئے ہیں -
دہم - رسالہ لغات القرآن آخر میں بڑہایا گیا ہے جسمیں فرہنگ کے طور پر الفاظ مشکلہ کے معانی بترتیب حروف تہجی اردو زبان میں لکھے گئے تاکہ جو
س لغات القرآن یاد کرے اُس کو ترجمہ قرآن شریف سہولت سے سمجھ میں آجاوے اور بغیر قرآن کے عربی بولنے اور سمجھنے کی طاقت ہو جاوے
جود ان تمام خوبیوں کے **قیمت** حمائل شریف بلا جلد کی **دو روپے** مقرر کی گئی ہے اور مجلد جلد چرمی کی قیمت **دو روپے آٹھ آنہ** - جو صاحب چاہیں بجلد
ب کرلیں اور جو صاحب چاہیں مجلد طلب فرمائیں - اگر آٹھ آنہ سے زیادہ کی جلد کرانی منظور ہو تو فرمائش آنے پر حسب خواہش جلد بندی کرائی جائے گی
ٹ جو صاحب آٹھ جلد حمائل شریف مجلد یکبارگی طلب فرمائیں اُن کو ایک حمائل شریف بلا قیمت مجلد دی جائے گی - اور جو
احب آٹھ جلد حمائل شریف بلا جلد یکمشت طلب فرمائیں اُن کو ایک حمائل شریف بلا جلد بلا قیمت دیجاویگی محصولڈاک بذمہ خریدار ہے

شتہر ... خاکسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مالک مطبع احمدی بازار کشمیری لاہور